بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو

جلد سوئم

مؤلفہ

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

مترجم

جناب مولانا عبد العلیم علوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۴۷ا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا اس کا ذکر کیا یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا وہ بھول گیا میرے یہ ساتھی اس کو جانتے ہیں ان میں سے کوئی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے جس کو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی آدمی کا چہرہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہوتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۸ا وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْاٰخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا آپ فرماتے تھے فتنے دلوں پر پیش کیے جائیں گے جس طرح بوریہ پر ایک ایک تنکا پیش کیا جاتا ہے۔ پس جس دل میں وہ ملا دیا گیا تو اس میں ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کرے اس میں ایک سفید نشان لگایا جاتا ہے۔ پس دل دو قسموں میں بٹ جائیں گے ایک سفید سنگِ مرمر کی طرح چنانچہ جب تک آسمان و زمین موجود ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا سیاہ راکھ کی طرح اُلٹے برتن کی مانند ہے کسی نیک کام کو وہ پہچانے گا

مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَّفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۵۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ

نہیں اور نہ کسی برے کام کو برا جانے گا مگر خواہش نفس جو اس کو پلا دی گئی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں ہم کو آپ نے حدیث بیان کی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر انہوں نے قرآن کو جانا پھر انہوں نے سنت کو جانا اور اس کے اٹھ جانے کے متعلق آپ نے بیان فرمایا کہ آدمی سوئے گا کہ اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اس کا نشان اس کے دل میں تل (خال) کی طرح رہ جائے گا۔ پھر ایک دفعہ کا سونا سوئے گا کہ اس کو بھی قبض کر لیا جائے گا۔ اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا جیسے انگارہ ہے جس کو پاؤں پر لڑھکائے پس آبلہ ہو جائے وہ پھول جائے اس کو تو ابھرا ہوا دیکھے گا اور اس میں کچھ بھی نہ ہوگا لوگ بیع و شرا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کریگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانتدار آدمی ہے اور کہا جائے گا فلاں آدمی کس قدر عقلمند اور خوشگو ہے کس قدر چالاک قوی ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا اس بات کے خوف سے کہ مجھ کو نہ پہنچے حذیفہ نے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم جاہلیت اور شر میں تھے اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لایا۔ پس کیا

وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ
بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ
قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ
قَالَ قَوْمٌ يَّسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَ
يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ
وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ
مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ
جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ
فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا
قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ
بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ
اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ
فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ
تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ
الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ - (مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ
بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ
وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ
رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ
فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ
كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ
ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَ
اِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ

اس خیر کے بعد کچھ شر ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی میں نے کہا اور اس کی کدورت کیا ہے فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری راہ کے سوا اور راہ اختیار کریں گے اور میری راہ کے علاوہ اور راہ دکھلائیں گے ان کے بعض کاموں کو تو پہچانے گا بعض کا انکار کرے گا میں نے کہا اس خیر کے بعد شر ہوگی، فرمایا کہ ہاں جہنم کے دروازے کی طرف بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو دوزخ میں ڈالیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ان کی صفت بیان کریں۔ فرمایا وہ ہماری قوم میں ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھ کو ایسا وقت پائے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ۔ میں نے کہا اگر ان کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو۔ فرمایا ان سب فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگر تو درخت کی جڑ چبا دے یہاں تک کہ تجھ کو موت پالے اور تو اس حالت پر ہو (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں ہے فرمایا میرے بعد امام ہوں گے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے اور نہ میرے طریقے کو اختیار کریں گے اس زمانے میں کتنے ہی لوگ ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے ہوں گے انسانی جسموں میں حذیفہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس وقت میں کیا کروں اگر ایسا وقت میں پالوں، فرمایا تو اپنے امیر کی اطاعت کر اور جو کچھ وہ کہے اس کو سن اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے اور تیرا مال پکڑا جائے پھر بھی تو سمع وطاعت اختیار کر۔

وَاطِعُ۔

۵۱۵۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ كَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ كَافِرًا یَّبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے فتنوں سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے نیک اعمال میں جلدی کر لو ایک شخص صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِهٖ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص اس کی طرف جھانکے گا اس کو کھینچ لے گا جو شخص خلاصی یا پناہ کی جگہ پائے اس کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے (متفق علیہ، مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا فتنے ہوں گے ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہے اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے جو شخص بھاگنے کی جگہ یا پناہ پائے پس چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے۔

۵۱۵۳ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ فتنے پیدا ہوں گے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہوں گے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہوں گے پھر ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر اور اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا خبردار جس وقت فتنہ واقع ہو جائے جس کے پاس اونٹ ہوں وہ

فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنے اونٹوں کو جا ملے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ جا ملے جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین کو جا ملے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول جس کے پاس اونٹ یا بکریاں اور زمین نہ ہو فرمایا وہ اپنی تلوار کی طرف قصد کرے اور تلوار کی تیز دھار پر پتھر مارے پھر جلد بھاگ جائے اگر بھاگ سکے اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ خبر دیں اگر مجھ کو مجبور کر کے دونوں صفوں میں سے کسی ایک کی طرف نکالا جائے پھر کوئی آدمی مجھ کو تلوار مارے یا کوئی تیر آ کر مجھ کو لگے اور قتل کر ڈالے۔ فرمایا وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ پھرے گا اور دوزخیوں سے ہوگا۔

روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۵۴
۸
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے قطرات گرنے کی جگہوں پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۵
۹
وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ٹیلوں کی طرف جھانکا فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھتا ہوں صحابہؓ نے عرض کیا نہیں فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں اس طرح گر رہے ہیں جس طرح بارش گرتی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۱۵۶
۱۰
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَۃُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔
روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْھَرْجُ قَالَ اَلْقَتْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوجائے گا اور علم اٹھا لیا جائیگا فتنے ظاہر ہوں گے بخل ڈالا جائے گا ہرج بہت ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا قتل
(متفق علیہ)

۵۱۵۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی تَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ الْھَرْجُ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ کس سبب سے اس نے قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کس سبب سے قتل کیا گیا کہا گیا ایسا کس طرح ہوگا فرمایا کہ ہرج ہوگا اس میں قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ مسلم

۵۱۵۹ وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب رکھتی ہے۔
روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۶۰ وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ اَشَرُّ مِنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت زبیرؓ بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے برے سلوک کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے، فرمایا صبر کرو تم پر جو زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملوگے یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔
روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

٥١٦١/١٥ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے دوست بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والے ہر ایسے فتنے کے قائد جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی کا نام بتلا دیا اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بھی بتلایا۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

٥١٦٢/١٦ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف رکھتا ہوں جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی گئی۔ قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ترمذی نے

٥١٦٣/١٧ وَعَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَّعُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَّعَلِیٍّ سِتَّةً (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خلافت تیس سال تک رہے گی پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی سفینہؓ نے کہا ابوبکرؓ کی خلافت دو سال عمرؓ کی خلافت دس سال عثمان کی خلافت بارہ سال علیؓ کی خلافت چھ سال (کل تیس سال ہوئی)۔

روایت کیا اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد نے

٥١٦٤/١٨ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَكُوْنُ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّیْفُ قُلْتُ وَھَلْ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی جیسا کہ اس سے پہلے بھی شر تھا فرمایا ہاں میں نے کہا اس میں بچاؤ کا کیا راستہ ہے فرمایا تلوار میں نے کہا تلوار کے بعد اہل اسلام باقی رہیں گے

بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَّهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَّنَارٌ فَمَنْ وَّقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ أَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَّقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ أَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَّجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُّتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِّنْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

فرمایا ہاں فساد پر امارت ہوگی اور کدورت پر صلح ہوگی میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے۔ اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال پکڑے پھر بھی تو اس کی اطاعت کر اگر خلیفہ نہ ہو تو اس حال میں مر کہ کسی درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر دجّال نکلے گا اس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہوگیا اور اس کا بوجھ اتار اگیا اور جو کوئی اس کی نہر میں گر پڑا اس کے گناہ کا بوجھ واجب ہوا اور اس کا اجر اتار اگیا حضرت حذیفہؓ نے کہا میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا گھوڑی کا بچہ پیدا ہوگا ابھی وہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی ایک روایت میں ہے کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناخوش پر اجتماع ہوگا میں نے کہا اے اللہ کے رسول الھدنۃ علی دخن کا کیا مطلب ہے فرمایا لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے ہوں گے میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی فرمایا اندھا بہرا فتنہ ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر اے حذیفہؓ تو ایسی حالت میں مرے کہ تو درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو تو تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے (ابوداؤد)

۵۱۶۵/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے بڑھے آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ جس وقت مدینہ میں ایسی بھوک ہوگی کہ تو اپنے بستر سے کھڑا ہو کر مسجد نہیں جائے

إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتَّى أَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

گا یہاں تک کہ بھوک تجھ کو مشقت میں ڈال دے گی اس وقت تیرا کیا حال ہوگا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا پارسائی اختیار کر لے ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ میں موت واقع ہوگی کہ ایک گھر غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گا یہاں تک کہ ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا صبر اختیار کر۔ اے ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جب مدینہ میں قتل ہوگا کہ خون احجار الزیت کو ڈھانک لے گا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا جس سے تو ہے اس کے پاس چلا جا میں نے کہا اور میں اپنے ہتھیار پہن لوں فرمایا اس وقت تو ان لوگوں میں شریک ہو جائے گا میں نے کہا میں کیا کروں اے اللہ کے رسول فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تم پر روشن ہو اپنے چہرے پر کپڑے کا کنارہ ڈال لے تا کہ وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۶۶/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَإِيَّاكَ وَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو ناکارہ لوگوں میں رہنے لگے گا ان کے عہد اور امانتیں رل مل جائیں گے اور وہ اختلاف کریں بس اس طرح ہو جائیں گے آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں عبداللہ نے عرض کیا آپ مجھ کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا جس کو تو حق سمجھتا ہے اس کو لازم پکڑ اور جس کو تو

عَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

برا جانے اس کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اپنے گھر کو لازم پکڑ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور جس کام کو نیک جانتا ہے، اس کو پکڑ لے اور جس کو تو برا جانے اس کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۱۶۷ / ۲۱ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِىْ كَافِرًا وَّيُمْسِىْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِىْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِىْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَىْ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذُكِرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِىْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہوں گے ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن تو صبح کو کافر ہوگا ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے ان فتنوں میں اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور اپنی کمان کے چلّوں کو کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارو اگر کسی پر کوئی داخل ہو وہ آدم کے دو بیٹوں کے بہترین بیٹے کی طرح ہو جائے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور انہی کی ایک روایت میں ہے کہ ابوداؤد نے یہ حدیث خیر من الساعی تک ذکر کی۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اپنے گھر کے ٹاٹ بن جاؤ ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے زمانے میں اپنی کمانوں کو توڑ دو اور اُن کے چلّے کاٹ ڈالو اور اپنے گھروں کو لازم پکڑو اور آدم کے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۶۸ / ۲۲ وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسے قریب ظاہر

فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کیا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس میں بہتر کون ہوگا فرمایا وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں ہے ان کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑ کر دشمنان دین کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۱۶۹/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا جو تمام عرب پر غالب ہوگا اس کے مقتول دوزخ میں ہوں گے اس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے مارنے سے سخت تر ہوگا۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے

۵۱۷۰/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گونگے بہرے اور اندھے فتنے ہونگے جو ان کی طرف دیکھے گا اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے اس فتنے میں زبان دراز کرنا تلوار مارنے کی مانند ہے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۷۱/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَّمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَّحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَاۤئِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فتنۂ احلاس کا ذکر کیا ایک کہنے والے نے کہا احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ فرمایا وہ بھاگنا اور جنگ کرنا ہے پھر سراء کے فتنہ کا ذکر کیا فرمایا اس کا فساد ایک شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے لیکن مجھ سے نہیں ہوگا میرے دوست تو پرہیزگار ہیں اس کے بعد لوگ ایک شخص کی

عَلٰی رَجُلٍ کَوَرِکٍ عَلٰی ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَۃُ الدُّھَیْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا لَطَمَتْہُ لَطْمَۃً فَاِذَا قِیْلَ انْقَضَتْ تَمَادَّتْ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْھَا مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا حَتّٰی یَصِیْرَ النَّاسُ اِلٰی فُسْطَاطَیْنِ فُسْطَاطِ اِیْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِیْہِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَّا اِیْمَانَ فِیْہِ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ یَّوْمِہٖ اَوْ مِنْ غَدِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

بیعت پر جمع ہوں گے جیسے کولھے پسلی پر ہوتی ہے پھر دہیماء کا فتنہ ہوگا اس اُمت میں سے کسی کو نہیں چھوڑیگا مگر اس کو طمانچہ مارے گا جس وقت خیال کیا جائے گا کہ فتنہ ختم ہوا اور بڑھ جائے گا آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں تقسیم ہوں گے ایک ایمان کا خیمہ ہوگا کہ اس میں نفاق نہ ہوگا ایک نفاق کا خیمہ ہوگا کہ اس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا ہوگا تو دجّال کا انتظار کرو اس دن یا اُس کے اگلے دن۔

روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۷۲
۲۶
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ کَفَّ یَدَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آگیا ہے اس شخص نے نجات پائی جس نے اپنے ہاتھ بند رکھے (ابوداؤد)

۵۱۷۳
۲۷
وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دُور رکھا گیا خوش نصیب ہے وہ شخص ہے جو فتنوں سے دُور رکھا گیا خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں سے دُور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا اور افسوس ہے اس شخص پر جو فتنہ سے دُور نہ ہوا اور صبر نہ کیا۔

۵۱۷۴
۲۸
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری اُمت میں تلوار رکھ دی جائے گی پھر قیامت تک وہ اُٹھائی نہ جائے گی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری اُمت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری اُمت کے

وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَآئِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْٓ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کچھ قبائل بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس۳۰ جھوٹے ہوں گے ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ہوگی اور ہمیشہ غالب رہے گی جو شخص مخالفت کرے گا وہ اُن کو نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

۵۱۷۵/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس سال تک پھرتی رہے گی اگر ہلاک ہو جائیں تو یہ ان کی راہ ہے جو لوگ پہلے ہلاک ہوئے اگر ان کا دین ان کے لیے پورا قائم ہو تو ستر سال تک پورا قائم رہے گا میں نے کہا ستر برس ان سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے فرمایا جو زمانہ گذرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۱۷۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَّرَّ بِشَجَرَةٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا

حضرت ابو واقد لیثیؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حنین کی جنگ کے لیے نکلے آپ مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اس درخت کو ذات انواط کہتے تھے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول جس طرح ان کا ذات انواط ہے آپ بھی ہمارے لیے ایک ذات انواط بنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہی بات ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا جس طرح ان کا معبود ہے ہمارا بھی معبود مقرر کر دیں اس ذات کی قسم

كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جس کے قبضے میں میری جان ہے تم پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے۔ (ترمذی)

۵۱۷۷/۳ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِىْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِى الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسیبؒ سے روایت ہے پہلا فتنہ یعنی واقعۂ شہادت عثمانؓ ہوا تو بدری صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر دوسرا فتنہ یعنی حرّہ کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ میں موجود ہونے والے صحابہؓ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوا وہ لوگوں میں قوت و فربہی رہنے تک نہ اٹھا۔
روایت کیا اس کو بخاری نے۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

لڑائیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۱۷۸/۱ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَّحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِىْ يَعْرِضُهٗ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہ باہم جنگ کریں گے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ بپا ہوگی ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجّال اور کذاب ظاہر ہوں گے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا زلزلے بہت زیادہ آئیں گے زمانہ قریب قریب ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج یعنی قتل بہت ہونگے تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ مالدار شخص پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے کسی شخص کو وہ صدقہ دینا چاہے گا وہ کہے گا مجھے آج اس کی کچھ ضرورت نہیں لوگ بلند عمارات بنانے

عليه لا ارب لي به وحتى يتطاول الناس في البنيان وحتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول يليتني مكانه و حتى تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت وراها الناس امنوا اجمعون فذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ولتقومن الساعة و قد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه و لتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها۔ (متفق عليه)

میں فخر محسوس کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص کسی شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش اس کی جگہ میں دفن ہوتا سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے سکے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لائے یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی اور اس قدر جلد قیامت قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہوگا وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت آجائے گی ایک آدمی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہوگا اُس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۱۷۹ (۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر الوجوه ذلف الانوف كان وجوههم المجان المطرقة۔ (متفق عليه)

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے سرخ ہوں گے ناک بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح معلوم ہونگے

۵۱۸۰ (۳) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين وجوههم المجان المطرقة

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان سے جنگ نہ کرو گے جن کے چہرے سرخ ناک چپٹے آنکھیں چھوٹی ہیں ان کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھالوں کی مانند معلوم ہوتے ہیں ان کی جوتیاں بالوں

نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ

کی ہیں روایت کیا اس کو بخاری نے بخاری کی ایک روایت میں ہے جو عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ انکے چہرے چوڑے چکلے ہیں

۵۱۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے اور اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائیگا تو وہ درخت یا پتھر کہے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آکر اس کو قتل کردے البتہ غرقد درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

روایت کیا اس کو مُسلم نے۔

۵۱۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے میں ایک آدمی پیدا ہوگا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ متفق علیہ

۵۱۸۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تک موالی میں سے ایک شخص بادشاہ نہ ہو جائے گا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے مسلمانوں کی ایک جماعت آلِ کسریٰ کا خزانہ کھولے گی جو کہ اس کے سفید محل میں ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۵ / ۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ قَيْصَرُ لَيُهْلَكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب کسریٰ ہلاک ہوگا اور اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے جائیں گے اور آپ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۶ / ۹ وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نافع بن عتبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جزیرہ عرب سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کردیگا پھر فارس سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اس کو فتح کردے گا پھر روم سے جنگ کروگے اللہ اس کو فتح کردیگا پھر تم دجال سے جنگ کروگے اللہ اس پر تم کو فتح دے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۱۸۷ / ۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ

حضرت عوف ابن مالک سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لے میرا فوت ہونا بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں ایک عام وبا پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے پھر مال بہت زیادہ ہوگا یہاں تک کہ کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے وہ ناراض ہوگا پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہوگا پھر تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۸۸/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق میں نہیں اتریں گے مدینہ سے ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ صفیں باندھ لیں گے رومی کہیں گے ہمارے اور لوگوں کے درمیان سے جگہ خالی کردو جنہوں نے ہم میں سے قیدی پکڑے ہیں ہم ان سے جنگ کرتے ہیں مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جگہ خالی نہیں کریں گے مسلمان رومیوں سے لڑیں گے ایک تہائی شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہ کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اللہ کے نزدیک وہ افضل ترین شہید ہیں ایک تہائی کو فتح حاصل ہوگی کبھی وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے وہ قسطنطنیہ شہر کو فتح کریں گے اسی اثنا میں کہ وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے انہوں نے زیتون کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا رکھی ہوں گی شیطان ان میں آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں آچکا ہے وہ نکل جائیں گے اور یہ بات جھوٹی ہوگی جب وہ شام آئیں گے کہ وہ نکل آئے گا لڑائی کے لیے وہ تیار ہوں گے اور صفیں باندھ لی ہوں گی جب نماز کی اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے ان کی امامت کرائیں گے جب اللہ کا دشمن دجال، آپ کو دیکھے گا پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو وہ گل جائے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں قتل کروائے گا حضرت عیسیٰ اپنے نیزے میں اس کا خون دکھلائیں گے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۹/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ وَلَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَّمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُّفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيْرَاثٍ يُّقْسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی اور غنیمت سے خوش نہ ہوا جائے گا پھر فرمایا دشمن اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوں گے اہل اسلام ان آدمیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے (یعنی رومیوں کیلئے) مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج منتخب کریں گے جو مرنا قبول کریں گے اور یا غالب فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے پس وہ جنگ کریں گے رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماری جائے گی پھر مسلمان اپنے لشکر سے ایک فوج موت کے لیے منتخب کریں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے (یا مارے جائیں گے) وہ جنگ کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان و کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماری جائے گی پھر مسلمان موت کے لیے ایک جماعت نکالیں گے کہ وہ کامیاب واپس آئیں گے شام تک وہ لڑتے رہیں گے مسلمان و کافر دونوں اپنے اپنے ڈیروں کی طرف غیر غالب واپس آئیں گے اور وہ جماعت فنا ہو جائے گی جب چوتھا دن ہوگا سبھی مسلمان ان کی طرف نکل کھڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے دیگا وہ اس طرح لڑیں گے کہ اس جیسا لڑنا نہیں دیکھا پرندہ ان کی جوانب سے اڑ کر گزرنا چاہے گا ان کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے مر کر گر پڑیگا ایک باپ کے بیٹوں کو گنا جائیگا کہ سو تھے ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا پس کس غنیمت کے ساتھ خوش ہو جائے اور کون سی میراث تقسیم کی جائے وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بھی بڑی جنگ کے متعلق سنیں گے مسلمانوں کو ایک آواز سنائی دے گی کہ ان کے اہل وعیال میں دجال آچکا ہے وہ اس چیز کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگی اور

فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دجال کی طرف متوجہ ہوں گے دجال کے حالات سے مطلع ہونے کے لیے وہ دس سوار بھیجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے نام جانتا ہوں ان کے باپ دادوں کے نام بھی اور ان کے گھوڑوں کے نام رنگ کو بھی جانتا ہوں وہ بہترین سوار ہوں گے یا فرمایا روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُّ لَآ اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایک شہر سن رکھا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی کی جانب ہے اور ایک کنارہ دریا کی جانب ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی جب تک اسحٰق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی ان سے جنگ نہ کریں گے جب وہاں پہنچیں گے وہاں اتریں گے کسی ہتھیار سے وہ نہ لڑیں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے بلکہ کہیں گے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اس کا ایک کنارہ گر جائے گا حدیث کے راوی ثور ابن یزید نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابوہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا پھر دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر جائے گا پھر تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ان کے لیے راستہ نکل آئے گا وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے وہ ابھی غنیمت کے مال کو تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز آئے گی کہ دجال نکل آیا ہے وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور واپس لوٹ آئیں گے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۱۹۱/۱۴ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینہ کا ویران ہونا جنگ عظیم کا سبب ہے اور جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجّال کے خروج کا سبب ہے۔
روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۲/۱۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَۃُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّۃِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَۃِ اَشْھُرٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

اسی معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجّال کا خروج سات ماہ میں ہو جائے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

۵۱۹۳/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْمَلْحَمَۃِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَۃِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَۃِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ)

عبداللہ بن بُسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہے ساتویں سال دجّال نکلے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۴/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ یُوْشِکُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِھِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا قریب ہے کہ مسلمان ایک شہر میں محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کی دُور ترین سرحد سلاح ہوگا۔ سلاح خیبر کے نزدیک ایک موضع ہے۔
روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۵/۱۸ وَعَنْ ذِیْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قریب ہے کہ تم رومیوں سے صلح کرو گے

سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

صلح با امن۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن کے ساتھ جنگ کرو گے تم فتحیاب ہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے حتیٰ کہ ایک سرسبز اور ٹیلوں والی زمین پر اترو گے تو ایک عیسائی صلیب اٹھائیگا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو جائیگا وہ صلیب توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور جنگ کے لیے اکٹھے ہو جائیں گے بعض نے الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے پھر جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے ساتھ عزت بخشے گا۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۵۱۹۶ / ۱۹ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہؓ بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں کیونکہ کعبہ کا خزانہ ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی نکالے گا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۱۹۷ / ۲۰ وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے فرمایا حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑیں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۵۱۹۸ / ۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ

بریدہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک حدیث میں فرمایا ایک قوم تمہارے ساتھ جنگ کرے گی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یعنی ترک تین مرتبہ تم ان کو ہانکو گے یہاں تک کہ

قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِى السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِى الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَّيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِى الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

تم ان کو جزیرۂ عرب میں پہنچاؤ گے۔ پہلی مرتبہ ہانکنے میں ان سے وہ نجات پا جائیں گے جو بھاگ جائیں گے جو بھاگ نکلے دوسری مرتبہ ہانکنے میں بعض نجات پائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ تیسری مرتبہ جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۹/۲۲ وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ بِغَائِطٍ يُّسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُّقَالُ لَهٗ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَّكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ فِىْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

ابوبکرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ایک پست زمین میں اترے گی اس شہر کا نام وہ بصرہ رکھیں گے وہ ایک دریا کے پاس ہے جس کا نام دجلہ ہے اس پر پل ہو گی اس کے رہنے والے بہت زیادہ ہو جائیں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ اخیر زمانہ میں قنطورا کے بیٹے آئیں گے جن کے چہرے چوڑے اور ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ نہر کے کنارے پر اتریں گے اس شہر کے لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک فرقہ بیلوں کی دموں میں پناہ پکڑے گا اور جنگل میں چلے جائیں گے وہ ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ کے لوگ امان طلب کریں گے اور ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈال دے گا اور ان سے جنگ کریں گے وہ شہید ہوں گے (ابوداؤد)

۵۲۰۰/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَّاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ لوگ ایک شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ ہوگا اگر وہاں سے گذرے یا اس میں داخل ہو تو اس کی شور والی زمین سے بچنا اور اس کے سبزہ سے اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازاروں سے اور امراء کے دروازوں سے۔ اس کے

وَ كَلَاءَهَا وَنَخِيلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَّرَجْفٌ وَّقَوْمٌ يَبِيتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَّ خَنَازِيرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

کناروں کو لازم پکڑ و کیونکہ وہاں صورتوں کا بدل جانا پتھروں کا پڑنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا۔ وہاں ایک قوم رات گزارے گی اور صبح وہ بندر اور خنزیر بنا دیے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۰۱ / ۲۴ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُّقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَّضْمَنُ لِّي مِنْكُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَّيَقُولُ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَّسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَ الشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

صالحؒ بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حج کے لیے نکلے وہاں ایک آدمی تھا اس نے کہا تمہارے علاقہ میں ایک بستی ہے جس کا نام اُبلّہ ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے اس بات کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہاں کی مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت اور پھر کہے یہ نماز ابوہریرہؓ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید اٹھائے گا۔ بدر کے شہیدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہ کھڑے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد نہر کی جانب ہے۔ ہم ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین باب ذکر الیمن والشام میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۰۲ / ۲۵ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا

شقیقؒ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے پاس تھے وہ کہنے لگے فتنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے میں نے کہا مجھے یاد ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہنے لگے لاؤ بیشک تو دلیر تھا آپ نے کس طرح فرمایا تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ

قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِئٌ وَّ كَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْٓ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَآ اُرِيْدُ اِنَّمَآ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَحْرٰٓى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَآ اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے اہل، مال اور اس کی ذات، اس کی اولاد اس کے ھمسایہ میں ہوگی جس کا کفّارہ روزے، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں عمرؓ کہنے لگے میری مراد یہ نہیں ہے میری مراد اس فتنہ سے ہے جو دریا کی طرح موجیں مارے گا حذیفہؓ نے کہا میں نے کہا تجھ کو اس سے کیا اے امیرالمومنین آپ کے اور اس کے درمیان ایک دروازہ بند ہے اس نے کہا دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑا جائے گا کہنے لگے پھر یہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ کیا جاسکے۔ ہم نے حذیفہؓ سے کہا عمرؓ جانتے تھے وہ دروازہ کون ہے کہنے لگے ہاں جس طرح دن کے بعد رات آنے کا ان کو یقین تھا میں نے ان کو حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں بتلائی تھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ ہم ڈر گئے کہ حذیفہؓ سے پوچھیں کہ دروازہ کون تھا۔ ہم نے مسروق سے کہا آپ حضرت حذیفہ سے پوچھیں اس نے پوچھا وہ کہنے لگے دروازہ عمرؓ تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۰۳/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہا قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت کے قریب ہوگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علاماتِ قیامت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۰۴ (۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے علاماتِ قیامت سے ہے کہ علم اُٹھا لیا جائے گا جہالت زیادہ ہو گی۔ زنا بہت ہو گا۔ شراب کا پینا بڑھ جائے گا آدمی تھوڑے ہو جائیں گے۔ عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک خبر گیری کرنے والا مرد ہو گا۔ ایک روایت میں ہے علم کم ہو جائے گا جہالت ظاہر ہو گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۵ (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ اُن سے بچو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۰۶ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا قیامت کب آئے گی۔ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی قیامت کا انتظار کر اس نے کہا اُس کا ضائع ہونا کیسا ہے فرمایا جب حکومت کا کام نااہلوں کے سپرد کیا جائے قیامت کا انتظار کر۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۲۰۷ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مال زیادہ اور عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ

الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ

نکالے گا اور کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور دریاؤں میں تبدیل ہوجائے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) ایک روایت میں ہے کہ اس کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔

۵۲۰۸ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَّقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَّكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَّحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کی تقسیم کرے گا اس کو گنے گا نہیں۔ ایک روایت میں ہے میری اُمت کے اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کریگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۰۹ (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک خزانے سے کھل جائے گا جو شخص وہاں موجود ہو اس سے کچھ نہ لے۔ (متفق علیہ)

۵۲۱۰ (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَّقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کے پہاڑ سے کھل جائے گا لوگ اس کے پاس جنگ کریں گے سو میں سے ننانوے وہاں مارے جائیں گے ہر آدمی کہے گا شاید میں بھی وہ شخص ہوں گا جو نجات پائیگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۱۱ (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے باہر نکال دے گی قاتل آئے گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے

فِی هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَيَجِیْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِیْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)	گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی تھی چور آئیگا کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس کو چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ بھی نہ لیں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)
۵۲۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)	اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اس پر لوٹے گا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور لوٹنا دین کے سبب سے نہ ہوگا بلکہ بلا کی وجہ سے ہوگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)
۵۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)	اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)
۵۲۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)	انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت یہ ہے کہ ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۲۱۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ	انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا سال

حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مہینہ کی مانند ہوگا۔ مہینہ جمعہ کی مانند۔ جمعہ ایک دن کی مانند ہوگا۔ اور ایک دن ساعت کی طرح اور ساعت آگ کے شعلہ اُٹھنے کی مانند ہوگا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ ۱۳ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَّعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَّدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیادہ جہاد کرنے کیلئے بھیجا تاکہ ہم غنیمت لائیں ہم واپس لوٹے اور کچھ غنیمت حاصل نہ ہوئی اور ہمارے چہروں میں آپ نے مشقت کا اثر دیکھا آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے فرمایا اے اللہ ان کے کام میری طرف نہ سونپ میں ضعیف ہو جاؤں گا اور ان کو ان کی جانوں کی طرف نہ سونپ وہ اس سے عاجز رہ جائیں گے اور ان کو لوگوں کی طرف نہ سونپ وہ ان کی حاجتوں پر اپنی حاجتوں کو مقدم رکھیں گے پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا فرمایا اے ابن حوالہ جس وقت تو دیکھے کہ خلافت مقدس زمین میں اتر چکی ہے اس وقت زلزلے فکر وغم اور بڑے بڑے امور قریب آجائیں گے۔ قیامت اس وقت اس قدر قریب ہوگی جیسا کہ میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۲۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ۱۴ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غنیمتوں کو ذاتی دولت ٹھہرایا جائے اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے غیر دین کے لیے علم پڑھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے، اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو نزدیک کرے اپنے باپ کو دور رکھے مساجد میں آوازیں ظاہر ہوں۔ فاسق و فاجر شخص اپنے قبیلہ

الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَۃَ فَاسِقُھُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَھُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ وَظَھَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَۃً وَّ خَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُہٗ فَتَتَابَعَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کا سردار بن جائے، قوم کا سردار ذلیل و کمینہ شخص ہو، آدمی کے شر سے ڈرتے ہوئے اس کی عزت کی جائے۔ گانے بجانے والیاں اور باجے ظاہر ہوں اور شراب پی جائے اس امت کے پچھلے اگلوں کو لعنت کریں اس وقت سرخ ہوا کا زلزلوں کا اور زمین میں دھنس جانے، صورتوں کے تبدیل ہونے کا پتھروں کے برسنے اور پے در پے نشانیوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو جیسے جواہر کی لڑی کا ڈورا ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پیہم گرنے لگیں (ترمذی)

۵۲۱۸/۱۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِھَا الْبَلَآءُ وَعَدَّ ھٰذِہِ الْخِصَالَ وَلَمْ یَذْکُرْ تُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِیْقَہٗ وَجَفَا اَبَاہُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو ان پر بلا اور آزمائش اتر پڑے گی آپ نے ان خصلتوں کا شمار کیا اور اس میں یہ مذکور نہیں کہ غیر دین کیلئے علم سیکھا جائے گا اور فرمایا اپنے دوست سے نیک سلوک کرے گا اور اپنے باپ پر ظلم کریگا اور فرمایا شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائیگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۲۱۹/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ فِیْہِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُہٗ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (روایت کیا اس کو ترمذی نے، اور ابوداؤد نے) ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ گیا اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا فرمایا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو مبعوث فرمادیگا جس کا نام میرے نام کے اور باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے

اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمَ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہو گی۔

۵۲۲۰/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولادِ فاطمہ میں سے ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۱/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَّمْلِكُ سَبْعَ سِنِیْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی والا ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی سات برس تک زمین میں حکومت کریگا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۲/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةِ الْمَهْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مہدی کے قصے میں آپ نے فرمایا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے مجھے دے آپ نے فرمایا وہ اس کو کپڑے میں لپ بھر کر اتنا دیگا کہ وہ اس کو اُٹھا سکے۔ (ترمذی)

۵۲۲۳/۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَكَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ

اُمِّ سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں فرمایا ایک خلیفہ کے مرنے پر اختلاف پیدا ہو جائے گا اہل مدینہ کا ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا آئے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے وہ اس کو نکالیں گے جبکہ وہ اس کو مکروہ سمجھتا ہو گا۔ رُکن اور مقام کے درمیان وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا مکہ اور مدینہ کے درمیان بیدا مقام میں ان کو دھنسا دیا جائے گا جس وقت لوگ اس بات کو دیکھیں گے شام کے ابدال اور اہل عراق کے

مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَّيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

گروہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے پھر قریش کا ایک آدمی جس کے ماموں کلب سے ہوں گے ظاہر ہوگا۔ وہ ان کی طرف اپنا ایک لشکر بھیجے گا۔ مہدی اس پر غالب آجائیں گے اور یہ مذکور لشکر کلب کا فتنہ ہوگا۔ مہدی لوگوں میں سنّت نبویؐ کے مطابق عمل کریں گے اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا سات سال تک وہ رہیں گے پھر فوت ہوجائیں گے۔ اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۴
۲۱
وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُّصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَّلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ وَأَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَّرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَّبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا جو اس اُمت کو پہنچے گا یہاں تک کہ کوئی آدمی پناہ گاہ نہیں پائے گا جس کی طرف ظلم سے پناہ پکڑے۔ اللہ تعالیٰ میری عترت اور اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوگی۔ آسمان اور زمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے۔ آسمان مینہ کا ایک قطرہ باقی نہ رکھے گا مگر اس کو زمین پر گرادے گا اور زمین پیداوار سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر اس کو نکال دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے سات سال یا آٹھ سال یا نو سال تک وہ اس حالت میں رہیں گے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۵
۲۲
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ

علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہوگا اس کو حارث حراث کہیں

مِنْ وَّرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُّوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

گے اس کے مقدمۃ لشکر پر ایک آدمی ہو گا جس کا نام منصور ہو گا وہ آل محمد کو جگہ اور ٹھکانہ دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانہ دیا تھا ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی بات قبول کرنا واجب ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۶/۲۳ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَيُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ کوڑے کا پھندنا اور اس کی جوتی کا تسمہ آدمی سے کلام کریں گے۔ اس کی ران اس کو خبر دے گی جو کچھ اس کی غیر حاضری میں اس کے اہل و عیال نے کیا ہو گا

(ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۲۷/۲۴ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانیاں دو سو برس بعد پیدا ہوں گی۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۲۲۸/۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ خراسان سے نکل آئے ہیں تم ان کے پاس آؤ کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔

روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۹/۲۶ وَعَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَّنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِىْ

ابواسحاقؒ سے روایت ہے کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو دیکھ کر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کی پشت سے ایک آدمی ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام

هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ)

کے موافق ہوگا جو خُلق[1] میں آپ کے مشابہ ہوگا اور خَلق[2] میں مشابہ نہیں ہوگا پھر اس پورے قصّہ کو بیان کیا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے لیکن اس نے قصّہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۳۰/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِّنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَّرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَاَوَّلُ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ فَاِذَا اَهْلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک سال جس میں آپ نے وفات پائی، ٹڈی گم ہوگئی۔ آپ کو اس بات کا سخت غم ہوا آپ نے یمن کی طرف سوار بھیجا ایک سوار عراق کی طرف ایک سوار شام کی طرف بھیجا جو ٹڈی کے متعلق پوچھتے تھے کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں وہ سوار جو یمن کی طرف گیا تھا ایک مٹھی بھر کر لایا اور حضرت عمرؓ کے آگے پھیلا دیں جب انہوں نے دیکھا اللہ اکبر کہا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کی ڈوری ٹوٹ جاتی ہے۔
(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

[1] باطنی مسرت یعنی اخلاق وعادات
[2] ظاہری شکل وصورت

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے کی علامات اور دجّال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۳۱ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خذیفہؓ بن اُسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا ہم آپس میں ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کس بات کا ذکر کر رہے ہو انہوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک ہرگز نہ آئے گی جب تک تم دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ دجّال، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا آنا، تین خسف ہوں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں، سب سے آخر یمن سے ایک ہوا نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف چلائے گی۔ ایک روایت میں ہے دسویں علامت ایک آندھی آئے گی لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

(روایت کیا اس کو مُسلم نے)

۵۲۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں سے پہلے پہلے نیک کاموں میں جلدی کر لو۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَ الدَّجَّالَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ایک عام اور خاص لوگوں کا فتنہ۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۳ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے پہلے سورج کا مغرب سے نکلنا ہوگا اور دابۃ کا لوگوں پر نکلنا چاشت کے وقت ہوگا۔ ان میں سے جونسی علامت پہلے وقوع پذیر ہوجائے دوسری اس کے بعد جلد ہی ظاہر ہوگی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۴ ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَآبَّةِ الْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس نشانی سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکی نہ کمائی ہوگی۔ سورج کا طلوع ہونا مغرب کی طرف سے اور دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۵ ۵ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سورج غروب ہوتا ہے تو جانتا ہے کہ کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور قبول نہ ہو۔ اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے اس کے لیے کہا جائیگا واپس لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سورج اپنے مستقر

اِرْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے چلتا ہے کا یہی مطلب ہے اور اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۶ (۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامِ قیامت تک دجّال سے بڑا امر کوئی نہیں ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۳۷ (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجّال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۸ (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اعور کذاب سے اپنی امت کو ڈرایا ہے خبردار وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۹ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایسی خبر دوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں دی بے شک وہ کانا ہے اور بیشک اس کے ساتھ جنّت اور آگ کی مثل ہوگی جس کو وہ جنّت کہے گا آگ ہوگی بس میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں جس طرح نوحؑ نے اپنی قوم کو

إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ڈرایا تھا۔ (متفق علیہ)

۵۲۴۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ۔

حذیفہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی جس کو لوگ پانی دیکھ رہے ہوں گے وہ آگ ہو گی جلا ڈالے گی اور جس کو لوگ آگ دیکھ رہے ہوں گے وہ شیریں ٹھنڈا پانی ہو گا تم میں سے جو اس کو پالے وہ اس کی آگ میں واقع ہو کیونکہ وہ شیریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجّال کی آنکھ مٹی ہو گی اور اس پر بھاری ناخنہ ہو گا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا جس کو ہر کاتب اور غیر کاتب پڑھ سکے گا۔

۵۲۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کے بال کثرت سے ہوں گے اسکے ساتھ اسکی جنّت اور آگ ہو گی اس کی آگ جنّت ہے اور اس کی جنّت آگ ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۴۲ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ

نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دجّال کا ذکر کیا فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجّال نوجوان ہو گا اس کے بال گھنگریالے ہوں گے اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہو گی میں اس

قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِّنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثٍ يَّمِيْنًا وَّعَاثٍ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا أُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّأَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَّأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا

کو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اس کو پالے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ اس سے امان کا سبب ہیں وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔ دائیں جانب فساد کرے گا اور بائیں جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کس قدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک دن سال کا ہوگا۔ ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں نمازوں کے وقت کا اندازہ لگا لیا کرو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کس قدر جلدی زمین میں پھریگا فرمایا جس طرح بادل کے پیچھے ہوا لگے۔ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو حکم دیگا وہ اگائے گی۔ شام کو ان کے پاس ان کے مویشی آئیں گے ان کی کوہانیں دراز ہوں گی تھن خوب پورے اور کھوکھیں خوب بھری ہوئی ہوں گی پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا وہ اس کا انکار کردیں گے وہ ان سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ ایک ویرانہ کے پاس سے گزریگا اس کو کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اس کے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔ پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیگا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دیگا۔ پھر اس کو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اس کا

كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ
تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ
فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ
اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ
يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ
بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى
قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ
عَنْ وُّجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى
اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا
لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى
بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا
وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ
مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا
اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ

چہرہ چمکتا ہوگا۔ وہ اس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم
کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ
سے اتریں گے۔ دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے
ہوں گے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب
اپنے سر کو نیچا کریں گے اس سے قطرے گریں گے اور جب سر
اٹھائیں گے چاندی کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے جس
کافر تک ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائیگا ان کی خوشبو
جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک پہنچے گی۔ آپ دجال
کو طلب کرینگے یہاں تک کہ باب لُد کے پاس اسکو جالینگے اسکو قتل کرینگے پھر حضرت
عیسیٰ کے پاس ایک جماعت کے لوگ آئینگے جن کو اللہ تعالےٰ نے دجال کے مکر و فریب
اور فتنہ سے بچایا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ انکے چہروں سے گرد و غبار کو صاف کرینگے اور انکے
درجات انکو بتلائینگے جو جنت میں انکو ملینگے وہ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ
علیہ السلام کی طرف وحی کریگا میں نے اپنے ایسے بندے
ظاہر کردیئے ہیں کہ کسی کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں میرے
بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو
بھیجے گا وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے بحیرہ
طبریہ کے پاس سے ان کی اگلی جماعت گزرے گی وہ اس کا سارا
پانی پی جائیں گے۔ پھر آخری جماعت گذرے گی اور کہے گی
کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے قریب
پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ کہیں گے
ہم نے زمین والوں کو قتل کردیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی
قتل کردیں اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان
کے تیر خون سے آلودہ کرکے واپس لوٹائے گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ
اور ان کے ساتھی محصور ہوجائیں گے۔ یہاں تک کہ بیل کا ایک
سر تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور انکے
ساتھی اللہ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں

الْمَقْدَسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَّمَا يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا

کیڑے پیدا کر دیں گا وہ ایک جان کی طرح سب مُردہ ہو جائیں گے پھر اللہ کے نبی عیسٰی اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے وہ زمین میں ایک بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اس کو ان کی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہوگا۔ اللہ کے نبی عیسٰیؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اُونٹوں کی طرح ہوں گی وہ ان کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ ایک روایت میں ہے ان کو نہبل مقام میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کی کمانوں، نیزوں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا اس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں سکے گا وہ مینہ زمین کو دھو ڈالے گا، یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کر دے گا پھر زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اس کے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔ دُودھ میں برکت دی جائے گی، یہاں تک کہ ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔ گائے ایک قبیلہ کو کافی ہو گی۔ بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہو گی۔ لوگ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ ان کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی رُوح قبض کر لے گی اور بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے۔ ان پر قیامت قائم ہو گی (روایت کیا اس کو مسلم نے) مگر دوسری روایات تطرحهم بالنهبل سے لے کر سبع سنین تک کے الفاظ ترمذی نے روایت کیئے ہیں۔

وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۴۳/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال نکلے گا اس کی طرف ایک مسلمان آدمی متوجہ ہوگا۔ دجّال کے سپاہی اس کو ملیں گے اور اُسے کہیں گے تو کہاں جارہا ہے وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جارہا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے کیا تو ہمارے رب کے ساتھ ایمان نہیں رکھتا وہ کہے گا ہمارے رب کی صفات میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اس کو قتل کردو ان کا بعض بعض سے کہے گا تمہارے ربّ نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی کو اس کی اجازت کے بغیر قتل کیا جائے وہ اس کو دجّال کے پاس پکڑ کرلے جائیں گے جب وہ مومن اسکو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجّال اس کے متعلق حکم دے گا کہ اس کو چت لِٹا دو پھر حکم دے گا پکڑلو اور اس کا سر کچل دو۔ اس کی پیٹھ اور پیٹ مار مار کر فراخ کردیا

الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ وَيُؤْشَرُ بِالْمِيشَارِ مِنْ مَّفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے گا پھر کہے گا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لاتا وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے دجال کے حکم سے اس کو آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا۔ دجال اس کے دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور پھر کہے گا کھڑا ہو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہے گا تو میرے ساتھ ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تیرے پہچاننے میں میرا علم و یقین بڑھ گیا ہے پھر وہ کہے گا اے لوگو میرے بعد یہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اس کی گردن اور سینہ کی درمیانی جگہ کو تانبا کی طرح بنا دیا جائے گا وہ اس کی راہ نہ پا سکے گا۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو اس نے آگ میں پھینکا ہے دراں حالیکہ وہ جنت میں پھینکا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العلمین کے نزدیک سب لوگوں سے بڑھ کر یہ شہادت میں بڑھا ہوا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۴۴ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ

ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔ ام شریکؓ نے کہا میں نے کہا اس دن عرب کہاں ہوں گے فرمایا وہ اس وقت تھوڑے ہونگے

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۴۵ ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجّال کی پیروی اختیار کرلیں گے اُن پر سیاہ چادریں ہوں گی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۲۴۶ ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال آئے گا اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں میں وہ داخل ہو۔ مدینہ کے قریب شور والی زمین میں وہ اُترے گا ایک بہترین آدمی اس کی طرف نکلے گا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجّال ہے جس کے متعلق ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجّال کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں اسکو قتل کردوں پھر زندہ کروں تو میرے معاملہ میں تم کسی قسم کا شک کروگے لوگ کہیں گے نہیں وہ اس کو قتل کردیگا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم آج سے بڑھ کر مجھے تیرے متعلق یقین حاصل نہیں ہوا۔ دجّال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۷ ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ

ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا احد کے پیچھے اُترے گا۔ فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف کردیں گے وہاں ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۴۸/۱۸ وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو بکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں مسیح دجّال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا اس زمانہ میں اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۲۴۹/۱۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُّصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَاَرْفَأُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ

فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو سنا جو پکار رہا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے میں مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے منبر پر بیٹھے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ فرمایا ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو کسی رغبت یا رہبت کیلئے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تم کو ایک واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے جو کہ مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے جو ایک عیسائی تھا اور اب آکر مسلمان ہوا ہے اس کا وہ واقعہ میرے اس بیان کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں دجّال کے متعلق خبر دی تھی اس نے مجھے بتلایا ہے کہ ایک مرتبہ تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام قبیلہ سے تھے میں دریائی کشتی میں سوار ہوا ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں ایک دن سورج کے غروب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے۔ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر وہ جزیرہ میں داخل ہوئے ایک بہت زیادہ بالوں والا جانور پایا ان کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا کچھ

حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ
السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ
دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ
مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوْا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا
الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ
قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا
فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ
خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ
يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى
كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا
أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ
فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ
أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ
بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ
أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا
إِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ
سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ
بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا
إِنَّهَا تُوْشِكُ أَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ
قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا

پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو
کون ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ دیر میں ایک شخص
ہے اس کے پاس چلو وہ تمہاری خبروں کے سننے کا بہت شوق
رکھتا ہے۔ جب اس نے آدمی کا نام لیا۔ ہم ڈر گئے کہیں یہ
شیطان نہ ہو ہم جلد جلد چلے اور دیر میں داخل ہو گئے اس
میں ایک بہت بڑا انسان تھا اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی
نہیں دیکھا اور نہ کبھی اس قدر مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا
ہے اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس
کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے ہیں
ہم نے کہا تیرے لیے افسوس ہو تو کون ہے اس نے کہا
میری خبر پر تم نے قدرت پالی ہے تم کون ہو۔ انہوں نے کہا
ہم عرب کے رہنے والے ہیں ایک سمندری جہاز میں ہم سوار
ہوئے تھے۔ ایک مہینہ تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں
ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے ہمیں ایک بہت بالوں والا
چارپایہ ملا اس نے کہا میں جاسوس ہوں اس شخص کے پاس
جاؤ جو دیر میں ہے ہم جلد تیرے پاس آ گئے ہیں کہنے لگا مجھے
نخل بیسان کے متعلق بتلاؤ کیا ان کو پھل لگتا ہے ہم نے
کہا ہاں کہنے لگا۔ قریب ہے کہ ان کے پھل نہ لگیں۔ پھر کہنے
لگا مجھ کو بتلاؤ کیا بحیرۂ طبریہ میں پانی ہے ہم نے کہا اس
میں بہت زیادہ پانی ہے کہنے لگا قریب ہے کہ اس کا پانی ختم
ہو جائے گا۔ پھر کہنے لگا مجھے بتلاؤ کہ زغر چشمہ میں پانی ہے اور
اس چشمہ کے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا
ہاں اس میں بہت پانی ہے اور اس کے مالک اس سے
کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا مجھے امیوں کے نبی کے
متعلق بتلاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے ہم نے کہا کہ انہوں نے مکہ چھوڑ
دیا ہے اور یثرب میں مقیم ہیں کہنے لگا کیا عرب نے اس کے ساتھ

يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ وَّهَلْ
يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ
هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ
مِنْ مَّآئِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ
الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ
مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ
بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ
يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا
اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ
مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ
وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ
فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ
قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ
عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ
اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ
بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا
وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً
يَّحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ
فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ
طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ
حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ
فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ

جنگ کی ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا پھر انہوں نے پوچھا انہوں نے اہل عرب کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہم نے اس کو بتلایا کہ قرب وجوار کے عرب پر وہ غالب آچکے ہیں اور انہوں نے آپ کی اطاعت کر لی ہے کہنے لگا ہاں یہ بات درست ہے اور اگر وہ اطاعت اختیار کریں ان کے لیے بہتر ہے میں تمہیں اپنے متعلق بتلاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے خروج کی اجازت ملے میں نکلوں گا اور زمین میں چلوں گا۔ اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ چالیس راتوں میں ہر قریہ اور بستی میں جاؤں گا۔ مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے۔ ان میں سے جس میں داخل ہونا چاہوں گا مجھے آگے سے ایک فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی مجھے اس سے روکے گا اور اس کے ہر راستہ پر فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹھی منبر پر ماری اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ مراد اس سے آپ مدینہ لیتے تھے۔ کیا میں نے تم کو یہ حدیث بیان کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب میں ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۵۰ / ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوْا هَذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوْا هَذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا وہاں پر میں نے ایک بہت خوبصورت گندم گوں رنگ کا آدمی دیکھا جیسا کہ تو نے کبھی دیکھا ہے۔ کندھے تک اس کے بال ہیں بہت خوبصورت جو تو نے کبھی کسی کے کندھے تک کے بال دیکھے ہوں اس نے ان بالوں میں کنگھی کر رکھی ہے ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ہے پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال سخت گھنگریلے ہیں اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ اس کی آنکھ ایسی ہے جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں ابن قطن کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے دجال بھاری بھرکم سُرخ رنگ کا مڑے ہوئے بالوں والا ہے اور اس کی بائیں آنکھ کانی ہے اور لوگوں میں وہ ابن قطن کے بہت مشابہ ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا باب الملاحم میں گزر چکی ہے اور ہم ابن عمر کی حدیث جس کے الفاظ ہیں، قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صَبِيًّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۲۵۱ / ۲۱ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

فاطمہؓ بنت قیس تمیم داری کی حدیث میں ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا ناگہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچتی ہے اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوسی کرنے والی ہوں اس محل میں جائیں میں محل میں آیا۔ وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کودتا ہے میں نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں دجّال ہوں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۵۲ / ۲۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَّا تَعْقِلُوْا أَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عبادہؓ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے دجّال کے متعلق تمہیں خبر دی ہے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں اس کے متعلق سمجھ نہ آئے۔ مسیح دجّال ٹھگنے قد کا پھڈا مڑے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ہے اگر پھر بھی تم کو شک پڑ جائے تو یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۵۳ / ۲۳ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَّبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ

ابو عبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ آپ نے اس کی صفت ہمارے لیے بیان کی فرمایا شاید کہ اس کو کوئی ایسا شخص پالے جس نے مجھ

قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَّانِيْ اَوْسَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس روز ہمارے دن کیسے ہوں گے فرمایا جیسا کہ ہیں آج کے دن یا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔
(ترمذی، ابوداؤد)

۵۲۵۴/۲۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق باتیں کیں فرمایا وہ مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ بہت سی قومیں اس کی پیروی اختیار کریں گی ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۵۵/۲۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے متعلق جو شخص سنے اس سے دور بھاگے بخدا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ خود کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن شبہات دیکھ کر وہ اس کی پیروی اختیار کرلے گا۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۲۵۶/۲۶ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال زمین میں چالیس برس تک ٹھہرے گا سال مہینہ کے مانند ہوگا مہینہ جمعہ کے اور جمعہ دن کے مانند اور دن تنکوں کے آگ میں جلنے کے مانند ہوگا۔
(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۲۵۷/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْہِمُ السِّیْجَانُ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

نے فرمایا میری اُمت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۲۵۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ سَنَۃٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِیْہَا ثُلُثَ قَطْرِہَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِہَا وَالثَّانِیَۃُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِہَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِہَا وَالثَّالِثَۃُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَہَا کُلَّہٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَہَا کُلَّہٗ فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِّنَ الْبَہَائِمِ اِلَّا ہَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِہٖ اَنَّہٗ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِہٖ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِہٖ اَسْنِمَۃً قَالَ وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْہِ وَنَحْوَ اَخِیْہِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس کے ظہور سے پیشتر تین سال ہوں گے پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین ایک تہائی روئیدگی بند کر دے گی دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش اور زمین دو تہائی روئیدگی بند رکھے گی تیسرے سال آسمان اپنی پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک لے گی وحشی چارپایوں میں سے ہر کھری والا اور دانت والا ہلاک ہو جائے گا اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے اُونٹ زندہ کر دوں تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں وہ کہے گا کیوں نہیں شیطان اس کے اُونٹوں کی صورتیں بنا لائے گا بہت عمدہ تھنوں والے اور بہت بڑے کوہانوں والے۔ ایک آدمی آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا وہ کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے باپ یا بھائی کو زندہ کر دوں کیا تو نہیں جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ شیطان اس کے بھائی اور اس کے باپ کی صورت بنا دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے باہر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور لوگ فکر و غم میں تھے اس وجہ سے جو آپ نے ان کو دجال کے متعلق بتلایا تھا، کہا پس آپ نے دروازے کی دونوں طرفوں کو پکڑا اور فرمایا اسماء کیا ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول دجال کے ذکر سے آپ نے ہمارے دلوں کو نکال ڈالا ہے فرمایا اگر

لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اِهْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْیَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَكَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ قَالَ یُجْزِئُهُمْ مَا یُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ!
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

وہ میری زندگی میں نکل آیا میں اس کے ساتھ جھگڑنے والا ہوں ورنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ہم آٹا گوندھتے ہیں ہم روٹیاں نہیں پکاتے کہ ہم کو بھوک لگ جاتی ہے اس وقت ایماندار کیا کریں گے۔ فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کفایت کرے گی جس طرح آسمان والوں کو کرتی ہے۔
(روایت کیا اس کو احمد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۵۹/۲۹ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِیْ مَا یَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق اس قدر نہیں پوچھا جس قدر میں نے پوچھا ہے آپ نے مجھے فرمایا وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے (متفق علیہ)

۵۲۶۰/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں دجّال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

فِی کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ -)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَّوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَّاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ

ابنِ صیّاد کے قصہ کا بیان

پہلی فصل

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں بیشک عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت میں ابنِ صیاد کی طرف نکلے یہاں تک کہ اس کو بنو مغالہ محلہ کے ایک ٹیلے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔ ابن صیاد اس وقت تک بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا وہ سمجھ نہ سکا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے آپ کی طرف دیکھا کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اُمّیوں کا رسول ہے۔ پھر ابنِ صیاد نے کہا کہ تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھینچا پھر فرمایا میں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ تجھ پر مشتبہ کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے اپنے سینہ میں کچھ چھپا لیا ہے اور آپ نے اس آیت کو چھپایا تھا یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کہنے لگا۔ دُخ ہے۔ فرمایا دُور ہو تو اپنے قدر سے تجاوز نہ کرے گا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تُو اس پر مسلط نہ کیا جائے گا اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابن عمرؓ نے

يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَ

نے کہا اس کے بعد آپ ابی بن کعب انصاری کو لے کر ابن صیاد کی طرف نکلے۔ آپ ان کھجوروں کے درختوں کا قصد کرتے تھے جن میں وہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنوں سے بچاؤ پکڑتے۔ آپ اس کو فریب دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے کچھ سنیں اس سے پہلے کہ آپ کو دیکھے، ابن صیاد اپنی چادر اوڑھ کر اپنے بستر پر سویا ہوا تھا اور ایک پوشیدہ آواز نکالتا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا کہنے لگی اے صاف اور صاف اس کا نام تھا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔ ابن صیاد رک گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ چھوڑ دیتی تو معاملہ ظاہر ہو جاتا عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ لیکن اس کے متعلق میں تم کو ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۶۲ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَعْنِىْ ابْنَ صَيَّادٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر ابن صیاد کو مدینہ کے کسی راستہ میں ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا تو بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں پانی پر ایک تخت بچھا ہوا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں دو سچے اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۳ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی ابو سعیدؓ سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا، فرمایا سفید میدہ مشک خالص سے ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۴ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ لَقِىَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى

نافعؒ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمر کو ملا ابن عمرؓ نے اس کو ایسی بات کہدی جس سے وہ ناراض ہو گیا وہ پھول گیا۔ یہاں تک کہ اس نے راستہ کو بھر دیا۔ ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔ انہیں اس واقعہ

حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجّال ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اس کو ناراض کر دیگا۔ (روایت کیا اس کو مُسلم نے)

۵۲۶۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيْلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکّہ کی طرف گیا تو اس نے مجھ سے کہا لوگوں کی باتوں سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے وہ مجھے دجال سمجھتے ہیں۔ کیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا نہیں۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ کافر ہوگا، حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ مکّہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکّہ کی طرف جارہا ہوں۔ پھر آخر میں کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم میں اسکی پیدائش کا وقت اور اس کا مکان جانتا ہوں اور یہ کہ وہ کہاں ہے اور میں اس کے والد اور والدہ کو بھی جانتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا اس نے مجھ کو شُبہ میں ڈال دیا کہا میں نے اس سے کہا باقی دنوں میں تیرے لیے ہلاکت ہو اور اُسے کہا گیا کیا تو اس بات سے خوش ہوگا کہ تو ہی دجّال ہو۔ کہنے لگا اگر مجھ پر پیش کیا جائے تو میں اس کو ناپسند نہ رکھونگا۔

(روایت کیا اس کو مُسلم نے)

۵۲۶۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ

ابن عمر سے روایت ہے کہا میں اس کو ملا اس کی آنکھ پھُولی ہوئی تھی میں نے کہا تیری آنکھ کو کیا ہوا ہے کہنے لگا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا تو نہیں جانتا جبکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ کہنے لگا اگر اللہ چاہے تو اس کو تیری لاٹھی میں پیدا کردے کہا اس نے گدھے کی طرح سخت آواز نکالی میں نے کبھی ایسی

كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آواز نہیں سُنی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

٥٢٦٧/٧ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمدؒ بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا وہ اِس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجّال ہے میں نے کہا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے۔ کہنے لگا میں نے عمر کو سُنا وہ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکار نہیں کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

٥٢٦٨/٨ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے اللہ کی قسم مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابن صیاد مسیح دجّال ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٢٦٩/٩ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے ابن صیاد کو حرہ کے دن گم پایا روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

٥٢٧٠/١٠ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ

ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس سال تک دجال کے ماں باپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوگی۔ پھر ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کی ہمارے لیے صفت بیان کی فرمایا اس کا باپ لمبے قد کا تھوڑے گوشت والا اس کی ناک چونچ کی طرح معلوم ہوگی۔ اس کی ماں موٹی اور چوڑی چکلی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ ابوبکرہؓ نے کہا ہم نے سُنا کہ مدینہ میں یہود کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا

طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَّلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَّاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے۔ میں اور زبیر بن عوام اسکے ماں باپ کے گھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ نشانیاں ان دونوں میں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے ان کو کہا تمہارا کوئی لڑکا ہے کہنے لگے تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کانا اور بڑے دانتوں والا ہے اس کی منفعت کم ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا اس نے کہا ہم ان کے پاس سے باہر نکلے وہ چادر لپیٹے دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اس کی خفیہ آواز تھی اس نے اپنے سر سے چادر اُتاری کہنے لگا تم دونوں نے کیا کہا ہے ہم نے کہا تو نے سُن لیا ہے جو ہم نے کہا ہے کہنے لگا ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَّمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَّابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُّهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ

جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت کے ہاں مدینہ میں لڑکا پیدا ہوا جس کی آنکھ مٹی ہوئی تھی اور دانت ابھرا ہُوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔ آپ نے اس کو چادر کے نیچے سوتا دیکھا خفیہ آواز نکال رہا تھا۔ اس کی ماں نے اس کو آواز دی اے عبد اللہ یہ ابو القاسمؐ آرہے ہیں وہ چادر سے نکل آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہے اللہ اس کو ہلاک کرے اگر وہ اسکو چھوڑ دیتی تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد اس نے ابن عمر کی حدیث کے مطابق بیان کیا عمرؓ بن خطاب کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ مجھ کو اسکی اجازت دیں کہ میں اسکو قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا صاحب نہیں ہے اس کا

ابْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ)

صاحب عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں ہیں تو تیرے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایک ذمی آدمی کو قتل کرے اس کے بعد برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے تھے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَّنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوا مَا شِئْتُمْ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ۔ اَلْآيَةَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰؑ بن مریم ضرور تم میں نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر ابوہریرہؓ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو۔ "نہیں کوئی اہلِ کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئے گا"

(متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۷۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ابن مریم عادل حاکم بن کر تم میں اُتریں گے وہ صلیب توڑیں گے خنزیر قتل کریں گے جزیہ معاف کردیں گے جوان اونٹنیاں بے کار چھوڑی جائیں گی۔ ان پر سواری نہ کی جائے گی۔ دلی دشمنی کینہ حسد ختم ہو جائے گا۔ عیسیٰؑ علیہ السلام مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گی۔ فرمایا عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے اس امت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۷۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰؑ ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے شادی

سَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے۔

(ابن جوزی نے اس روایت کو کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قیامت کے نزدیک ہونے کا بیان

اور یہ کہ جو شخص مر گیا اسکی قیامت شروع ہوگئی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۷۶ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعبہؒ، قتادہؒ سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہؒ نے کہا اور میں نے قتادہؒ سے سنا اپنے وعظ میں کہتے تھے جس طرح ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس بات کو انسؓ سے روایت کیا ہے یا قتادہؒ نے اپنی طرف سے کہی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ

جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی نفس زمین پر پیدا نہیں کیا گیا کہ اس پر سو برس گزریں اور وہ اس روز زندہ ہو

يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۷۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر اس دن کوئی شخص زندہ ہو جو آج ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۷۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ بہت سے اعرابی آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ بوڑھا نہیں ہوگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو چکی ہوگی۔

(متفق علیہ)

۵۲۸۰ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مستورد بن شداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں قیامت کی ابتداء کار میں بھیجا گیا ہوں میں اس سے سبقت کر آیا ہوں جس طرح یہ انگلی اس انگلی سے سبقت لے گئی ہے یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ کی طرف اشارہ کرتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۸۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَّكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ ان کو نصف یوم کی تاخیر دے۔ سعد سے کہا گیا نصف یوم کی تاخیر سے کیا مراد ہے اس نے کہا پانچ سو برس۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تیسری فصل

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا کی مثال کپڑے کی مانند ہے جسے اوّل سے لے کر آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور وہ آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں،

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کے شریر لوگوں پر قائم ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پہلی فصل

انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں قائم ہو گی حتیٰ کہ زمین میں اللہ اللہ کی صدا نہ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہو گی جو اللہ اللہ کہتا ہو گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت بدترین مخلوق پر قائم ہو گی، (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَ ذُوالْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ دوس کا ایک بت ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۸۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک کہ لات وعزیٰ کی پوجا نہ کی جائے گی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ بت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اللہ وہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا تاکہ وہ سب دینوں پر اس کو غالب کردے اگرچہ مشرک لوگ اس بات کو ناپسند سمجھیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسی طرح ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت کر دیا جائے گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی کوئی بھلائی نہ ہوگی وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال خروج کریگا اور چالیس تک وہ زمین میں ٹھہرے گا مجھے علم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا ماہ یا سال کہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کو مبعوث فرمائے گا وہ شکل وصورت میں عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں وہ اس کو طلب کریں گے اور اُسے ہلاک کردیں گے۔ اس کے بعد

ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّ

لوگوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات برس تک ٹھہریں گے۔ کسی بھی دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ ہوا اس کو مار دے گی حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے اندر داخل ہو جائے وہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی رُوح کو قبض کرے گی۔ کہا بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور درندوں کی طرح گرانی رکھتے ہوں گے کسی نیک بات کو نہ جانیں گے اور نہ کسی نامشروع امر سے رُکیں گے۔ شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتے ہو، وہ اُن کو بتوں کے پوجنے کا حکم کرے گا۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے ان کا رزق بکثرت ہوگا اور ان کی معیشت اچھی ہوگی کہ صور پھونک دیا جائے گا اس کی آواز جو شخص بھی سُنے گا گردن ایک طرف جُھکا دے گا اور دوسری طرف بلند کرے گا۔ فرمایا سب سے پہلے اس کی آواز ایک شخص سُنے گا وہ اپنے اُونٹوں کا حوض لیپتا ہوگا وہ مر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند بارش برسائے گا اس کے سبب لوگ اُگیں گے پھر صور میں پھونکا جائے گا۔ ناگہاں لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف چلو۔ فرشتوں کیلئے کہا جائے گا ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ آتش دوزخ کا لشکر نکالو کہا جائے گا کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے فرمایا یہ وہ وقت ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) معاویہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں لاتنقطع الهجرة باب التوبہ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

تِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ وَالثَّالِثِ)

یہ باب دوسری اور تیسری فصل سے خالی ہے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صُور پھُونکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٥٢٨٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں نفخوں کا درمیانی عرصہ چالیس ہے لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس برس ہے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا۔ لوگ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے۔ مگر ایک ہڈی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعضاء اس سے ترکیب دیے جائینگے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے انسان کے تمام جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی سالم رہتی ہے اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی سے اس کو ترکیب دی جائے گی۔

٥٢٨٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا پھر فرمائے گا بادشاہ میں ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔ (متفق علیہ)

٥٢٩٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں پکڑلے گا پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں ظلم وجبر کرنے والے کہاں ہیں، تکبّر کرنیوالے کہاں ہیں۔ پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹے گا۔ ایک روایت میں ہے پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں ظلم وجبر کرنیوالے کہاں ہیں متکبر کہاں ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٢٩١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے یہود کا ایک عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر اُٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر پانی اور نمناک خاک کو ایک انگلی پر باقی مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر ان کو حرکت دیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں اللہ ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب سے مسکرائے جو وہ عالم کہہ رہا تھا اور آپ نے اس کی تصدیق کی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان مشرکوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور زمین سب کی سب قیامت کے دن اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ

مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

میں لپیٹے ہوں گے پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند ہے اس چیز سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۲/۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا۔ "اس روز تبدیل کی جائے گی زمین سوائے اس زمین کے اور آسمان۔ سوال کیا گیا کہ اس دن لوگ کہاں ہونگے فرمایا وہ پلصراط پر ہوں گے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۹۳/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۲۹۴/۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْھَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جبکہ اسرافیل نے صور کو منہ میں لے لیا ہے۔ کان جھکا دیا ہے اور پیشانی جھکائی ہوئی ہے۔ منتظر ہے کہ اس کو کس وقت پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا تم کہو ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے،

۵۲۹۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صور ایک سینگ ہے اس میں

اَلصُّوْرُ قَرْنٌ يُّنْفَخُ فِيْهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

پھونکا جائے گا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَ الرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجُمَةِ بَابٍ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہا اِذْ نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ میں ناقور سے مراد صور ہے اور الرَّاجِفَہ سے مراد نفخۂ اولیٰ اور الرَّادِفَہ سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے ترجمۃ الباب میں)

۵۲۹۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ جِبْرَائِيْلُ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ۔

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب صور کا ذکر کیا اور فرمایا اس کی دائیں جانب جبرئیل ہیں اور بائیں جانب میکائیل۔

۵۲۹۸ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى۔
(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

ابورزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ زندہ کریگا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے فرمایا کبھی تو اپنی قوم کے جنگل میں قحط کے زمانہ میں گزرا ہے، پھر کبھی تو سرسبزی وشادابی میں گزرا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اس کی مخلوق میں یہ اس بات کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۹۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے فرمایا قیامت کے دن لوگ میدہ کی روٹی کی مانند سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیے جائیں گے کسی کے لیے اس میں نشان نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّأُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَّاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِھِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو گی جبار اس کو اُلٹ پلٹ کریگا جس طرح تم میں سے ایک سفر میں اپنی روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔ اہل جنت کے لیے مہمانی ہو گی۔ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسمؐ رحمٰن تجھ پر برکت بھیجے قیامت کے دن میں آپ کو بتلاؤں اہل جنت کی مہمانی کیا ہو گی۔ فرمایا ہاں بتلاؤ کہنے لگا زمین ایک روٹی بن جائے گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر کہنے لگا میں اہل جنت کا سالن بتلاؤں وہ بالام اور نون ہے انہوں نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگا بیل اور مچھلی اس کے گوشت کا ٹکڑا جو جگر پر بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسموں پر لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ رغبت کرنیوالے ہوں گے اور ڈرنے والے۔ دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ایک اونٹ

وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ان کے ساتھ شام کرے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَءَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا لوٹائیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا۔ میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں جانب پکڑا جائے گا میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب سے تو ان سے جدا ہوا ہے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے ہیں میں کہوں گا جس طرح کہ عبد صالح حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مرد عورتیں سب اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ معاملہ اس دن اس بات سے سخت تر ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔

الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۰۴ ۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْٓ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِى الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن کافر منہ کے بل کیسے اکٹھا کیا جائیگا فرمایا جس ذات نے اس کو دونوں قدموں سے دنیا میں چلنے کی قدرت دی ہے اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن چہرہ کے بل چلائے (متفق علیہ)

۵۳۰۵ ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْٓ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰٓى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرٰهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ اپنے باپ آذر کو قیامت کے دن ملیں گے آذر کے چہرہ پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم اُسے کہیں گے میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر اس کا باپ کہے گا میں آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے اے میرے پروردگار کیا تونے میرے ساتھ اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ جس روز لوگ اٹھائے جائیں گے تجھ کو ذلیل اور رسوا نہ کرونگا اس بات سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہے کہ میرا باپ رحمت سے دُور ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔ پھر ابراہیم کے لیے کہا جائے گا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو وہ دیکھیں گے مٹی میں آلودہ ایک کفتار ہوگا اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۰۶ ۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِى الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ گرائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستّر گز تک جائے گا اور ان کو لگام کرے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۰۷/۹ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقداد سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت کے دن سورج مخلوق کے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے تہ بند باندھنے کی جگہ تک۔ بعض کو لگام کرے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اس کو مُسلم نے)

۵۳۰۸/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آدم سے کہے گا اے آدم وہ کہے گا حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کا لشکر نکال۔ آدم کہیں گے آگ کے لشکر کی مقدار کیا ہے فرمائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دیگی اور تو لوگوں کو مست دیکھے گا حالانکہ وہ مست نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ایک ہم میں سے کون تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو خوش ہونا چاہیئے کہ تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی چوتھائی ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم اہل جنت کی تہائی ہو گے۔ ہم نے کہا اللہ اکبر فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم اہل جنت

اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے نصف ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا۔ فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اس قدر ہے جس قدر سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہوتے ہیں یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال ہوتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۹
۱۱
وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوسعیدؓ خدری) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اس کو سجدہ کریں گے دنیا میں جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے ایسا شخص سجدہ کرنا چاہے گا اس کی پیٹھ ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائے گی۔　(متفق علیہ)

۵۳۱۰
۱۲
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بڑا موٹا فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا۔ اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہو گا اور فرمایا اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو۔ ہم ان کافروں کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۳۱۱
۱۳
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اس دن زمین اپنی خبریں بیان کریں گی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں انہوں نے کہا اللہ

أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد اور عورت نے اس کی سطح پر جو کام کیا ہے اس کی گواہی دے گی اور کہے گی فلاں روز اس نے ایسا ایسا عمل کیا۔ یہ اس کی خبریں دینا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح، غریب ہے۔

۵۳۱۲ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَّمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَّدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَّدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مرتا ہے پشیمان ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا وہ نادم کیوں ہوتا ہے فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ کیوں نہ کرلی۔ اگر بدکار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ وہ کیوں نہ برائی سے باز رہا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۳۱۳ / ۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُّشَاةً وَّصِنْفًا رُّكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین قسموں پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے ایک قسم پیادہ چلیں گے، دوسری قسم سوار اور تیسری منہ کے بل چلیں گے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ وہ انکو انکے منہ کے بل چلائے آگاہ رہو وہ اپنے چہرے کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۱۴ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو اس طرح

اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

دیکھے گویا کہ اپنی آنکھ کے ساتھ دیکھ رہا ہے وہ سورۃ اذا الشمس کورت اور سورۃ اذا السمآء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۳۱۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ وَتَحْشُرُھُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَّمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّھْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰٓی اَنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَہُ الْحَدِیْقَۃُ یُعْطِیْھَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْھَا (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہا صادق اور مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ لوگ تین قسموں پر اکٹھے جائیں گے ایک قسم سوار کھانے والے۔ پہننے والے۔ ایک قسم فرشتے ان کو چہروں کے بل کھینچتے ہوں گے اور آگ ان کو اکٹھا کرلے گی ایک قسم چل رہے ہوں گے اور دوڑتے ہوں گے اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کوئی سواری باقی نہ رہے گی حتیٰ کہ آدمی اونٹ کے بدلے میں باغ دے گا پھر بھی اس پر قادر نہ ہوگا۔
(روایت کیا اس کو نسائی نے)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِیْزَانِ

حساب اور قصاص اور میزان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۱۶ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ

عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس شخص کا حساب ہوا ہلاک ہوگا میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ عنقریب آسان حساب کیا

اَوَ لَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ فِى الْحِسَابِ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جائے گا۔ فرمایا اس سے مقصود صرف بیان کرنا ہے۔ لیکن حساب میں جس سے مناقشہ کیا گیا اور کدو کاوش کی گئی ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۷/۲ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوگا اس بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ پردہ ہوگا جو اس کو چھپا سکے وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو اسکو وہ اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے۔ آگے دیکھے گا تو اسکو سامنے آگ نظر آئے گی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۸/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِى الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِىْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَآئِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اس پر اپنا کنارہ رکھے گا۔ اور اس کو ڈھانکے گا۔ فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے رب یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے اسکے تمام گناہوں کا اقرار کروالے گا اور وہ اپنے نفس میں خیال کرتا ہوگا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دنیا میں میں نے تیرے ان گناہوں کو ڈھانکے رکھا تھا آج میں ان کو معاف کرتا ہوں پس اسکی نیکیوں کی کتاب اس کو دیدی جائیگی اور جو کافر اور منافق ہیں بر سر مخلوقات ان کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ بولا تھا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

الظّٰلِمِيْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۱۹ (۴) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَّهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے ایک یہودی یا عیسائی حوالے کرے گا اور فرمائیگا یہ آگ سے تیری خلاصی کا سبب ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۲۰ (۵) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَآءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوحؑ کو لایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم نے اپنی اُمت کو پیغام رسالت پہنچا دیا وہ کہیں گے ہاں اے میرے پروردگار انکی امت سے سوال کیا جائیگا کہ کیا نوح نے تم تک میرے احکام پہنچا دیئے تھے وہ کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ان سے کہا جائیگا آپ کے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور انکی اُمت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پیغام رسالت پہنچا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اس طرح ہم نے تم کو افضل امت بنایا تاکہ تم گواہی دو لوگوں پر اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۲۱ (۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِىْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّىْ لَآ اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِىْ

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا تم جانتے ہو میں کس چیز سے ہنستا ہوں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا ایک بندے کے اپنے رب کے ساتھ رُو در رُو کلام کرنے کی وجہ سے وہ کہے گا اے میرے رب کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں وہ کہے گا میں اپنے نفس پر کوئی اور گواہ قبول کرنے پر

اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ شَهِیْدًا وَّ بِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِهٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

راضی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تیرا نفس ہی تجھ پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین گواہ کافی ہیں اس کے منہ پر مہر لگادی جائیگی اور اس کے تمام اعضاء جسم کو کہا جائیگا بولو، وہ اس کے اعمال بتلائیں گے۔ پھر اس کے اور اس کے کلام کرنے کے درمیان چھوڑا جائیگا وہ کہے گا تمہارے لیے ہلاکت اور دوری ہو میں تمہاری طرف سے جھگڑتا تھا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلُ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَ اُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل ہوں سورج کے دیکھنے میں تم اختلاف کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا چودھویں کا چاند دیکھنے میں باہم اختلاف کرتے ہو جبکہ بادل بھی نہ ہو عرض کی کہ نہیں فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تم اختلاف نہیں کرتے اسی طرح اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تم اختلاف نہیں کروگے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ملے گا اس کو کہے گا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھ کو بزرگی نہ دی تھی اور کیا تجھ کو سردار نہ بنایا تھا اور کیا میں نے تجھ کو بیوی نہ دی تھی اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کیے تھے اور میں نے تجھ کو رئیس بنا کر نہ چھوڑا تھا کہ تو بٹائی کی چوتھائی لے گا وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا تو گمان کرتا تھا کہ مجھ کو ملے گا وہ کہے گا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ کو بھلا دیا ہے جس طرح تُو نے مجھ کو بھلا دیا تھا پھر دوسرے شخص کو ملے گا اس کے مطابق ذکر کیا پھر تیسرے شخص کو ملے گا اسی طرح اس سے کہے گا۔ وہ کہے گا

بِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

اے میرے رب میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا اور میں نے صدقہ کیا۔ وہ بھلائی کی جس قدر ہو سکے تعریف کریگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا ہم تیرے گواہ لاتے ہیں وہ اپنے دل میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دیگا اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کے لیے کہا جائیگا کہ بول اس کی ران اس کا گوشت اس کی ہڈیاں اس کے عمل تبلاویں گے اور یہ اسلیے ہے کہ بندہ اپنے نفس سے عذر کا ازالہ کرسکے یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا (روایت کیا اس کو مسلم نے) ابوہریرہ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل میں ابن عباس کی روایت سے ذکر ہو چکی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

٥٣٢٣/٨ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا نہ ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور آدمی ہوں گے اور میرے رب کی لپوں سے تین لپیں۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٥٣٢٤/٩ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ

حسنؒ ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کیے جائیں گے دو مرتبہ جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا۔ تیسری مرتبہ ہاتھوں میں نامۂ اعمال اڑ کر پڑیں گے۔ بعض دائیں ہاتھ میں لیں گے

فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى)

اور بعض بائیں ہاتھ میں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث اس لحاظ سے صحیح نہیں کہ ابوہریرہؓ نے حسنؒ سے نہیں سنا۔ بعض نے اس روایت کو حسن بصری عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۵/۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن برسرِ مخلوقات ایک آدمی کو الگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ننانوے طومار پھیلائے گا ہر طومار حدِ بصر تک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان میں سے کسی چیز کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے کہے گا نہیں اے میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ایک چٹھی نکالے گا جس میں لکھا ہوگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا وزن دیکھ وہ کہے گا اے میرے رب یہ چٹھی کیا ہے اور اس چٹھی کو ان طوماروں کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا طومار ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور چٹھی ایک پلڑے میں رکھ دی جائے گی وہ طومار ہلکے ہو جائیں گے۔ اور چٹھی بھاری ہو جائے گی۔ اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابنِ ماجہ نے،

مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ (ر
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٥٣٢٦/١١ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آگ کا ذکر کیا اور رو پڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں آگ کی یاد میں رو پڑی کیا آپؐ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہوں میں کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا میزان کے پاس یہاں تک کہ جان لے کہ اس کی میزان ہلکی ہوتی ہے یا بھاری دوسرے اعمال نامہ کے وقت جب کہا جائے گا آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یہاں تک کہ جان لے کہ اس کا عمل نامہ کہاں واقع ہوتا ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے اور پلصراط کے نزدیک جبکہ وہ جہنم کی پیٹھ پر رکھی جائے گی۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٥٣٢٧/١٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ

عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میرے دو غلام ہیں مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میری خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میرا اور ان کا حساب کیسے ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے جس قدر تیری خیانت کی، تجھ سے جھوٹ بولا اور تیری نافرمانی کی اس کا حساب لگایا جائے گا اور جس قدر تو نے ان کو سزا دی اس کا حساب کیا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے

وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف ويبكي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرء قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما اجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم كلهم احرار۔ (رواه الترمذي)

گناہوں کے مطابق ہوئی تو نہ تجھ کو ثواب ہو گا اور نہ عذاب اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم رہی تو زائد حق تیرے لیے ہو گا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زاید ہوئی تو ان کے لیے زائد کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا وہ آدمی علیحدہ ہو کر رونے اور چلّانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا کہ قیامت کے دن انصاف کی تراز و رکھیں گے کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا اگر عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوا ہم اس کو لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں وہ آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول اپنے اور ان کے لیے اس سے بڑھ کر میں کوئی اور بات بہتر نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٣٢٨ /١٣ وعنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بعض صلوته اللهم حاسبني حسابا يسيرا قلت يا نبي الله ما الحساب اليسير قال ان ينظر في كتابه فيتجاوز عنه انه من نوقش الحساب يومئذ يا عائشة هلك (رواه احمد)

اُنہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اپنی ایک نماز میں فرماتے تھے اے میرے اللہ میرا حساب آسان کرنا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آسان حساب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل نامہ کو دیکھے اور درگزر کر دے۔ لیکن اے عائشہ جس سے حساب میں کدوکاوش کی گئی وہ ہلاک ہو گا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

٥٣٢٩ /١٤ وعن ابي سعيد الخدري انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ بتلائیں کہ قیامت کے دن

فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

قیام کی کون طاقت رکھ سکے گا جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے فرمایا مومن پر یہ قیام ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کو فرض نماز کی مانند معلوم ہو گا۔

۵۳۳۰/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَّا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔)

انہی (ابو سعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس کی درازی کیا ہے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز سے بھی آسان ہو گا جس کو وہ دنیا میں پڑھتا رہا ہے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

۵۳۳۱/۱۶ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اسماء بنت یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک فراخ چٹیل میدان میں جمع کیے جائیں گے ایک منادی ندا کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوجاتے تھے وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ پھر تمام لوگوں کے حساب لینے کا حکم کیا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۳۲ (۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں جنت سے گذرا ناگہاں میرا گذر ایک نہر پر ہوا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے جبریلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے ناگہاں اس کی مٹی مشک سے تیز خوشبودار ہے (بخاری)

۵۳۳۳ (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَّمَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے اور اسکے چاروں کونے برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اس میں سے جو ایک مرتبہ پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۴ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس قدر بڑا ہے جس قدر ایلہ اور عدن کا فاصلہ ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے ہوئے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جس طرح ایک آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول روز آپ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا ہاں تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی امت کی نہ ہو گی۔ تم میرے پاس

أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَاءُ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے جو وضو کی نورانیت کے سبب ہوگا۔ (مسلم) انسؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے اس میں سونے اور چاندی کے آبخورے ہیں جس قدر آسمان کے ستارے ہیں ایک دوسری روایت میں ثوبان سے ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جنت سے اس کے دو پرنالے نکلتے ہیں ان میں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک پرنالہ چاندی کا ہے۔

۵۳۳۵ (۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(۴) سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا امیر ساماں ہوں گا جو میرے پاس سے گزریگا اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ بہت سی قومیں میرے پاس آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گا میں کہوں گا وہ مجھ سے ہیں کہا جائیگا تو نہیں جانتا انہوں نے بعد تیرے کیا کیا پیدا کر دیا میں کہوں گا دُوری اور دُوری ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد تغیر کر دیا۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۶ (۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان قیامت کے دن روک لیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس کی فکر کریں گے وہ کہیں گے اگر ہم اپنے پروردگار کی طرف کسی کی شفاعت طلب کریں جو ہم کو ہمارے اس غم و محنت سے راحت دے۔ سب لوگ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور

فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ
اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ
لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا
مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ
مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ
ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى
اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ
اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلٰكِنِ
ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ
كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا
اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ
نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ
اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ
وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ
فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ

کہیں گے تو آدم لوگوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے
ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں تجھ کو ٹھہرایا اپنے فرشتوں
سے تجھ کو سجدہ کرایا ہر چیز کے نام تجھے سکھلائے اپنے رب
کے نزدیک ہمارے لیے سفارش کریں تاکہ ہم کو اس تکلیف سے
راحت دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی وہ غلطی
یاد کریں گے جو درخت سے کھا لیا تھا جبکہ اس سے روک
دیئے گئے تھے۔ لیکن تم نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں
جن کو اللہ تعالیٰ نے اہل ارض کی طرف بھیجا ہے سب لوگ
نوح کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق
نہیں رکھتا اور اپنا گناہ یاد کریں گے کہ جس قسم کا سوال
نہیں کرنا چاہیئے تھا بغیر علم کے وہ سوال کر دیا۔ لیکن تم ابراہیم
خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے
وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا اور تین جھوٹ
یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ
وہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے اسکو تورات دی اور اس سے کلام کیا
اور سرگوشی کے لیے ان کو قریب کیا وہ موسیٰ کے پاس آئیں
گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنا گناہ یاد کریں
گے کہ قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن تم عیسےٰ کے پاس جاؤ وہ
اللہ کا بندہ اس کا رسول اور اس کی روح اور کلمہ ہے لوگ عیسےٰ
کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں
رکھتا لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے
بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف
کر دیئے ہیں فرمایا سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں
اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں
گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ
میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے

سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّدَعَنِي فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ
تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّيْ
بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ
الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ
تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّيْ
بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَ
قُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّيْ
بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا
يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ

رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ سر اٹھا لے اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائیگی اور مانگ دیا جائے گا فرمایا میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو مجھ کو وہ سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا میرے لیے ایک حد مقرّر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور ان کو آگ سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر دوبارہ واپس جاؤں گا اور اللہ تعالی سے اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اس کی اجازت دی جائے گی جب میں اس کو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالی چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر کہے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا کر بات کہہ اس کو سُنا جائے گا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ دیا جائیگا میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسے کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائے گا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرّر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور ان کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر تیسری بار واپس ہُونگا اللہ تعالی سے اس کے گھر آنیکی اجازت طلب کرونگا مجھے اس کی اجازت دی جائے گی جب میں اس کو دیکھونگا سجدہ میں گر جاؤنگا جب تک اللہ تعالی چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا بات کہہ اس کو سنا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ دیا جائیگا۔ فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کے ساتھ حمد وثنا کرونگا جو وہ مجھ کو سکھلائیگا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلونگا اور ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو قرآن روک لے گا یعنی جن پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہوگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی قریب ہے کہ تیرا

اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ
الْاٰیَةَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ
الَّذِیْ وَعَدَهٗ نَبِیَّكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

پروردگار تجھ کو مقام محمود پر اُٹھائے اور فرمایا یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کر رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ
مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ
اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ
لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِاِبْرٰهِیْمَ
فَاِنَّهٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰهِیْمَ
فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِمُوْسٰی
فَاِنَّهٗ كَلِیْمُ اللّٰهِ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ
لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّهٗ
رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی
فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ
بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا
فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْهِمُنِیْ
مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِی الْاٰنَ
فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ
سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ
فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِیْ
قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ
فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا

انہی (انس رضؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ آمدورفت کریں گے۔ آدم کے پاس آئیں گے کہیں گے اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ رحمٰن کے خلیل ہیں لوگ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے کلیم ہیں۔ وہ موسیٰؑ کے پاس جائینگے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم عیسےٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں ہی اس کا اہل ہوں پھر میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں ایسے ایسے کلمات حمد ڈالے گا جو اس وقت مجھے معلوم نہیں میں اسکے ذریعہ اس کی حمد کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو کہیں آپ کی بات سنی جائیگی اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کیجائیگی۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری امت کو بخش دیں میری امت کو معاف کر دیں مجھے کہا جائیگا۔ جاؤ جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہے اس کو نکال لاؤ میں جاؤنگا ایسا کرنے کے بعد پھر آؤنگا اور انہی تعریفی کلمات کے ساتھ اس کی تعریف کرونگا اور سجدہ میں گرجاؤنگا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو کہیں آپ کی بات سنی جائے گی مانگیں آپ کو دیا جائے گا اور سفارش

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری اُمت کو معاف کردے میری امت کو بخشدے کہا جائیگا جاؤ جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے برابر ایمان ہے اس کو نکال لاؤ میں جاؤں گا اور ایسا کرونگا پھر واپس آؤنگا میں اس کی ان تعریفی کلمات کے ساتھ تعریف کروں گا پھر اس کے لیے سجدہ میں گرجاؤں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو آپ کہیں آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگیں دیا جائیگا سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی میں کہونگا اے میرے رب میری امت کو معاف کردے میری امت کو بخشدے کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں ادنیٰ ادنیٰ دانہ رائی کی مقدار ایمان ہے اس کو نکال لاؤ۔ میں جاؤں گا پھر چوتھی مرتبہ ان محامد کے ساتھ اس کی تعریف کروں گا اور اس کے لیے سجدہ میں گرجاؤں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو کہیں آپ کی بات کو سُنا جائے گا مانگیں آپ کو دیا جائے گا سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے میرے پروردگار مجھ کو اجازت دیں کہ جن لوگوں نے لاالٰہ الاّ اللہ پڑھ لیا ہے ان کو آگ سے نکال لاؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپ کا کام نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم مجھ کو اپنی عظمت اور کبریائی کی قسم میں ان لوگوں کو ضرور نکالوں گا جنہوں نے لاالٰہ الاّ اللہ کہا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ وَنَفْسِهِ۔

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر نصیبہ والا وہ شخص ہے جس نے خالص دل یا خالص نفس کیساتھ لاالٰہ الاّ اللہ کہا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَأَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَقُوْلُ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ کی طرف دست کا گوشت اٹھایا گیا دست کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا آپ نے نوچ نوچ کر اس کو کھایا پھر فرمایا قیامت کے دن جس وقت لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے میں سب لوگوں کا سردار ہونگا سورج نزدیک ہو جائیگا لوگوں کو اس قدر غم اور شدید فکر پہنچے گا جس کی طاقت نہیں رکھیں گے لوگ کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے لیے تمہارے رب کے ہاں سفارش کریں وہ آدم کے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے شفاعت کی پوری حدیث بیان کی اور فرمایا میں چل کر عرش کے پاس آؤنگا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ذات کیلیے حسن ثنا اور تعریفوں کے ایسے ایسے الفاظ الہام کریگا کہ کسی پر مجھ سے پہلے نہیں کھولے پھر فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ مانگیں آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب میری اُمّت کو بخشدے۔ اے میرے رب میری اُمّت کو معاف کردے اے میرے رب میری اُمّت کو معاف کر دیں۔ کہا جائیگا اے محمد اپنی اُمّت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنّت کے دائیں دروازے سے جنّت میں داخل کردے اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کیساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنّت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر مکّہ اور ہجر کے درمیان ہے (متفق علیہ)

۵۳۴۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ

حذیفہ رض شفاعت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

الشَّفَاعَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیان کرتے ہیں فرمایا امانت اور رشتہ داری کو چھوڑ دیا جائے گا وہ پل صراط کی دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو حضرت ابراہیم کی درخواست کے متعلق ہے۔ "اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا جو شخص میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ "اگر تو ان کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں"، آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میری امت اور میری امت کو بخشدے اور ساتھ ہی رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کیلئے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں روتے ہو جبریل آئے آپ سے سوال کیا آپ نے چیز کی خبر دی جو کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل محمد کے پاس جاؤ اور کہو تیری امت کے بارہ میں ہم تجھ کو راضی کر دیں گے اور غمگین نہ کریں گے، روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۴۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَّيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَّهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

ابوسعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! دیکھو گے۔ کیا کھلی دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں تمہیں تکلیف اور دقت محسوس ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں اور کیا رات کے چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا اسی طرح، اللہ تعالیٰ

الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوْا
لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ
فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا
تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ
كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى
اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ
وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ
حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ
يَتَّبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا
اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا
مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ
رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ
فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ
تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ
لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ
اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ
يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ
ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ
اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ
الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ

کو دیکھنے میں قیامت کے دن تمہیں اتنی ہی تکلیف ہو گی
جتنی ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے جب قیامت کا دن
ہو گا ایک پکارنے والا پکارے گا ہر گروہ جس کی عبادت کرتا تھا اس
کے پیچھے چلا جائے گا۔ اللہ کے سوا جو بھی بتوں اور تھانوں کی
عبادت کرتے تھے آگ میں گر جائیں گے یہاں تک کہ باقی وہ
لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک بھی
اور بد بھی۔ رب العالمین ان کے پاس آئیگا اور فرمائے گا تم کس کا
انتظار کر رہے ہو۔ ہر امت جس کی عبادت کرتی تھی اس کے پیچھے چلی
گئی ہے وہ کہیں گے اے ہمارے رب دنیا میں جب ہم ان کی
طرف بہت محتاج تھے ان سے جُدا رہے اور ان کی مصاحبت
اختیار نہیں کی۔ ابوہریرہ کی ایک روایت میں ہے کہ
ہم اس جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے
پاس آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے ابوسعید خدری کی ایک
روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے اور تمہارے
پروردگار کے درمیان کوئی نشانی ہے وہ عرض کریں گے ہاں۔
پس پنڈلی کو کھولا جائے گا۔ اپنے نفس کی جانب سے جو بھی
اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کی اجازت مل جائے گی اور
جو شخص ریا اور دکھلاوے کے طور پر سجدہ کرتا تھا اس کی کمر تختہ بن
جائے گی اور جس وقت سجدہ کرنا چاہے گا گدی کے بل گر پڑے گا
پھر جہنم پر پل رکھ دیا جائے گا اور شفاعت واقع ہو گی لوگ کہیں
گے اے اللہ سلامتی سے گزار۔ بعض ایماندار آنکھ جھپکنے کی مانند
گزر جائیں گے بعض بجلی کی مانند بعض ہوا کی بعض پرندے کی
طرح اور بعض عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح بعض اونٹوں کی مانند
بعض مومن نجات پانے والے ہوں گے اور بعض زخمی ہو جائیں گے
لیکن خلاصی پا لیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس قدر جھگڑنے والا نہیں ہے جس

وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰۤى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَاۤ اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ وَشَفَعَ

قدر ایماندار اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے بھائیوں کے متعلق جھگڑا کریں گے جو آگ میں چلے جائیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے ساتھ وہ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان کو کہا جائے گا جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے ان میں سے کوئی باقی نہیں رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہو اس کو نکالو وہ مخلوق کثیر کو نکالیں گے پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں ذرہ کی مقدار ایمان ہے اس کو نکالو وہ خلق کثیر کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے ہم نے آگ میں نیکی کو نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ فرشتوں، نبیوں اور ایمانداروں نے شفاعت کر لی اب ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسی جماعت کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی نہیں کی وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نہر میں ڈالے گا جو جنّت کے دروازوں کے پاس ہوگی۔ اس کا نام نہر حیوٰۃ ہے وہ اس سے اس طرح تر و تازہ نکلیں گے جس طرح کوڑے کرکٹ سے گھاس کا دانہ نکلتا ہے وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوگی اہل جنّت کہیں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بغیر کسی عمل کرنے کے اور بغیر کسی نیکی کے آگے بھیجنے کے جنّت میں داخل فرماوے گا۔ ان کے لیے کہا جائیگا تمہارے لیے وہ چیز ہے جو تم نے دیکھی اور اس کی مانند اس کے ساتھ ہے۔ (متفق علیہ)

النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

متفق علیہ

۵۳۴۳ ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اہلِ دوزخ دوزخ میں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کی مقدار ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لاؤ ان کو نکالا جائے گا جو جل چکے ہوں گے۔ اور کوئلہ بن چکے ہوں گے ان کو نہر حیوٰۃ میں ڈالا جائے گا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

متفق علیہ

۵۳۴۴ ۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے۔ پنڈلی کے کھولنے کے علاوہ حضرت ابوسعیدؓ خدری کی طرح روایت کی اور کہا دوزخ کے درمیان صراط قائم کر دی جائے گی۔ رسولوں

يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

ہیں سب سے پہلے میں اپنی امت کو لے کر پل عبور کروں گا رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر رہا ہوگا اور رسول بھی کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامت رکھ۔ اے اللہ سلامت رکھ دوزخ میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہوں گے جن کی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو اُن کے برے اعمال کے مطابق اُچک لئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دیا جائے گا اور بعض ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے پھر نجات پالیں گے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان حساب سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ کرے گا کہ ان کو دوزخ سے نکالے جن کے متعلق ارادہ کرے گا جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوں گے۔ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو نکالیں جو اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ ان کو نکالیں گے اور سجدوں کے نشانوں سے ان کو پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دے گا کہ سجدوں کے نشانات کھائے۔ انسان کے سب اعضا کو آگ کھالے گی مگر سجدوں کے نشانوں کو۔ ان کو آگ سے نکال دیا جائے گا وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ ان پر آب حیات ڈالا جائے گا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہے گا اور وہ آخری اہل دوزخ ہو گا جو جنت میں داخل ہوگا۔ اس نے اپنا منہ دوزخ کی طرف کیا ہوگا عرض کرے گا اے میرے پروردگار میرے منہ کو دوزخ سے پھیر دے مجھ کو اسکی بُو نے ہلاک کیا ہے اور اس کے شعلوں نے جلا ڈالا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا شاید کہ میں ایسا کروں تو اس کے سوا کچھ اور مانگنے لگ جائے وہ کہے گا تیری عزت کی قسم ایسا نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو عہد و پیمان دے گا اللہ تعالیٰ

فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا
شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ
اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا
رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَلَيْسَ قَدْ
أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَّا
تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ
فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ
تَسْأَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا
شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ
إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى
زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَ
السُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ
أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَّا
تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ أُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ
فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا

اس کے چہرے کو آگ سے پھیر دے گا جب وہ جنّت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی خوبی اور تروتازگی کو دیکھے گا۔ جب تک اللہ چاہے گا وہ چُپ رہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنّت کے دروازے کے آگے کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تُو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا کہ تو مجھ سے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا جو تو نے مجھ سے کیا وہ کہے گا اے اللہ میں تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدبخت نہ ہُوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بات کی توقع ہے اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو اور سوال کرنے لگ جائے گا وہ کہے گا تیری عزّت وجلال کی قسم میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو جو چاہے گا عہد و پیمان دے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کے دروازے کے پاس کر دے گا جب جنّت کا دروازہ دیکھے گا تو جنّت کی شادابی تروتازگی پر اس کی نظر پڑے گی چپ رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنّت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے تیرے لیے ہلاکت ہو تو کس قدر بدعہد ہے کیا تُو نے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو چیز تجھ کو مل چکی ہے اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بدبخت نہ بنا ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ہنس پڑے گا جس وقت وہ ہنس پڑے گا اس کو جنّت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آرزو کر وہ آرزو کریگا جب اس کی آرزو ختم ہو جائے گی اللہ تعالےٰ فرمائے گا ایسی ایسی آرزو کر اس کا رب اس کو یاد دلانا شروع کر دے گا۔ جب اس کی

انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب کچھ اور اس کی مثل تیرے لیے ہے۔ ابوسعیدؓ کی ایک روایت میں ہے یہ اور اس کی مثل دس گنا تیرے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَّا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا

ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ایسا آدمی ہوگا کہ وہ ایک بار چلے گا اور کبھی منہ کے بل گر جائے گا کبھی آگ اس کو جھلسے گی جب وہ آگ سے گذر جائے گا اس کی طرف دیکھے گا اور کہے گا وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی۔ اللہ نے مجھ کو ایسی چیز عطا کی ہے جو اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ ایک درخت اس کے لیے ظاہر کیا جائے گا وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کے سایہ میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم شاید کہ اگر میں تجھ کو یہ دے دوں تو تو اور مانگنے لگے وہ کہے گا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اس سے وعدہ کریگا کہ اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا اس کا رب اس کو معذور سمجھے گا کہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کرے گا۔ وہ اس کے سایہ میں سایہ پکڑے گا اور اس سے پانی پیئے گا پھر اس کے لیے پہلے سے زیادہ خوبصورت ایک درخت ظاہر کیا جائے گا۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کا سایہ پکڑوں اور اس کا پانی پیئوں۔ اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے

أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَّا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ

آدم کے بیٹے تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی سوال نہ کروں گا پھر فرمائیگا اگر میں نے تمہیں اسکے قریب کیا تو تُو اور مانگے گا۔ پس اس سے وعدہ لے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہ مانگے گا۔ اسکا رب اسکو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر اسکو صبر نہیں ہے اللہ تعالےٰ اسکو اسکے قریب کر دیگا وہ اسکے سایہ میں بیٹھے گا اور اسکا پانی پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے کے پاس پہلے دونوں درختوں سے خوبصورت ایک اور درخت ظاہر ہوگا۔ پھر وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اس کا پانی پیئوں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تُو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا اور نہیں مانگوں گا وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار میں اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا اس کا رب اس کو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس سے وہ صبر نہیں کر سکے گا اللہ تعالیٰ اس کے قریب کر دے گا جب وہ اس کے قریب کر دیگا جنت والوں کی آوازیں سُنے گا کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تجھ سے کون سی چیز میرا پیچھا چھڑا دے گی کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھ کو دنیا اور اس کی مثل دے دوں وہ کہے گا اے میرے رب تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تُو رب العالمین ہے یہ کہہ کر ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور کہا تم مجھ سے پوچھو کہ میں کیوں ہنسا ہوں انہوں نے کہا آپ کیوں ہنسے ہیں کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہنسے تھے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ اس آدمی کی یہ بات سن کر کہ تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تجھ سے استہزاء نہیں کر رہا لیکن میں جو چاہتا ہوں اس

الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ۔

پر قادر ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے) مسلم ہی کی ایک روایت میں ابو سعیدؓ سے ایسی ہی روایت آئی ہے مگر انہوں نے فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث کے الفاظ روایت نہیں کیے اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ یہ سوال کر اور وہ سوال کر جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس قدر تیرے لیے ہے اور اس سے دس گنا پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اس کی دو بیویاں حور عین سے داخل ہوں گی اور وہ دونوں کہیں گی سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے پیدا کیا اور ہم کو تمہارے لیے پیدا کیا۔ وہ کہے گا جو کچھ میں دیا گیا ہوں کوئی بھی نہیں دیا گیا۔

۵۳۴۲ / ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں کو گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر آگ پہنچے گی پھر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کر دے گا ان لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۴۳ / ۱۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا ان کو جہنمی کہا جائے گا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے) ایک روایت میں ہے میری اُمت میں سے ایک جماعت میری سفارش کے ساتھ

رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

۵۳۴۸/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی اور آخری جنتی آدمی کو جانتا ہوں ایک آدمی دوزخ سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ آئے گا اس کو ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اُسے بھرا ہوا دیکھا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اور جنت میں داخل ہو جا تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے وہ کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو بادشاہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ کہہ کر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جائے گا کہ یہ شخص ادنیٰ جنتی ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۹/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس شخص کا علم ہے جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں داخل ہوگا اس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہا جائیگا۔ اس پر اسکے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھا رکھو۔ اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے کہا جائے گا فلاں دن تُو نے ایسا ایسا کام کیا وہ کہے گا ہاں اور انکار کی طاقت نہیں رکھ سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں

كَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهٖ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَلِمْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ اس پر پیش نہ کر دیئے جائیں اُسے کہا جائے گا تیرے لیئے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دی گئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کچھ ایسے بھی گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں دیکھ رہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہوئے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۵۰/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے چار شخص نکالے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر ان کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک جھانکے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار مجھے اُمید تھی کہ نکالنے کے بعد تو مجھ کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے گا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۵۱/۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایمانداروں کو آگ سے نکالا جائے گا ان کو جنّت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا وہ ایک دوسرے سے دُنیا کے ظالم کا بدلہ دلوائے جائیں گے جب پاک صاف کر دیئے جائیں گے ان کو جنّت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنّت میں اپنا گھر خوب جانتا ہو گا جس طرح دنیا میں اپنا مکان جانتا تھا۔

مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۵۲ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا مگر اس کو دوزخ کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تو اس میں داخل ہوتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کر سکے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی جگہ جنت سے دکھلایا جاتا ہے اگر وہ نیکی کرتا تو یہ جگہ پاتا۔ تاکہ اس کی حسرت بڑھ جائے۔
روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۳۵۳ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کے درمیان رکھی جائے گی پھر اس کو ذبح کیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل جنت موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ موت نہیں آئے گی اہل جنت کی خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخیوں کا غم زیادہ ہو جائے گا۔
(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۳۵۴ / ۲۳ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاءُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ

ثوبانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء تک کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں جس

اَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَّمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَآءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا اَلدُّنْسُ ثِیَابًا اَلَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا سب سے پہلے حوض کے پاس فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے کچیلے ہیں ان کا نازو نعمت میں پروردہ عورتوں سے نکاح نہیں کیا جاتا اور دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جاتے۔ (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۵/۲۴ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءًا مِّنْ مِّائَۃِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ یَّرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ قِیْلَ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُمِائَۃٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ اُترے آپ نے فرمایا تم لاکھ میں سے ایک جزو بھی نہیں ہو ان لوگوں کی نسبت سے جو حوض پر میرے پاس آئیں گے کہا گیا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی کہا سات یا آٹھ سو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے،

۵۳۵۶/۲۵ وَعَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَّاِنَّھُمْ لَیَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَّاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَۃً (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

سمرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ ان کے پاس آنے والے آدمی زیادہ ہیں اور میرے خیال میں میرے پاس آنے والے آدمی سب سے زیادہ ہوں گے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۳۵۷/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں ایسا کردوں گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا سب سے پہلے مجھ کو پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں پُل صراط پر

قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّىْ لَآ اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

۵۳۵۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَّنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَآءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرٰهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْسُوْا خَلِيْلِىْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِّيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَّغْبِطُنِىَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ (رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے...... آپ نے فرمایا اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اس سے اس طرح آواز نکلے گی جیسے نئے چمڑے کا زین تنگی کی وجہ سے آواز نکالتا ہے اس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے تم کو ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ لایا جائے گا سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیل کو لباس پہناؤ جنت کی دو سفید کتان کی چادریں ان کو پہنائی جائیں گی اس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ اگلے اور پچھلے لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۳۵۹/۲۸ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ ہو گی کہ وہ کہہ رہے ہوں گے رَبِّ سَلِّم اے میرے پروردگار ہم کو سلامت رکھ ہم کو سلامت رکھ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۶۰/۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ

انس سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری اُمت کے اہل کبائر کے لیے ہو گی

الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے جابر سے۔

۵۳۶۱ / ۳۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اس نے مجھ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کر لیں یا تو آپ کی نصف امّت جنّت میں داخل کر دی جائے گی یا شفاعت اختیار کر لیں میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۵۳۶۲ / ۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبد اللہ بن ابی الجدعاءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امّت میں سے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے۔

۵۳۶۳ / ۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کئی جماعتوں کی شفاعت کریں گے اور کچھ ایسے ہیں جو ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے کچھ لوگ ایک جماعت کی اور کچھ ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۶۴ / ۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میری امّت میں سے چار لاکھ بغیر حساب کے جنّت میں داخل کرے گا ابوبکرؓ نے کہا ہم کو زیادہ کریں اے اللہ کے رسول آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائیں اور ان کو جمع کیا ابوبکرؓ نے کہا اے

وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَّمَا عَلَيْكَ أَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَآءَ أَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اللہ کے رسول ہم کو زیادہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ ہمیں چھوڑ دیں ابوبکرؓ نے کہا تجھے کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل فرما دے۔ عمرؓ کہنے لگے بے شک اگر اللہ عزوجل چاہے تو اپنی سب مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۳۶۵/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ أَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَّقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا۔ دوزخی کہے گا اے فلاں شخص تو مجھ کو پہچانتا ہے؟ میں نے تجھ کو ایک بار پانی پلایا تھا۔ ایک دوسرا کہے گا میں نے تجھ کو ایک بار وضو کے لیئے پانی دیا تھا وہ اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کریگا۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۳۶۶/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى أَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ أَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زیادہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیگا ان دونوں کو نکالو اور ان سے کہے گا کہ تم اس قدر زیادہ کیوں چلاتے ہو وہ کہیں گے ہم نے وہ اس لیے کیا ہے کہ تو ہم پر رحم کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رحمت تمہارے لیے یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ اور اپنے نفسوں کو آگ میں ڈال دو ایک شخص اپنے نفس کو آگ میں ڈال دے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو ٹھنڈی بنا دیگا دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور اپنے نفس کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تجھ کو

بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَآ اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَآ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَآءُكَ فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس بات سے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اپنے نفس کو آگ میں ڈالے جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا ہے وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو امید تھی کہ نکالنے کے بعد دوبارہ آگ میں تو مجھ کو نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو تیری اُمید دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ دونوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۶۷/۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے پھریں گے۔ ان میں سے افضل بجلی کے چمکنے کی مانند گذر جائیں گے پھر آندھی کی طرح پھر گھوڑے سوار کے دوڑنے کی طرح پھر اُونٹ پر سوار کی مانند پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر اس کے چلنے کی مانند

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۳۶۸/۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَآءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تمہارے آگے میرا حوض ہے اس کی دونوں طرفوں کی مسافت اس قدر ہے جس قدر جربا اور اذرح بستیوں کی مسافت ہے۔ ایک راوی نے کہا یہ دونوں شام کے علاقہ میں ہیں جن کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی اس میں آئے اور اس سے پئے کبھی اس کے بعد اس کو پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۶۹ / ۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِىْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَآءَ وَرَآءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَىُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

حذیفہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کریگا تو ایماندار لوگ کھڑے ہونگے یہاں تک کہ جنّت انکے قریب کر دیجائے گی تو یہ لوگ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے جنّت کھلوائیے وہ کہیں گے جنّت سے تم کو میری ہی غلطی نے نکالا تھا میں اس لائق نہیں ہوں میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ ابراہیمؑ کہیں گے میں اس لائق نہیں میں اس کے ورے خلیل تھا لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا وہ موسیٰ کے پاس آئینگے وہ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی رُوح ہیں۔ عیسےٰؑ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، آپ کھڑے ہونگے آپ کو اجازت دی جائے گی۔ امانت اور ناتا بھیجی جائیگی وہ پُل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہونگی تم میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر جائے گی میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں بجلی کی طرح کیسے گزرنا ہو گا فرمایا تم بجلی کو دیکھتے نہیں ہو آنکھ جھپکنے میں وہ گزر جاتی ہے اور لوٹ آتی ہے پھر ہوا کے گزر جانے کی مانند پھر پرندے کی طرح اور آدمی کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال ان کو آگے بڑھائیں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا کہہ رہا ہو گا اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے حتّٰی کہ ایک آدمی آئے گا وہ پل پر سے نہیں گذر سکے گا مگر اپنے سرینوں پر گھسٹتا ہوا اور صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکائے گئے ہوں گے اور وہ مامور ہوں گے جس کے متعلق ان کو حکم دیا جائے گا اس کو پکڑیں گے کچھ لوگ زخمی

حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّامُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَّاجٍ وَّمُکَرْدَسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہو کر نجات پا جائینگے اور بعض کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوھریرہؓ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر برس ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ کَاَنَّهُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّهُ الضَّغَابِیْسُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)
۳۹

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں ہم نے کہا ثعاریر کسے کہتے ہیں فرمایا ضغابیس (یعنی کھیرے یا لکڑی ہیں)
(متفق علیہ)

۵۳۷۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔
روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنّت اور جنتیوں کی صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۷۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ
۱

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال

لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَّاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گذرا ہے اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو پس نہیں جانتی کوئی جان جو اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صبح کے وقت نکلنا یا پچھلے پہر جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو مشرق و مغرب کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اس کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۷۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو برس تک چلتا رہے گا اس کو طے نہیں کر سکے گا اور کمان کی مقدار جنت کی جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کے لیے موتی کا بنا ہوا خیمہ ہو گا جو ایک ہی موتی سے جو اندر سے خالی ہے بنا ہو گا اس

مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی چوڑائی ایک روایت میں ہے اس کی لمبائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے مومن ان پر گھومے گا اور دو جنتیں ہوں گی اُن کے برتن اور ان میں جو کچھ ہے سب چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ہیں ان کے رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف کبریائی کا پردہ ہوگا جنت عدن میں وہ رہیں گے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۷ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِّنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس اعلیٰ درجہ ہے جنت کی چاروں نہریں اس سے پھوٹتی ہیں اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ جب تم اللہ سے مانگو تو جنت فردوس مانگو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ مجھے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں ملی۔

۵۳۷۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جنتی ہر جمعہ اس میں آیا کریں گے شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہرے اور کپڑوں پر پڑے گی اس سے اُن کا حسن و جمال بڑھ جائے گا وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے۔ ان کا حسن و جمال بھی بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے ان کو کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد

وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۷۹/۸ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَّا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَّا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُھُمُ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَوُقُوْدُ مَجَامِرِھِمُ الْاُلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی جماعت جو جنّت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے قریب ایسے لوگ ہوں گے جو آسمان کے تیز ترین چمکتے ستاروں کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے ان میں اختلاف اور بغض و حسد نہیں ہوگا۔ ہر آدمی کی حور عین سے دو بیویاں ہوں گی ان کی ہڈیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہوگا۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح کرینگے وہ بیمار نہیں ہونگے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے اور نہ ناک جھاڑیں گے۔ انکے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر کا ہوگا ان کا پسینہ مشک ایسا ہوگا ایک مرد کی سیرت پر اپنے باپ آدم کی صورت رکھتے ہوں گے ان کا طول ساٹھ گز آسمان کی جانب ہوگا

(متفق علیہ)

۵۳۸۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنّت جنّت میں کھائیں گے اور پئیں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا بنے گا فرمایا ڈکار لیں گے

وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے جس طرح سانس نکلتا ہے اس طرح تسبیح و تحمید الہام کیے جائیں گے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۱/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا کبھی فکر مند نہ ہوگا اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہ ہوگی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۲/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ایک منادی پکارے گا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں اور تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے ہے کہ تم چین میں رہو گے کبھی محنت نہیں دیکھو گے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۳/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بالاخانوں میں رہنے والے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم نہایت چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو جو مغربی یا مشرقی افق میں باقی رہتا ہے۔ آپس کے درجات کے تفاضل کی وجہ سے صحابہ نے عرض کیا یہ انبیاء کی منازل ہوں گی کوئی اور یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کی منازل ہوگی جو اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۵/۱۴ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے فرمائے گا اے اہل جنت وہ کہیں گے حاضر ہیں ہم اے ہمارے پروردگار اور تیری خدمت میں موجود ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم راضی ہو گئے ہو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں اے ہمارے پروردگار جبکہ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ عطا کروں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار اس سے بڑھ کر افضل چیز اور کونسی ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی خوشنودی عنایت کرتا ہوں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۸۶/۱۵ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں تم میں سے ادنیٰ ٹھکانا اس شخص کا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آرزو کر وہ آرزو کرے گا اور آرزو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے آرزو کر لی وہ کہے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے وہ ہے جو تو نے آرزو کی اور اس کی مثل اس کے ساتھ ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان نیل اور فرات سب جنت کی نہروں سے ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۸/۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَّاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عتبہؓ بن غزوان سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے ستر سال تک اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا اللہ کی قسم اس کو بھر دیا جائے گا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے بازوؤں کے درمیان چالیس برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ کثرت ہجوم سے بھری ہوگی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۵۳۸۹/۱۸ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا مشقت نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا مرے گا نہیں ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور دارمی نے)

۵۳۹۰/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۳۹۱ / ۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۲ / ۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعٰلَمِيْنَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اگر تمام عالم ایک درجے میں جمع ہوجائیں تو انکو کفایت کرے (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۳ / ۲۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے وفرش مرفوعہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان کی بلندی زمین وآسمان کے درمیان کی مسافت پانچ سو برس کے برابر ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۴ / ۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر حلے پہنے ہوگی

رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُّرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآئِهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کہ اس کی ہڈیوں کا گودا اُن سے نظر آئے گا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۵ / ۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُوَّةَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مومن جنت میں اتنی اور اتنی قوت جماع کی دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول کیا اس کی طاقت رکھے گا فرمایا اس کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۶ / ۲۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي الْوَقَّاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

سعدؓ بن ابی الوقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جس کو ناخن اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے اطراف زینت دار ہو جائیں اور اگر ایک جنتی آدمی زمین کی طرف جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو ان کی چمک اور روشنی سورج کی روشنی مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۷ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بغیر بالوں کے امرد سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۳۹۸ / ۲۷ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُّرْدًا

معاذؓ بن جبل سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے وہ بن بال

مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَآءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

امرد سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے تیس یا تینتیس برس کے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٣٩٩/٢٨ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِىْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبکہ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر آپ کے سامنے ہوا آپؐ فرمانے لگے۔ اس کی شاخوں کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا سو سوار اس کے سایہ میں بیٹھ سکیں گے۔ راوی کو اس میں شک ہے اس پر سونے کے ٹڈیاں ہیں اس کے میوے مٹکوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٤٠٠/٢٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِىْ فِى الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے فرمایا وہ جنت کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر شیریں ہے اس میں دراز گردن پرندے ہیں ان کی گردنیں اونٹوں کی طرح معلوم ہوتی ہیں حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ پرندے بڑے متنعم ہوں گے آپؐ نے فرمایا ان کے کھانے والے متنعم تر ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٤٠١/٣٠ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِى الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ يَطِيْرُ بِكَ فِى الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِىْ

بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ فرمایا جب تجھ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا اگر تو چاہے گا کہ ایک سرخ یاقوتی گھوڑا تجھ کو جنت میں لے کر اڑتا پھرے۔ ایسا ہی ہو جائے گا اور ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنت میں اونٹ بھی ہوں گے آپ نے اس کو پہلے شخص کا سا جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ جب تجھ کو جنت میں داخل فرما دے گا اس

الْجَنَّةِ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میں وہ سب کچھ ہوگا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھ لذت پکڑے گی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۰۲/۳۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُوتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سَوْرَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ۔)

ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر جنت میں تجھے داخل کر دیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو بازو ہوں گے اس پر تجھ کو سوار کر دیا جائے گا وہ تجھ کو جہاں تو جانا چاہے گا لے اڑے گا روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں ہے اور ابو سورہ راوی روایت حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابو سورہ راوی منکر الحدیث ہے اور منکر احادیث بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۳/۳۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی صفیں اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں دوسری امتوں سے (روایت کیا اس کو ترمذی، دارمی اور بیہقی نے کتاب البعث و النشور میں)۔

۵۴۰۴/۳۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا رسول اللہ صلی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْہُ الْجَنَّۃَ عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ الرَّاکِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّھُمْ لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی تَکَادُ مَنَاکِبُھُمْ تَزُوْلُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْہُ وَقَالَ یَخْلُدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ یَرْوِی الْمَنَاکِیْرَ۔)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی عمدہ خوب گھوڑا دوڑانے والے آدمی کی تین (سال) کی مسافت کی مقدار ہے۔ پھر دروازے پر تنگ کیے جاویں گے یہاں تک کہ ان کے کندھے اُترنے کا اندیشہ ہوگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور کہا۔ یخلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۵/۳۴ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شِرًی وَّلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَھَی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہے بلکہ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی تصویر کو پسند کرلے گا وہی صورت اختیار کر لے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۴۰۶/۳۵ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ لَقِیَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَسْاَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ سَعِیْدٌ اَفِیْھَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ اِذَا دَخَلُوْھَا نَزَلُوْا فِیْھَا بِفَضْلِ اَعْمَالِھِمْ ثُمَّ یُؤْذَنُ لَھُمْ فِیْ مِقْدَارِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا فَیَزُوْرُوْنَ رَبَّھُمْ وَیُبْرِزُ لَھُمْ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ ابوہریرہؓ کو ملے۔ ابوہریرہؓ کہنے لگے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم کو جنت کے بازار میں جمع کر دے سعید کہنے لگے جنت میں بازار ہوگا کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس بات کی خبر دی کہ جنت والے اپنے اپنے اعمال کے مطابق جس وقت جنت میں داخل ہوں گے ان کو دنیا کے ایک جمعہ کی مقدار اجازت دی جائے گی وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے انکے لیے اللہ انکے سامنے اپنا عرش ظاہر کریگا۔ اللہ تعالیٰ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ان کے لیے ظاہر ہوگا۔ ان کے لیے نُور، یاقوت موتی، زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے ان میں

عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ
رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَّنَابِرُ مِنْ
يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ
مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ
اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ
الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ
اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ
مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ
هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ
لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى
فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ
اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ
مِنْهُمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ
يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ
غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ
مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ
فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ
مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا
لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَ
يَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ
لَكُمْ مِّنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ
فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ
فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَ

سے ادنیٰ درجہ کا آدمی کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے
گا اور ان میں ادنیٰ کوئی بھی نہیں ہوگا۔ ان کو یہ گمان نہیں ہو
گا کہ کرسیوں والے نشست گاہ کے لحاظ سے ان سے افضل
ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم
اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے فرمایا ہاں کیا تم سورج کو دیکھنے اور
چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک میں رہتے ہو ہم نے
کہا نہیں۔ فرمایا اس طرح اپنے پروردگار کے دیکھنے میں تم
شک نہیں کرو گے۔ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں
ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ کلام نہیں کرے گا یہاں
تک کہ ان میں سے ایک شخص سے کہے گا اے فلاں بن فلاں
تجھے یاد ہے تونے فلاں دن ایسا ایسا کہا تھا اس کو اس کی
بعض عہد شکنیاں یاد کرائے گا جو اس نے دنیا میں کی ہوں گی
وہ کہے گا اے پروردگار تونے مجھ کو معاف نہیں فرمایا اللہ
تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں میری وسعت مغفرت کے ساتھ
ہی تو اپنے اس مرتبہ کو پہنچ سکا ہے۔ وہ اس طرح گفتگو میں مصروف
ہوں گے ان پر ایک ایسا ابر چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو
برسائے گا کہ کبھی انہوں نے ایسی خوشبو نہ دیکھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا جو تمہارے لیے بزرگی میں نے تیار کی ہے اس کی طرف
اٹھ کھڑے ہو جاؤ، جو چاہتے ہو لے لو۔ ہم بازار آئیں گے۔
فرشتوں نے اس کو گھیر رکھا ہوگا۔ آنکھوں نے ویسی چیزیں کبھی
دیکھی نہیں کانوں نے کبھی سنی نہیں اور نہ دلوں پر ان کا کبھی خیال
گزرا ہم جو چاہیں گے ہمیں اٹھوا دیا جائے گا اس میں خرید و فروخت
نہیں ہوگی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے کو ملیں گے۔ ایک
بلند مرتبہ جنتی اپنے سے کم درجہ والے جنتی کو ملے گا جبکہ ان
میں کوئی بھی کم درجہ کا نہیں ہے وہ اس کا لباس دیکھ کر
خوش ہوگا ابھی اس کی باتیں ختم نہ ہوں گی کہ اس کو خیال آئے

لَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيَحْمِلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

گا کہ اس کے لباس اس سے کوئی بہتر نہیں ہے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ کسی ایک کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ غم کرے۔ پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں واپس آئیں گے ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی کہ تم آئے ہو جب کہ تم حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے ہم کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار جبار کے ساتھ ہم نشینی کی ہے۔ اس لیے لائق ہے کہ اس کی مثل پھریں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۴۰۷/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسّی ہزار خادم ہونگے اور بہتّر بیویاں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ اس کے لیے اس قدر بڑا گاڑا جائے گا جس قدر جابیہ اور صنعاء کا فاصلہ ہے۔ اسی سند سے آپ نے فرمایا چھوٹے اور بڑے جو مر جاتے ہیں جنت میں ان کی عمر تیس سال کی ہو گی کبھی اس سے بڑے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح دوزخی بھی اسی سند سے مروی ہے۔ فرمایا جنتیوں پر تاج ہوں

كَبُرَ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَّلٰكِنْ لَّا يَشْتَهِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيْرَةَ

اس کے ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ روشن ہو جائے گا۔ اسی سند سے مروی ہے جب کوئی مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا۔ اس کا حمل اور اس کا وضع ہونا اس کا سن ایک ہی گھڑی میں ہو جائے گا جس طرح کہ چاہے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا ایک گھڑی میں ایسا ہو جائے گا۔ لیکن وہ اس کی خواہش نہیں کرے گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ اور دارمی نے آخری فقرہ ذکر کیا ہے۔)

۵۴۰۸/۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَّمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جلسہ ہوگا اور حور عین اس میں اپنی بلند آوازوں کے ساتھ پڑھتی ہونگی کہ مخلوق نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں سنی۔ وہ کہتی ہیں ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ ہم امن و چین میں رہنے والیاں ہیں کبھی شدت نہیں دیکھنے کی۔ ہم ہمیشہ راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی اس کے لیے خوشی ہے جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۰۹/۳۸ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ

حکیمؓ بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دریا پانی کا ہے اور ایک دریا شہد کا ہے ایک دریا دودھ کا اور ایک دریا شراب کا ہے۔ ان دریاؤں سے پھر نہریں پھوٹتی ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور

اِلَّا نُهِرُ بَعْدُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

روایت کیا اس کو دارمی نے معاویہؓ سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۱۰/۳۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوسعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنتی اپنی مجلس میں پھرنے سے پہلے پہلے ستر تکیوں پر تکیہ کرے گا۔ پھر اس کے بعد اس کی بیوی آئے گی وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی۔ وہ اپنا چہرہ اس کے رخسار میں دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ شفاف ہوگا اس کے ایک ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیان روشن ہو جائے گا وہ اس کو سلام کہے گی وہ سلام کا جواب دیگا اور اس سے پوچھے گا تو کون ہے وہ کہے گی میں اس مزید انعام سے ہوں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے اس پر ستر لباس ہوں گے وہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کے ورے دیکھے گا۔ اور اس پر تاج ہوگا جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دیگا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۴۱۱/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک بدوی بھی موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جنتی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اس حالت میں نہیں جو تو چاہتا ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشتکاری پسند کرتا ہوں وہ بیج بوئے گا آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کی روئیدگی بڑھنا اور کاٹنا ہو جائے گا اور وہ پہاڑوں

اَسْتَحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحٰبُ زَرْعٍ وَّاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحٰبِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی مانند ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم اسے لے لے تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ بدوی کہنے لگا اللہ کی قسم ہمارے خیال میں وہ قریشی یا انصاری ہو گا کیونکہ وہی کاشت کار ہیں ہم تو کھیتی کرنے والے نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابرؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اہل جنت سوئیں گے فرمایا سونا موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رویت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۱۳ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا

جریرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو عیاں دیکھو گے۔ ایک روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چودھویں رات کے چاند کی طرف آپ نے دیکھا۔ فرمایا تم اپنے رب کی طرف دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے ہو اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پر غلبہ نہ کیے جاؤ تو ایسا ضرور کرو۔ پھر یہ آیت پڑھی اور تسبیح بیان کرو اپنے پروردگار

فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَءَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے۔
متفق علیہ،

۵۴۱۴ (۲) وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صہیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نجات نہیں بخش دی ہے فرمایا پردے اُٹھ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھیں گے۔ جنتی اپنے رب کے چہرے کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں دیئے گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی، "جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کے لیے ثواب ہے اور زیادتی ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۴۱۵ (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَءَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اور اپنی نعمتوں اور اپنے نوکروں خادموں اور اپنے تختوں کی طرف ہزار برس کی مسافت میں پھیلے ہوئے دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہوگا جو اس کے چہرہ مبارک کی طرف صبح وشام دیکھے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی وہ کتنے ہی چہرے اس دن ترو تازہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔
(روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے،

۵۴۱۶ (۴) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ نِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ

ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے تنہا ہر ایک اپنے رب کو قیامت

مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِىْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۱۷/۵ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۱۸/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِىِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِىْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۱۹/۷ وَعَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ لَقِىَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَىْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ

کے دن دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا اس کی نشانی اس کی مخلوق میں کوئی اور بھی ملتی ہے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک تنہا چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتا ہے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کامل اور بزرگ تر ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں (مسلم)

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا "دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا اور اس کو دوسری مرتبہ دیکھا فرمایا کہ آپ نے اپنے دل کے ساتھ دو مرتبہ دیکھا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے۔ کہنے لگے تیرے لیے افسوس ہو یہ اس وقت ہے جب وہ اپنے نور خاص سے ظاہر ہوگا اور آپ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے

شعبیؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ کعبؓ کو عرفات میں ملے ابن عباسؓ نے آپ سے کوئی چیز پوچھی پھر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباس کہنے لگے ہم بنو ہاشم ہیں کعب کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ موسیٰ سے دو مرتبہ کلام کیا اور محمدؐ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مسروق کہتے

مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ وَّفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔

ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا کیا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے وہ کہنے لگیں تو نے ایک ایسی چیز مجھ سے پوچھی ہے کہ اس کی وجہ سے میرے بال جسم پر کھڑے ہوگئے ہیں، میں نے کہا ذرا ٹھہریں پھر میں نے یہ آیت پڑھی تحقیق آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں وہ کہنے لگیں تو کدھر جارہا ہے اس سے مراد حضرت جبرئیل ہیں جو تجھ کو بتلائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا جن باتوں کے بیان کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے ان میں سے آپ نے کوئی بات چھپالی ہے یا آپ ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں کہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا بلکہ اس سے مراد جبرئیل ہیں ان کی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں ان کے چھ سو پر تھے اور آسمان کا کنارہ روک لیا تھا (روایت کیا اس کو ترمذی نے بخاری و مسلم نے اس حدیث کو کچھ کمی و بیشی سے بیان کیا ہے، ان کی ایک روایت میں ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا پھر اس فرمان کا کیا مطلب ہوا "پس نزدیک ہوا اور اتر آیا اور دو کمان کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ پر آگیا" حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے مراد جبرئیلؑ ہیں۔ وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آیا کرتے تھے اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں آئے۔ انہوں نے آسمان کا کنارہ روک لیا تھا۔

۵۴۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ

ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر آرہے یا اس سے بھی قریب۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "دل نے جو دیکھا اس میں جھوٹ نہیں بولا

رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی قَالَ فِیْهِمَا كُلِّهَا رَاٰی جِبْرِیْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِهِ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَّقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهِ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَیْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَعْیُنِهِمْ وَقَالَ لَوْلَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۴۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْ نَعِیْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان آپ نے اپنے رب کی بڑی آیات دیکھیں فرمایا ان سب آیات میں مراد حضرت جبرئیل ہیں۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ (متفق علیہ، ترمذی کی ایک روایت میں ہے دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے حلہ میں دیکھا زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیا ہے۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آیت کریمہ "اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں کہ اس سے مراد ہے کہ آپ نے سبز لباس پہنے ایک شخص کو (حضرت جبرئیل) کو دیکھا ہے کہ آسمان کا کنارہ روک رکھا ہے۔ مالک بن انس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کتنے ہی چہرے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مراد ثواب ہے امام مالک نے فرمایا وہ لوگ جھوٹے ہیں اس آیت سے مراد وہ کہاں ہیں کہ ہرگز نہیں بے شک وہ اپنے پروردگار کے دیکھنے سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالک نے فرمایا لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور فرمایا اگر ایماندار قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کفار کو روک دیئے جانے پر عار نہ دلاتے فرمایا ہے کہ ہرگز نہیں کافر اپنے رب سے اس روز منع کیے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔)

جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں اہل جنت اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان پر ایک نور چھا جائیگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے ناگہاں اللہ تعالیٰ اوپر سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے اہل جنت تم پر سلامتی ہو۔ کہا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے سلام قولا من رب الرحیم فرمایا وہ ان کو دیکھے گا اور وہ اس کو دیکھیں گے۔ وہ

قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَادَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کسی اپنی نعمت کو نہیں دیکھیں گے جب تک وہ ان کو دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان سے چھپ جائیگا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔
(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

دوزخ اور دوزخیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۲۲ (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ) وَفِیْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِیْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کا سترھواں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہی آگ کافی تھی۔ فرمایا دوزخ کی آگ اُنہتر گنا زیادہ کر دی گئی ہے۔ ہر جزو دنیا کی آگ کی گرمی کے برابر ہے (متفق علیہ، اور اس حدیث کے لفظ بخاری کے ہیں) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ نارکم التی یوقد ابن آدم اور اس میں علیہا وکلہا۔ علیہن وکلہن کی جگہ ہے۔

۵۴۲۳ (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَّعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس روز جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچتے ہوں گے۔

۵۴۲۴ (۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس کے لیے دو جوتیاں یا دو تسمے آگ کے ہیں ان سے اس کا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا جوش مارتی ہے وہ خیال کرے گا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں جبکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۵ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخیوں میں سے ابوطالب کو ہے وہ دو جوتیاں پہنے ہوئے ہیں اُن سے اس کا دماغ جوش کھا رہا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۲۶ ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا سے ایک بڑے ناز و نعمت والا شخص کو لایا جائیگا جو دوزخی ہو گا اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ پھر کہا جائیگا اے ابن آدم تُو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے کبھی تجھ پر نعمت گذری ہے وہ کہے گا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اہل جنت کا ایک سخت ترین از روئے محنت کا ایک آدمی دنیا میں لایا جائے گا اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اسے کہا جائے گا اے ابن آدم کبھی تُو نے محنت دیکھی تھی کبھی سختی کا گذر تیرے پاس سے ہوا تھا وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار کبھی میرے پاس سے محنت نہیں گزری کبھی میں نے سختی نہیں دیکھی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۲۷ ۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا

انہی (انسؓ) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو فرمائے گا جس کا عذاب سب دوزخیوں سے ہلکا ہے اگر تیرے لیے

فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِکَ بِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے آسان تر بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو ابھی آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا مگر تو نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۸/۷ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْھُمْ مَّنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَّنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَّنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض دوزخی ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو ٹخنوں تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کی کمر تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو گردن تک پکڑے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۲۹/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فِیْ بَابِ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوۃِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اس کے جسم کی موٹائی تین دن کی مسافت کی مقدار ہوگی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اشتکت النار الی ربہا باب تعجیل الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۴۳۰/۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ ہزار برس تک جلائی گئی حتّٰی کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسکو ہزار برس تک جلایا گیا حتّٰی کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ہزار برس

أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس کو جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۴۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَّفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبْذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دانت کی موٹائی احد پہاڑ جتنی ہو گی۔ اس کی ران بیضاء مقام کی مقدار اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دنوں کی مسافت کی مانند ربذہ کی مسافت کی مقدار ہو گی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۴۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّإِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ أُحُدٍ وَّإِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے جسم کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہو گی اس کا دانت احد پہاڑ کی طرح ہو گا۔ دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کی مسافت کے مقدار ہے۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو دوزخ میں تین کوس اور چھ کوس تک کھینچے گا لوگ اس کو روندیں گے روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۳۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ أَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے ستر سال تک اس میں چڑھایا جائیگا اور ہمیشہ اسی طرح اس میں گرایا جائے۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۴۳۵ (۱۴) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ تیل کی تلچھٹ کی مانند جب اس کے چہرہ کے قریب کیا جائیگا اسکے چہرے کی کھال اسمیں گر جائیگی (ترمذی)

۵۴۳۶ (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اس کو کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ اس کے قدموں سے نکل جائیگا اور صہر کا یہی معنی ہے پھر جس طرح ہے اسی طرح کر دیا جائیگا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۷ (۱۶) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ إِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَإِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ أَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوامامہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں آپنے فرمایا دوزخی کو زرد آب سے پلایا جائے گا اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا فرمایا اس کے قریب کر دیا جائیگا وہ اس کو مکروہ جانے گا جب اس کے نزدیک کیا جائیگا وہ اس کے چہرہ کو بھون ڈالے گا اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اسکو پئے گا اس کی انتڑیاں کاٹ دیگا یہاں تک کہ اسکی دبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا انکو گرم پانی پلایا جائیگا وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ پیاس کی فریاد کریں گے ایسے پانی کے ساتھ فریاد رس کیے جائیں گے جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا چہروں کو بھون ڈالیگا پینے کی چیز بری ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۴۳۸ (۱۷) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَّسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کی مقدار ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۹/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُّهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہادیا جائے تو اہل دنیا بدبو سے سڑ جائیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۰/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَائِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ "اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر جبکہ تم مسلمان ہو"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گرے تو دنیا والوں پر اسباب زندگی تباہ کر دے پس اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کا یہ کھانا ہو گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۴۴۱/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَيَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وہم فیہا کالحون کہ دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ اس کا اوپر کا ہونٹ سمٹ کر وسط سر تک پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۲/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو رؤو اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے رؤو۔ کیونکہ اہل دوزخ روئیں گے ان کے آنسو ان کے رخساروں پر نالوں کی مانند بہیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے خون بہنے لگ جائیگا ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اگر ان میں

جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلَ الدِّمَآءُ فَتَقَرَّحَ الْعُیُوْنُ فَلَوْاَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْهَا لَجَرَتْ۔
(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو چلنے لگ جائیں۔
(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۴۴۳/۲۲ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلْقٰی عَلٰی اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَاهُمْ فِیْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّةٍ فَیَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْهِمُ الْحَمِیْمُ بِكَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَیَقُوْلُوْنَ یٰمَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ قَالَ فَیُجِیْبُهُمْ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ دُعَآئِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِیَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدٌ

ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر بھوک ڈالی جائے گی وہ ان کے اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ ہوں گے وہ فریاد کریں گے ان کی فریاد رسی ایسے کھانے کے ساتھ کی جائے گی جو ضریع ہوگا نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو فائدہ دیگا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ایسے کھانے کے ساتھ فریاد رسی کی جائے گی جو گلوگیر ہوگا انکو یاد آئیگا کہ وہ حلق میں اٹکے ہوئے کھانے کو پانی سے گزارا کرتے تھے پھر وہ پانی کی فریاد کرینگے۔ تو زنبوروں کیساتھ پکڑ کر گرم پانی انکے قریب کر دیا جائے گا جب ان کے چہروں کے قریب کر دیا جائیگا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا جب ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا جو اُن کے پیٹوں میں ہے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا وہ کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ کہیں گے تمہارے پاس پیغمبر روشن دلائل لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں وہ کہیں گے تم دُعا کرو اور کافروں کا پکارنا زیاں کاری ہوگا۔ وہ کہیں گے مالک کو بلاؤ وہ کہیں گے اے مالک تیرا رب ہم پر موت کا حکم لگادے وہ ان کو جواب دے گا تم ہمیشہ رہو گے۔ اعمش نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کے بلانے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ وہ کہیں گے اپنے رب کو بلاؤ تمہارے رب سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ تھے اے رب ہمارے ہم کو اس سے نکال لے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا دوزخ میں دُور

خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو اس وقت وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور نالہ وفریاد شروع کریں گے اور حسرت و واویلا کرنے لگیں گے (عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں اور لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں آپ اس کلمہ کو بار بار کہتے رہے۔ اگر میری اس جگہ سے آپ کہتے تو بازار والے اس بات کو سن لیتے یہاں تک کہ آپکے کندھوں پر جو چادر تھی وہ آپ کے پاؤں کے پاس نیچے گر پڑی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۴۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَّاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اَللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا

عبد اللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس قدر پتھر آسمان سے چھوڑا جائے یہ کہہ کر آپ نے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جبکہ پانچ سو برس کی مسافت ہے تو رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا اگر اس کو زنجیر کے سر سے چھوڑ دیا جائے تو چالیس سال تک رات اور دن بھی اس کی جڑ یا اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے چلتا رہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَوْ قَعْرَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۴۶/۲۵ وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِىْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُّقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابوبردہؓ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے ہر متکبر اس میں رہیگا۔
(روایت کیا اس کو دارمی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۴۷/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِى النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَّاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخی دوزخ میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ کان کے لو اور اس کے کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس کی جلد کا موٹا پا ستّر گز کا ہوگا اور اس کا دانت احد پہاڑ جیسا ہوگا۔

۵۴۴۸/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَّاِنَّ فِى النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

عبداللہؓ بن حارث بن جزءؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بختی اونٹوں کی مانند سانپ ہوں گے۔ ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا دوزخی اس کی سختی اور اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا اور دوزخ میں پالان بند خچروں کی مانند بچھّو ہیں ان میں سے ایک کاٹے گا وہ اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا۔
(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے۔

۵۴۴۹/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِى النَّارِ يَوْمَ

حسنؓ سے روایت ہے کہ ہم کو ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن دو ٹکڑے ہوں گے جو دوزخ کی آگ میں لپیٹے جائیں گے حسنؓ نے کہا ان کا کیا گناہ ہوگا ابوہریرہؓ کہنے لگے

الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَا تُنَبِّهُمَا فَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ حسن چپ کر گئے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں)

۵۴۵۰/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بدبخت ہی داخل ہوگا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول بدبخت کون ہے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اس کے لیے کسی معصیت کو ترک نہ کرے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۵۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ دوزخ کہنے لگی میں متکبروں اور جابروں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہوں۔ جنت کہنے لگی مجھے کیا ہے کہ مجھ میں ضعیف نظروں سے گرے ہوئے فریب خوردہ لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہے میں جس کو چاہوں اس میں داخل کر دوں اور دوزخ کے لیے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں تیرے ساتھ عذاب کروں اور تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کا بھرنا ہے۔ دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھے گا دوزخ کہے گی بس بس بس اس وقت وہ بھر جائے گی

حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ یَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَآ اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖٓ اَحَدًا وَّ اَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کی طرف جمع کیے جائیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا لیکن جنت کے لیئے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا (متفق علیہ)

۵۴۵۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْكِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَكَارِہِ فِیْ كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخ میں لوگ ہمیشہ ڈالے جائیں گے وہ کہے گی کیا اور ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا، پھر بعض بعض کی طرف اجزاء سمٹ جائیں گے پھر کہیگی بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیئے اور مخلوق پیدا فرمائے گا ان کی وسعتِ جنت میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ، انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں حُفَّتِ الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۴۵۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَآ اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَھْلِھَا فِیْھَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا ثُمَّ حَفَّھَا بِالْمَكَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا حضرت جبریلؑ سے فرمایا جاؤ اور اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا اور جو کچھ اس میں رہنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اس کو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے پروردگار اس کو کوئی شخص نہیں سنے گا مگر اس میں داخل ہو گا پھر مکروہات طبیعت سے اس کو گھیرا پھر کہا اے جبریلؑ جاؤ اور اس کو دیکھو فرمایا وہ گئے اس کی طرف دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ جب اللہ تعالیٰ

اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

نے دوزخ کو پیدا کیا فرمایا اے جبریلؑ جاؤ اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کو کوئی سنے گا نہیں کہ اس میں داخل نہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے اس کو شہوات نفس کے ساتھ گھیرا پھر کہا اے جبریل جاؤ اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا پس کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ کوئی شخص باقی نہ رہیگا مگر اس میں داخل ہو جائیگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۵۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انسؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور مسجد کے قبلہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا جب میں نے نماز پڑھائی ہے جنت اور دوزخ کو میں نے دیکھا ہے کہ اس قبلہ کی دیوار میں ان کی صورت بنا دی گئی ہے۔ میں نے آج کی مثل نیکی اور بدی نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ابتداء پیدائش مخلوق اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ نے بشارت دی ہے ہم کو کچھ دیجئے۔ پھر اہل یمن کے چند لوگ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا اے اہل یمن بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی۔ انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا ہم تو آئے ہی اس لیئے ہیں کہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس امر کی ابتداء کے متعلق سوال کریں کہ ابتداء میں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ کہیں چلی گئی ہے میں گیا اور اس کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اللہ کی قسم میں چاہتا تھا کہ وہ چلی جاتی اور میں اس مجلس سے نہ اٹھتا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۵۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ہم کو مخلوقات کے آغاز سے تمام حالات کی خبر دی یہاں

اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۵۷ / ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے پس یہ لکھا ہوا عرش پر اس کے ہاں موجود ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۵۸ / ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن شعلہ مارنے والی دھوئیں کی آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور آدم جس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۵۹ / ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ۔ (رواہ مسلم)

انسؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم کی صورت بنائی اس کو جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔ ابلیس نے اس کے گرد چکر لگانے شروع کیے دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے جب اس کو دیکھا کہ اندر سے خالی ہے اس نے معلوم کر لیا کہ یہ غیر مضبوط پیدا کیا گیا ہے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۶۰ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اس وقت آپ قدوم مقام میں رہائش رکھتے تھے۔
(متفق علیہ)

۵۴۶۱ / ۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم
الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی
ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ
بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا
ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار
من الجبابرۃ فقیل لہ ان ھھنا
رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس
فارسل الیہ فسألہ عنھا من ھذہ
قال اختی فاتی سارۃ فقال لھا ان
ھذا الجبار ان یعلم انک امراتی
یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ
انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری
وغیرک فارسل الیھا فاتی بھا قام
ابراھیم یصلی فلما دخلت علیہ
ذھب یتناولھا بیدہ فاخذ ویروی
فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی
اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق
ثم تناولھا الثانیۃ فاخذ مثلھا
او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک
فدعت اللہ فاطلق فدعا بعض
حجبتہ فقال انک لم تأتنی بانسان
انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا
ھاجر فاتتہ وھو قائم یصلی فاومأ
بیدہ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر
فی نحرہ واخدم ھاجر قال ابو ھریرۃ

وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ان میں سے دو ذات خدا کے لیئے ہیں۔ ایک ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہنا کہ بلکہ ان میں سے جو بڑا ہے اس نے یہ کیا ہے اور فرمایا ایک مرتبہ ابراہیمؑ اور سارہ جا رہے تھے کہ ایک ظالم حاکم پر ان کا گذر ہوا اس کو کہا گیا یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ نہایت خوبصورت عورت ہے اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا یہ عورت کون ہے آپ نے فرمایا میری بہن ہے پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور اس سے کہا اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تیرے لینے میں مجھ پر غالب آجائیگا۔ اگر تجھ سے پوچھے تو کہنا کہ میں اس کی بہن ہوں کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا حضرت سارہ کو اس کے پاس لایا گیا۔ ابراہیم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ جب حضرت سارہ اس پر داخل ہوئیں۔ اس نے اپنا ہاتھ لگانا چاہا۔ وہ وہیں پکڑا گیا۔ ایک روایت میں ہے فغط یہاں تک کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا کہنے لگا میرے لیے اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤنگا اس نے دعا کی وہ چھوڑا گیا پھر دوبارہ پکڑنا چاہا پھر پہلے کی طرح پکڑا گیا یا اس سے سخت کہنے لگا اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤں گا پھر اس نے دعا کی پھر چھوڑ دیا گیا اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے تو میرے پاس جن کو لایا پس سارہ کو خدمت کے لیے ہاجرہ دی حضرت سارہ واپس آپ کے پاس آئیں آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کیا ہے سارہ نے کہا اللہ نے کافر کی تدبیر اس کے سینے میں لوٹا دی ہے اور ہاجرہ خدمت میں دی ہے۔ ابوھریرہ نے کہا اے بنو ماء السماء (آسمان کے پانی کے بیٹو۔ یہ تمہاری ماں ہے۔

(متفق علیہ)

تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حقدار ہیں کہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر شک کریں جبکہ انہوں نے کہا تھا اے میرے رب مجھ کو دکھلا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت لُوط پر رحم کرے وہ سخت رکن کی طرف پناہ پکڑتے تھے۔ جیل میں حبس قدر یوسف رہے ہیں اگر میں رہتا بلانے والے کی بات مان لیتا۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ أَوْ أُدْرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بڑے حیادار اور باپردہ تھے۔ حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصّہ نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل میں سے کسی شخص نے ان کو ایذا دی اور کہنے لگا حضرت موسیٰ کا اس طرح بدن ڈھانکنا کسی عیب کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا اُدرہ ہے خصیتین کا پھول جانا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ ایک دن علیحدگی میں نہانے لگے اپنے کپڑے ایک پتّھر پر رکھے پتّھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ پتّھر کے پیچھے دوڑے کہتے تھے اے پتّھر میرے کپڑے دو۔ یہاں تک کہ پتّھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھا کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر خوبصورت ہیں۔ کہنے لگے حضرت موسیٰ کو کوئی عیب نہیں آپ نے اپنے کپڑے لیے اور پتّھر کو مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کے مارنے کی وجہ سے پتّھر پر تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر نہا رہے تھے کہ آپ پر سونے کے ٹڈ برسنے شروع ہو گئے۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اس کے رب نے اس کو آواز دی۔ اے ایوب میں نے تجھ کو غنی نہیں کر دیا۔ کہنے لگے کیوں نہیں تیری عزت کی قسم لیکن تیری برکت سے بے پرواہ نہیں ہوا جا سکتا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۶۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان والوں پر فوقیت دی یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو جہان والوں پر فوقیت دی۔ مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کیا۔ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مسلمان کے واقعہ کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس کے متعلق پوچھا اس نے پورا واقعہ بیان کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بیہوش ہو کر گر پڑیں گے میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کی ایک جانب پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہو گئے تھے اور وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا اللہ نے ان کو اس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے میں نہیں جانتا کیا طور کے دن کی بے ہوشی کا حساب کیا گیا ہے یا مجھ سے پہلے اٹھا دیئے گئے ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی سے افضل ہے۔ ابوسعید کی ایک روایت میں ہے انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے۔ انبیاء کے درمیان

قَبْلِیْ وَلَآ اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلَ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

فضیلت نہ دو۔

۵۴۶۶ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (متفق علیہ، بخاری کی ایک روایت میں ہے جس شخص نے کہا میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ بولا۔

۵۴۶۷ (۱۳) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے کو خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں ڈالتا۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۸ (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ خضر ان کا نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ وہ خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے ناگہاں وہ ان کے پیچھے سبز ہو کر لہلہانے لگی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۶۹ (۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس ملک الموت آیا اور کہا اپنے رب کا حکم قبول کر حضرت موسیٰ نے طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور عرض کیا تُو نے مجھ کو اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا

تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ سالم کر دی اور فرمایا میرے بندہ کے پاس جاؤ اور اس کو کہو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں جس قدر آپ کے ہاتھ کے نیچے بال آ گئے اتنے سال زندہ رہو گے حضرت موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا پھر موت ہے، کہنے لگے پھر ابھی ٹھیک ہے اے میرے رب مجھ کو ارض مقدسہ کے پتھر پھینکنے کے اندازے کے برابر قریب کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں موجود ہوتا راستہ کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر میں تم کو دکھلاتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۰/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء مجھ پر پیش کیے گئے موسیٰ دُبلے پتلے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے کے آدمی ہیں۔ میں نے عیسیٰؑ بن مریم کو دیکھا میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں وہ عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں۔ میں نے ابراہیم کو دیکھا۔ میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے وہ تمہارے اِس صاحب اپنے نفس کو مراد لیتے تھے کے مشابہ ہیں۔ میں نے جبریل کو دیکھا میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان سب میں وہ دحیہ بن خلیفہ کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس رات میں نے معراج کی موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم

لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گوں رنگ کے لمبے قد کے گھنگھریالے بالوں والے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلہ سے ہیں میں نے عیسیٰ کو دیکھا وہ متوسط پیدائش والے۔ مائل سرخی وسفیدی، سر کے سیدھے بالوں والے ہیں۔ میں نے مالک داروغہ جہنّم کو دیکھا ہے اور دجّال کو بھی دیکھا ہے ان نشانیوں میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھلائی ہیں۔ اس کے ملنے سے تو شک میں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۲/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَّجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَّعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو ملا آپ نے ان کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ درمیانے قد کے سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ آپ شنوءۃ قبیلہ سے ہیں اور میں حضرت عیسےٰ کو ملا آپ درمیانہ قد سُرخ رنگ کے ہیں۔ گویا کہ دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا میں ان کی اولاد میں سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا ان دونوں میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا مجھے کہا گیا آپ فطرت کی طرف راہ دکھلائے گئے ہیں اگر آپ شراب لے لیتے آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَّاضِعًا اُصْبُعَيْهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مکّہ سے مدینہ تک آپ کے ساتھ سفر کیا ہم ایک وادی کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے۔ صحابہؓ نے کہا یہ وادئ ازرق ہے فرمایا گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان کا رنگ بتلایا ان کے بالوں کا ذکر کیا کہ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے

فِیْ اُذُنَیْهِ لَهُ جُوَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گذر رہے ہیں۔ ہم پھر چلے حتیٰ کہ ہم ثنیہ پر آئے آپ نے فرمایا یہ کون سا ثنیہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ ہرشی یا لفت ہے فرمایا گویا کہ میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہیں۔ صوف اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی نکیل پوست خرما سے ہے۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۴/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم فرماتے۔ زین کسے جانے سے پہلے ہی زبور پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھوں کے کسب سے کھاتے تھے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۷۵/۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ قَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے کر آئیں۔ حضرت داؤد نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں عورتیں سلیمان بن داؤد کی طرف سے ہوتی ہوئی نکلیں۔ انہوں نے اس کو بھی اس فیصلہ کی خبر دی۔ حضرت سلیمان کہنے لگے میرے پاس چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے حضرت سلیمان نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا (متفق علیہ)

۵۴۷۶/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان کہنے لگے میں آج رات اپنی نوّے بیویوں سے صحبت کروں گا ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں سے صحبت کروں گا ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا انشاء اللہ کہہ لیجئے۔ انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا اور بھول گئے آپ نے ان سب سے جماع کیا۔ ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اس کے ہاں بھی آدھا مرد پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے سب سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۷/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا ـ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۸/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عیسٰے ابن مریم کے ساتھ دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے نزدیک تر ہوں سب انبیاء سوتیلے بھائی ہیں۔ ان کی مائیں مختلف ہیں اور سب کا دین ایک ہے۔ ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۹/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ جس وقت پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ چوکتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم کے۔ ان کو چوکا مارنے لگا۔ اس کا چوکا پردے میں لگا۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۰/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مردوں میں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِیَّةِ۔

سے بہت کامل ہوئے ہیں۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ جو فرعون کی بیوی تھیں ان دو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس قدر فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں خیر البریۃ اور ابوہریرہ کی حدیث جن کے لفظ ہیں ای الناس اکرم اور ابن عمرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں الکریم بن الکریم باب المفاخرۃ والعصبیۃ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۴۸۱/۲۷ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَّا تَحْتَہٗ ھَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ ھَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَلْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ)

ابورزینؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ فرمایا وہ عماء میں تھا نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یزید بن ہارون نے عماء کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

۵۴۸۲/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْبَطْحَاءِ فِیْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْھِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ ھٰذِہٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ

عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں بطحاء (مکہ) میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے ایک بادل ان پر سے گزرا انہوں نے اس کی طرف دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا کیا نام لیتے ہو انہوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں مزن بھی اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا اور اس کو عنان بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں عنان بھی

قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَ
الْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا
بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ
قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّ
اِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً
وَّالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ
سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ
اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ
مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ
عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ
وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ
اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا تم جانتے ہو زمین اور آسمان کے درمیان کس قدر بُعد ہے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر سال کا فاصلہ ہے۔ اس کے اوپر کا آسمان بھی اسی قدر فاصلہ پر ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے ساتویں آسمان پر ایک بہت بڑا دریا ہے جس کی گہرائی اور سطح کا فاصلہ ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک کا ہے اس کے اُوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کی صورت پہاڑی بکریوں ایسی ہے ان کے کھُروں اور کولہوں کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر ان کی پشت پر عرش ہے اس کے اسفل اور اعلیٰ کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۵۴۸۳/۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَ
جَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَ
هَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا
فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ
بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ
وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ
لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا جانیں مشقت میں ڈالی گئیں اور اہل وعیال بھوکے ہیں۔ اموال نقصان کیے گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں ہم آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر طلب شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ پر طلب شفاعت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ آپ دیر تک تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کے چہروں پر ایسا کلمہ کہنے والوں کے لیے غضب کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی پر طلب شفاعت نہیں کی جاتی اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے تیرے لیے افسوس ہو تجھے معلوم

اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ہے اللہ تعالیٰ کیا ہے اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا قبہ کی طرح محیط ہے اس سے آواز پیدا ہوتی ہے جس طرح سوار ہونے سے اونٹ کے پالان سے آواز آتی ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۴۸۴/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَّلَكٍ مِّنْ مَّلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابر بن عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش اٹھانیوالوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق تم کو بتلاؤں کہ اسکے کانوں کی لو اور گردن کے درمیان سات سو برس کی مسافت کی مقدار فاصلہ ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۴۸۵/۳۱ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَّوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ۔ وَرَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے جبریل کانپے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے قریب پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ مصابیح میں اسی طرح مروی ہے ابونعیم نے حلیہ میں اس روایت کو انسؓ سے بیان کیا ہے لیکن یہ لفظ نہیں بیان کیے کہ فانتفض جبریلؑ۔

۵۴۸۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اپنے پاؤں پر صف باندھے کھڑے ہیں اپنی نظر کو نہیں اٹھاتے اللہ تبارک وتعالیٰ اور ان کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوں جل اٹھیں۔ روایت کیا

نُورًا مَّا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَّدْنُوْا مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

٥٤٨٧/٣٣ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَآ اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور اُن کی اولاد کو پیدا کیا فرشتوں نے کہا اے رب تو نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں تو انکے لیے دنیا رہنے دے اور ہمارے لیے آخرت کو بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اپنی رُوح اس میں پھونکی ہے ایسی مخلوق کی طرح نہیں کر سکتا جسے میں نے کہا ہو جا وہ ہو گیا۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٥٤٨٨/٣٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِكَتِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے مکرم ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

٥٤٨٩/٣٥ وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے۔ درخت سوموار کے دن پیدا کیے بُری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں نور بُدھ کے دن پیدا کیا جمعرات کے دن اس میں جانور پھیلائے۔ آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری مخلوق اور دن کی آخری ساعت میں پیدا کیا عصر سے رات تک کے وقت میں۔

روایت کیا اس کو مسلم نے۔

فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۹۰/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّأَصْحَابُهٗ إِذْ أَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے ایک بادل ان پر چھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کا نام عنان ہے یہ زمین کے روایا ہیں (سیراب کرنے والے) اللہ تعالیٰ اس کو اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ شکر کرتے ہیں اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا تمہارے اُوپر رقیع ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے پھر اسی طرح بیان فرمایا یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے ہر دو آسمانوں کے درمیان اس قدر مسافت ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے اُوپر کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کے اُوپر عرش ہے اس کے اور آسمان کے درمیان دو آسمانوں کی مقدار مسافت ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا زمین ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے یہاں تک کہ آپ نے سات

مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّھَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَھَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَھُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرَضِیْنَ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَھَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَءَ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ الْھَبْطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَسُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّھُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ)

زمینیں شمار کیں۔ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم ایک رسی نچلی زمین پر لٹکاؤ وہ اللہ کے علم پر پڑے۔ پھر یہ آیت پڑھی وہ اوّل ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ رسی کا پڑنا اللہ کے علم اس کی قدرت اور اس کا تصرف اور غلبہ پر ہے۔ اللہ کا علم اس کی قدرت اس کا تصرف ہر جگہ ہے اور وہ خود عرش پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

۵۴۹۱/۳۷ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔

۵۴۹۲/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلُ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ نبی تھے فرمایا ہاں وہ نبی تھے ان سے کلام کیا گیا ہے میں نے کہا اللہ کے رسول کس قدر رسول آئے ہیں فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس ایک بہت بڑی جماعت۔ ابوامامہ کی ایک

وَّبِضۡعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيۡرًا وَّفِیۡ رِوَايَةٍ عَنۡ اَبِیۡ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوۡذَرٍّ قُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ كَمۡ وَفَآءُ عِدَّةِ الۡاَنۡبِيَآءِ قَالَ مِائَةُ اَلۡفٍ وَّاَرۡبَعَةٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اَلۡفًا اَلرُّسُلُ مِنۡ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّخَمۡسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيۡرًا۔

روایت میں ہے۔ ابوذرؓ نے کہا میں نے کہا انبیاء کل کتنے تھے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں تین سو پندرہ رسول تھے جو ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۵۴۹۳
۳۹
وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَيۡسَ الۡخَبَرُ كَالۡمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخۡبَرَ مُوۡسٰى بِمَا صَنَعَ قَوۡمُهٗ فِی الۡعِجۡلِ فَلَمۡ يُلۡقِ الۡاَلۡوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوۡا اَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ فَانۡكَسَرَتۡ۔ (رَوَى الۡاَحَادِيۡثَ الثَّلٰثَةَ اَحۡمَدُ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر کسی چیز کے دیکھنے کی مانند نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو جو کچھ اس کی قوم نے بچھڑے وغیرہ کی عبادت کی تبلادیا تھا لیکن انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں۔ جب آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا۔ تختیاں ڈال دیں وہ ٹوٹ گئیں۔ تینوں حدیثوں کو احمد نے بیان کیا۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيۡهِ

سید المرسلین صلوٰت اللہ علیہ وسلامہٗ کے فضائل کا بیان

اَلۡفَصۡلُ الۡاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۹۴
عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بُعِثۡتُ مِنۡ خَيۡرِ قُرُوۡنِ بَنِیۡۤ اٰدَمَ قَرۡنًا فَقَرۡنًا حَتّٰى كُنۡتُ مِنَ الۡقَرۡنِ الَّذِیۡ كُنۡتُ مِنۡهُ۔ (رَوَاهُ الۡبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۹۵
وَعَنۡ وَّاثِلَةَ بۡنِ الۡاَسۡقَعِ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے

سَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ

کنانہ کو چن لیا۔ کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا۔ اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے، ترمذی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد سے اسمٰعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔

۵۴۹۶ ۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ مُشَفَّعٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوئی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۷ ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۸ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن کہے گا تو کون ہے میں کہونگا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں وہ کہے گا مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا کسی کے لیے آپ سے پہلے نہ کھولوں

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۹۹ ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پہلا سفارش کرنیوالا میں ہوں جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے کسی نبی کی تصدیق نہیں کی گئی۔ ایک

مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی ایسا بھی گزرا ہے جس کی امت میں سے صرف ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۰ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِىَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِىَ الرُّسُلُ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال اس طرح سمجھو کہ ایک محل ہے جس کی تعمیر نہایت عمدہ ہے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے دیکھنے والے اس کے گرد گھومتے ہیں اس کی عمدہ تعمیر سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس ایک اینٹ کی جگہ کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے میرے ساتھ عمارت مکمل کر دی گئی ہے اور میرے ساتھ رسول ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔ متفق علیہ

۵۵۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَّبِىٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِىَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِىْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَىَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں کوئی ایسا نبی نہیں مگر اس کو اسی قدر معجزات دیئے گئے ہیں جس قدر اس پر لوگ ایمان لائے۔ میں جو دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِىْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِىَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچ خصلتیں دیا گیا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میں مدد کیا گیا ہوں۔ میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے۔ میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لیے غنائم حلال کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے

الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیے حلال نہیں ہوئی مجھے شفاعت کا حق دیا ہے۔ اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ باتوں کی مجھ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، غنائم میرے لیے حلال کر دی گئیں ہیں، زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ میں فتح دیا گیا ہوں۔ ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں پر رکھدی گئیں۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھ لیے میری اُمت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائے گی جس قدر میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ مجھے دو خزانے سُرخ و سفید عطا کیے گئے ہیں میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور مسلمانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرے جو اُن کے جمع ہونے کی جگہ لے لے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ اے محمد

سِوَی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَكُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِكُ بَعْضًا وَّیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں وہ رد نہیں کیا جا سکتا میں نے تیری اُمت کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ عام قحط سے ان کو ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جمع ہونے کی جگہ لے لے اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگ ان پر جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۶ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعت نفل پڑھے ہم نے بھی آپ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اور دیر تک آپؐ نے اپنے رب سے دُعا مانگی۔ پھر آپ نماز سے پھرے فرمایا تین باتوں کا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا دو باتیں اللہ تعالیٰ نے منظور کر لی ہیں اور ایک منظور نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یہ اُس نے مجھے عطا کر دی ہے اور میں نے سوال کیا تھا میری امت کو غرق نہ کرے یہ بات بھی اس نے منظور کر لی ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وہ آپس میں لڑائی نہ کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ نے روک لیا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِی الْقُرْاٰنِ

عطاءؒ بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کو ملا۔ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کریں جو تورات میں ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم تورات میں ان کی صفت موجود ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ اے نبی ہم نے تجھ کو امت پر شاہد بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تو امیوں کی جائے پناہ ہے تو میرا بندہ اور

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّحِرْزًا لِلْاُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ)

رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے تو بدخو سخت گو اور بازاروں میں غل مچانے والا نہیں ہے تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک نہیں مارے گا یہاں تک کہ اس کے سبب گمراہ قوم کو سیدھا کر دے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور اس کلمہ طیبہ کے ساتھ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور ایسے دلوں کو کھول دے جو پردے میں ہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ دارمی نے عطاء عن ابی سلام سے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں نحن الآخرون باب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۰۸ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ

خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک مرتبہ نماز پڑھائی اسے معمول سے کچھ زیادہ لمبا کر دیا صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے نماز پڑھائی ہے عموماً آپ ایسی نماز نہیں پڑھاتے فرمایا ہاں اس واسطے کہ یہ نماز امید اور ڈر کی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تھا دو مجھ کو عطا کر دی ہیں اور ایک مجھ سے روک لی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے مجھ کو یہ بات عطا کر دی ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ ان پر ان کے سوا کوئی اور دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی مجھ کو عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان کے بعض کو بعض کا عذاب نہ چکھائے یہ

فَمَنَعَنِيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

یہ بات مجھ سے روک لی گئی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے)

۵۵۰۹ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِّنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَّأَنْ لَّا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَّا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں سے تم کو بچایا ہے تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غالب نہیں آسکیں گے۔ اور تم سب گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۱۰ / ۱۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کریگا کہ ایک تلوار اس کی ہو اور ایک اس کے دشمن کی۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۱۱ / ۱۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا گویا کہ عباسؓ نے دشمنوں کا کوئی طعن سن رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر اُن کے دو گروہ بنا دیئے مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر اُن کو قبائل میں تقسیم کر دیا مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا۔ پھر اُن کے گھرانے بنائے مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا۔ میں بہترین ذات کا اور بہترین حسب والا ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۲ / ۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نبوت آپ کے لیے کس وقت ثابت ہوئی۔ آپ نے فرمایا آدم اس وقت رُوح اور بدن کے درمیان تھے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۱۳ / ۲۰ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ)

عرباضؓ بن ساریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ہاں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ میں تم کو اپنے امر کی ابتداء بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کو احمد نے ابوامامہ سے سَاُخْبِرُکُمْ سے آخر تک۔

۵۵۱۴ / ۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۱۵ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ

ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لاتے ان کے نزدیک ہوئے سُنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں ایک کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ

إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا ہے عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک نے کہا آدم کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نکلے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیم خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدم کو اللہ نے چن لیا یہ بھی درست ہے۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا میں ہوں اور فخر سے نہیں کہتا آدم اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہوں گے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۵۱۶/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي

عمروؓ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اس کو بچایا ہے۔ عام قحط ان پر نہیں آئے گا کوئی

وَاَجَارَهُمْ مِّنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

دشمن اس کو جڑ سے نہ اکھیڑ سکے گا اور ان کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۱۷/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء مرسلین کا قائد ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۱۸/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّیْ يَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اٹھائے جائیں گے میں پہلا قبر سے نکلنے والا ہوں جب وہ آئیں گے میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوں گے میں ان کا خطبہ دینے والا ہونگا جب وہ چپ ہو جائیں گے میں ان کا سفارش کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے میں ان کا خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ کرامت اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۹/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَفِیْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت کے حلوں کا ایک جوڑا مجھ کو پہنایا جائیگا میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوقات میں میرے سوا کوئی اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ جامع الاصول کی ایک روایت میں (انا) سے ہے میں پہلا ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی۔ مجھے لباس پہنایا جائیگا۔

عَنۡهُ اَنَا اَوَّلُ مَنۡ تَنۡشَقُّ عَنۡهُ الۡاَرۡضُ فَاُكۡسٰى۔

۵۵۲۰/۲۷ وَعَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الۡوَسِيۡلَةَ قَالُوۡا يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا الۡوَسِيۡلَةُ قَالَ اَعۡلٰى دَرَجَةٍ فِي الۡجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاَرۡجُوۡ اَنۡ اَكُوۡنَ اَنَا هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ ہے صرف ایک آدمی ہی اس کو حاصل کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۵۲۱/۲۸ وَعَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ كُنۡتُ اِمَامَ النَّبِيِّيۡنَ وَخَطِيۡبَهُمۡ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمۡ غَيۡرَ فَخۡرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ)

ابی بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا میں امام النبیین ہوں گا اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان کا صاحب شفاعت ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۲۲/۲۹ وَعَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُّلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيۡنَ وَاِنَّ وَلِيِّيۡ اَبِيۡ وَخَلِيۡلُ رَبِّيۡ ثُمَّ قَرَءَ اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرَاهِيۡمَ لَلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ۔ (رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ)

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے نبیوں سے دوست ہے اور میرا دوست میرا باپ اور میرے رب کا خلیل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی بے شک لوگوں میں سے نزدیک ترین حضرت ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۲۳/۳۰ وَعَنۡ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيۡ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الۡاَخۡلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الۡاَفۡعَالِ (رَوَاهُ فِيۡ شَرۡحِ السُّنَّةِ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکارم اخلاق اور محاسن افعال تمام کرنے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

روایت کیا اس کو شرح السنہ میں،

۵۵۲۴ / ۳۱ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرٰةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْا وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَّيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُّعَاةٌ لِّلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا يَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّأُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ۔

کعبؓ تورات سے بیان کرتے ہیں کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت گو ہیں نہ درشت خو۔ نہ بازاروں میں چلّانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے لیکن معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی جائے پیدائش مکّہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اسکی بادشاہی شام میں بھی ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ شادی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں، ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ ہر بلند جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں وہ سورج کی نگہداشت کرنیوالے ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے نماز پڑھتے ہیں آدھی پنڈلیوں پر تہبند باندھتے ہیں اور اپنے اطراف پر وضو کرتے ہیں ان کا پکارنے والا آسمانی فضا میں ندا کرتا ہے لڑائی میں ان کی صف نماز میں صف باندھنے کی طرح ہے رات کو ان کی آواز پست ہوتی ہے جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارمی نے معمولی تغیر کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۲۵ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوتی ہے کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ مودود نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں جہاں آپ مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۲۶ / ۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور آسمان کے رہنے والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے کہا اے ابو عباس! آسمان والوں پر آپکو کیسے فضیلت دی گئی ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کیلئے

فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

فرمایا ہے اوران میں سے جو کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ہم اس کو جہنم میں ڈال دیں گے اور ظالموں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا ہے ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ لوگوں نے کہا انبیاء پر آپ کو کیسے فضیلت حاصل ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کے حق میں فرمایا ہے ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے وہ ان کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ آخر آیت تک۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سب لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن وانس کی طرف مبعوث کیا ہے۔

۵۵۲۷/۳۸ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ الْغِفَارِىِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِىٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِىْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ

ابوذرؓ غفاری سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کیسے آپ کی نبوت کا علم ہوا کہ آپ کو یقین حاصل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ میں مکہ کی کسی وادی میں تھا کہ دو فرشتے آئے ایک زمین پر اُتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا رہا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا ان کا وزن ایک آدمی کے ساتھ کرو۔ میں ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا گیا میں غالب رہا۔ پھر اس نے کہا دس آدمیوں کے ساتھ آپ کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے سو کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن

ثُمَّ قَالَ زِنُهُ بِاَلْفٍ فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْوَزَنْتَهُ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا۔ (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ)

کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں ان پر بھی غالب آ گیا مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترازو ہلکا ہونے کی وجہ سے وہ مجھ پر گر پڑیں گے فرمایا ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا اگر تو اس کی تمام امت کے ساتھ اس کا وزن کرے تو ان پر غالب آ جائے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے۔

۵۵۲۸ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی مجھ پر فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ تم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ روایت کیا اس کو دارقطنی نے،

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور آپ کی صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۲۹ / ۱ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے کئی ایک نام ہیں۔ میں محمد ہوں احمد ہوں اور ماحی ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر مٹا دیتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جسکے بعد نبی نہ ہو۔ متفق علیہ،

۵۵۳۰ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی ایک نام بیان کئے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد

سَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوں۔ میرا نام المقفی الحاشر نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۱ (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّأَنَا مُحَمَّدٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں کس طرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں میرا نام محمد ہے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۲ (۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے حصہ اور ڈاڑھی کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے جب آپ تیل لگا لیتے ظاہر نہیں ہوتے تھے جب آپ کا سر پراگندہ ہوتا ظاہر ہو جاتے۔ آپ کی ڈاڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔ ایک آدمی نے کہا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند ہو گا فرمایا نہیں چاند اور سورج کی طرح تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند تھی جس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۳ (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپ کے ساتھ روٹی گوشت یا ثرید کھایا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کی طرف گیا میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس تھی جو مٹھی کی مانند تھی اس پر مسوں کی طرح

نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّاٰلِيلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تل تھے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۴ وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَاَلْبَسَهَا قَالَ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي اَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے اس میں ایک سیاہ چھوٹی سی چادر تھی آپ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ اُٹھا کر آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کو ام خالد کو پہنایا اور فرمایا پرانا کر اور پھر پُرانا کر اس میں سبز یا زرد دھاریاں تھیں۔ فرمایا اے ام خالد یہ کپڑا بہت خوبصورت ہے اور سَنَاہُ کا معنی حبشی زبان میں حَسَنَۃ کا ہے ام خالد نے کہا میں نے آپ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا میرے باپ نے مجھ کو روکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِينَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قد۔ نہ آپ کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا اور نہ ہی نہایت گندمی۔ آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریلے تھے اور نہ ہی نرم نیچے لٹکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کے لیے مبعوث فرمایا مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں دس سال رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس سفید بال نہیں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ میانہ قد کے تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد، روشن رنگ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔ ایک روایت

قَالَ کَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ اَزْھَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ کَانَ شَعْرُ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ اُذُنَیْہِ وَعَاتِقِہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَیْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَکَانَ بَسْطَ الْکَفَّیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ کَانَ شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ۔

میں ہے آپؐ کے کانوں اور شانوں کے درمیان تھے (متفق علیہ)۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے بڑے سر والے موٹے موٹے قدموں والے تھے۔ آپ جیسا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے نہیں دیکھا اور آپ فراخ ہتھیلیوں والے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ موٹی موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے تھے۔

۵۵۳۶ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بُعَیْدَ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَہٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ رَاَیْتُہٗ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ لَمْ اَرَ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَعْرُہٗ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ بُعَیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ۔

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان فراخی تھی۔ آپ کے بال کانوں کی لُو تک تھے۔ میں نے آپ کو سُرخ حُلہ پہنے دیکھا۔ میں نے آپ سے پہلے آپ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے براءؓ نے کہا میں نے کوئی شخص لمبے بالوں والا سُرخ جوڑے میں آپ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فراخی تھی نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔

۵۵۳۷ وَعَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَلِیْعَ الْفَمِ اَشْکَلَ الْعَیْنِ مَنْھُوْشَ الْعَقِبَیْنِ قِیْلَ لِسِمَاکٍ مَا ضَلِیْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِیْمُ

سماکؒ بن حرب سے روایت ہے وہ جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے آنکھوں میں لال ڈورے تھے۔ ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ سماک سے کہا گیا ضلیع الفم کا کیا معنی ہیں کہا بڑے منہ والے۔ کہا گیا اشکل العینین کا کیا معنی ہے کہا آنکھ کے دراز شگاف والے

اَلْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہا گیا منہوش العقبین کا کیا معنی ہے کہا ایڑیوں کے تھوڑے گوشت والے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۸ وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُّقَصَّدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو طفیلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفید نمکین رنگ کے میانہ قد تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۳۹ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ۔

ثابتؓ سے روایت ہے کہ انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا کہا آپ اس عمر تک نہیں پہنچے کہ آپ خضاب لگاتیں۔ انہوں نے کہا اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا۔ ایک روایت میں ہے اگر میں گننا چاہتا وہ سفید بال جو آپ کے سر میں تھے تو شمار کر سکتا تھا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ کے ریش بچہ اور کنپٹیوں اور سر میں چند ایک سفید بال تھے۔

۵۵۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا جب چلتے تھے آگے کی جانب جھکتے ہوتے چلتے تھے میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو اس قدر نرم نہیں چھوا جیسا کہ آپ کی ہتھیلیاں نرم تھیں اور میں نے کسی مشک اور عنبر میں اس قدر خوشبو نہیں پائی جس قدر آپ کے بدن مبارک سے آتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۵۴۱ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ

ام سلیم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے ہاں تشریف لاتے اور میرے ہاں قیلولہ فرماتے میں آپ

عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَ كَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَّا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیتی آپ اس پر سوتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا میں آپ کا پسینہ جمع کر لیتی اور خوشبو میں ملا دیتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے کہنے لگیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو خوشبو میں ملا دیتے ہیں اور وہ نہایت عمدہ خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے ام سلیم نے کہا ہم اپنے بچوں کے لیے اس سے برکت کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تو نے خوب کیا۔ (متفق علیہ)

۵۵۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا وَّ اَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ گھر جانے کے لیے باہر نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا چھوٹے چھوٹے بچے آپ کو ملنے کیلئے آگے بڑھے۔ آپؐ ان میں سے ایک ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے۔ آپ نے میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طرح پائی جیسا کہ آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے) جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں سموا باسمی باب الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید کی حدیث جس کے لفظ ہیں نظرت الی خاتم النبوۃ باب احکام المیاہ میں گذر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۴۳ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَ

علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا سر بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے

الْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

تھے سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۴۴ ۱۶ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّأَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے کہ جب وہ آپؐ کا وصف بیان کرتے کہتے کہ آپ نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ کوتاہ قامت۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپ کے بال قدرے خم دار تھے، آپ نحیف نہ تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ معمولی گولائی تھی آپ کا رنگ سفید مائل بسرخی دونوں آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز ہڈیوں کے اور کندھوں کے جوڑ موٹے موٹے کم بال والے صاحب مسربہ تھے (سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر) ہاتھ اور پاؤں پر گوشت جب چلتے قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ پستی سے اتر رہے ہوں جب متوجہ ہوتے پوری طرح متوجہ ہوتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے لوگوں میں از روئے سینہ کے سخی گفتگو میں سچے اور کھرے۔ طبیعت کے نرم قبیلہ کے لحاظ سے مکرم۔ جو آپ کو یکایک دیکھتا ڈر جاتا اور جو کوئی آپ کے ساتھ رہنے لگ جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ کا مداح بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ آپ سے پہلے اور بعد میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُكْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَكَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرَقِہٖ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ میں چلتے آپ کی خوشبو کی وجہ سے آپ کے پیچھے جانے والا شخص معلوم کر لیتا کہ آپ یہاں سے گذرے ہیں یا راوی نے کہا آپ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے۔
(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۶ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ابو عبیدہؓ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے رُبیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کریں وہ کہنے لگیں بیٹے اگر تم آپ کو دیکھتے تم کو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج نکل آیا ہے۔
(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا آپؐ نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا میرے نزدیک آپؐ اس وقت چاند سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۵۴۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک میں آفتاب جاری ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز رو نہیں دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ کے لئے لپیٹی جاتی ہے۔ ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔
(روایت کیا اسکو ترمذی سے)

۵۵۴۹ (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَّكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی تھیں۔ آپ کھل کر نہ ہنستے تھے بلکہ مسکراتے تھے جب میں آپ کو دیکھتا کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں ڈالا ہوتا تھا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۵۰ (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں میں معمولی کشادگی تھی۔ جب آپ کلام کرتے آپ کے دانتوں سے نکلا ہوا نور دیکھا جا سکتا تھا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۵۱ (۲۳) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خوش ہوتے آپ کا چہرہ مبارک دمکنے لگتا ایسے معلوم ہوتا آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم اس بات کو جانتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۲ (۲۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرٰةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرٰةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰةِ نَعْتِيْ

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا آپ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات اتاری کیا تورات میں تو میری صفت پاتا ہے اور اس میں میرے ظہور کے متعلق پیش گوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم

وَصِفَتِیْ وَمَخْرَجِیْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰی بَلٰی وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِی التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِیْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ)

اے اللہ کے رسول ہم تورات میں آپ کی صفت، نعت اور آپ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اٹھا دو اور اپنے بھائی کے تم والی بنو (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۵۵۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں بھیجی گئی رحمت ہوں (روایت کیا اس کو دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابٌ فِیْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے اخلاق اور عادات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۵۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپ نے مجھ کو اُف تک نہیں کیا اور کبھی نہیں کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْهَبَ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین خُلق کے حامل تھے ایک دن آپ نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کے لیے

لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِى السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَآئِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھیجا ہے جاؤں گا میں کام کے لیے نکلا راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے میں وہاں کھڑا ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس میں نے جو کام کہا تھا کر آتے ہو۔ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول میں جا رہا ہوں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۵۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَّجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَّرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَآءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (انس) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ جا رہا تھا آپ پر نجران کے موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پالیا اور چادر پکڑ کر زور سے کھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کے سینہ کی طرف پھرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر سخت کھینچنے کی وجہ سے رگڑ کا نشان دیکھا۔ پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی کچھ دینے کا حکم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور مسکرائے پھر اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ

انہی (انس) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والے ڈر گئے لوگ آواز کی جانب نکلے۔ ان کو آگے سے آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے، جو لوگوں سے پہلے اس آواز

فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَّفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کیطرف پہنچ گئے تھے۔ آپ فرماتے تھے گھبراؤ نہیں گھبراؤ نہیں اور آپ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زین نہیں ڈالی ہوتی تھی آپ کی گردن میں تلوار حمائل تھی فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا کی مانند پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۸/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے اس کے جواب میں نہیں کہا ہو۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۹/۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهٗ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَّا يَخَافُ الْفَقْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپؐ سے اسقدر بکریوں کا جو پہاڑوں کے درمیان تھیں سوال کیا۔ آپؐ نے اسکو اسقدر بکریاں عطا فرمادیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۰/۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حنین سے واپسی پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا۔ بہت سے اعرابی آپ سے لپٹ گئے اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپ کو ایک کیکر کی طرف تنگ کردیا کیکر سے آپ کی چادر چمٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے واپس کردو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد اونٹ ہوں میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کردوں پھر تم مجھ کو بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۱ (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھ لیتے۔ مدینہ والوں کے خادم آپ کے پاس پانی کے برتن لاتے جو برتن وہ لاتے آپ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے بعض اوقات صبح سردی میں وہ لے آتے آپ اس میں بھی اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۶۲ (۹) وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے مدینہ کی جو لونڈی چاہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۵۶۳ (۱۰) وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی اسکی عقل میں کچھ فتور تھا وہ آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپؐ نے فرمایا اے امّ فلاں کون سے بازار میں تجھے کام ہے۔ آپ اس کے ساتھ ایک بازار میں تنہا ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۶۴ (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو لعنت کرنیوالے نہ تھے اور نہ گالی نکالتے تھے۔ ناراضگی کے وقت فرماتے اسے کیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۵ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ مشرکوں پر لعنت ڈالیں فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا ہوں۔ بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۶ ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس کو ناپسند فرماتے ہم آپ کے چہرہ سے کراہت کے آثار معلوم کر لیتے۔ (متفق علیہ)

۵۵۶۷ ۱۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے وقت ان کے حلق کا کوا نظر آئے۔ آپ مسکراتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۸ ۱۵ وَعَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پے در پے باتیں نہیں کرتے تھے جس طرح تم کرتے ہو آپ اس طرح گفتگو فرماتے اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا گن سکتا۔ (متفق علیہ)

۵۵۶۹ ۱۶ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ تَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اسودؒ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلّم گھر میں کیا کام کرتے تھے فرمایا اپنے گھر کی مہنت یعنی خدمت کرتے جس وقت نماز کا وقت آتا نماز کی طرف نکل جاتے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۷۰ ۱۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو کبھی دو کاموں میں سے ایک کو پسند کرنے کے متعلق نہیں کہا گیا مگر آپ آسان کو پسند فرماتے جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور ہو جاتے۔ آپ نے کبھی اپنے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا اور اگر اللہ کی کسی حرام کردہ شے کا کوئی مرتکب ہو جاتا محض اللہ کی رضا کے لیے اس سے انتقام لیتے

اِلَّا اَنْ یُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۷۱/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَىْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَىْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت لونڈی اور نوکر کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جبکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں۔ آپ کو اگر کبھی کسی کی طرف سے ضرر پہنچا ہے تو آپ نے اس کا انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو پھاڑا جائے پس خدا کے لیے بدلہ لیتے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۵۵۷۲/۱۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِىْ عَلٰى شَىْءٍ قَطُّ اُتِىَ فِيْهِ عَلٰى يَدَىَّ فَاِنْ لَامَنِىْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِىَ شَىْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ۔

انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے میں اس وقت آٹھ سال کا بچہ تھا۔ دس سال تک میں نے آپ کی خدمت کی ہے کبھی آپ نے میرے ہاتھوں کسی نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی اگر آپ کے گھر والوں سے مجھ کو کچھ کہتا فرماتے اس کو چھوڑو اگر کچھ مقدر میں ہے ہو جائے گی۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں کچھ تبدیلی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۷۳/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِى الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف سے فحش گوئی کرتے نہ بازاروں میں چلانے والے تھے برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے لیکن معاف کر دیتے اور در گزر کرتے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ بیمار

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

کی عیادت کرتے جنازہ کے پیچھے چلتے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیتے گدھے پر سوار ہو جاتے خیبر کے دن میں نے آپ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ پوست خرما کی تھی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۵ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں گانٹھ لیتے اپنے کپڑے سی لیتے اپنے گھریلو کام کاج کرتے جیسے تمہارا کوئی آدمی اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ عام آدمیوں کیطرح ایک آدمی تھے کپڑے سے جوئیں دیکھ لیتے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے نفس کی خدمت کرتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۶ (۲۳) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خارجہؒ بن زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ زید بن ثابت کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم سے رسول اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ وہ کہنے لگے میں آپ کا پڑوسی تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی میری طرف پیغام بھیجتے میں آکر آپ کیلئے اس کو لکھ دیتا جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی دنیا کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کا ذکر کرتے ہمارے ساتھ آپ بھی اس کا ذکر کرتے جب ہم کھانے کا ذکر کرتے آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے۔ یہ سب احوال میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر رہا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۷ (۲۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ

انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اس کے

الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَّجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہاتھ سے نہ کھینچتے۔ یہاں تک کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ کھینچتا اور اپنا روئے مبارک اس سے نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ پھیرتا۔ کبھی آپ کو نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہم نشینوں کے سامنے زانو آگے بڑھاتے ہوں۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۸/۲۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کے لیے کوئی ذخیرہ جمع نہیں کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۷۹/۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت تھے (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۵۸۰/۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ وَّتَرْسِيْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ترتیل اور ترسیل تھی۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۵۸۱/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنِهٖ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح پے در پے باتیں نہ کرتے تھے لیکن آپ کی گفتگو کے کلمے جدا جدا ہوتے۔ جو آپ کے پاس بیٹھتا اس کو یاد رکھتا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۲/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہؓ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرنے میں نہیں دیکھا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۳/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

علیہ وسلم جس وقت باتیں کرنے کے لیے بیٹھتے آسمان کی طرف بہت زیادہ نگاہ اُٹھاتے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۸۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن سعید انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا عوالی مدینہ میں آپ کا بیٹا دودھ پیتا تھا آپ اس کو دیکھنے کے لیے کبھی تشریف لے جاتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوتے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا اور اس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ حضرت ابراہیم کو گود میں لیتے اور بوسہ دیتے پھر واپس تشریف لے آتے عمرو نے کہا جس وقت ابراہیم وفات پا گئے آپؐ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں۔ جو دودھ پینے کی مدت کو پورا کرتی ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک یہودی عالم تھا اسکا نام فلاں تھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا جو کئی ایک دینار تھے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپ نے فرمایا اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں وہ کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک میرا قرض مجھے نہ دو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں تیرے ساتھ ہی بیٹھا رہوں گا۔ آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے رسول اللہ

سَلَّمَ اِذَا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ
وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَ
يَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ
بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَّغَيْرَهٗ
فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَ
اللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ
اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰىةِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَ
مُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ
لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي
الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا
قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ
فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ
كَثِيْرَ الْمَالِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشاء اور صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس کو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کر رہے تھے اس کو سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی یا کسی اور پر ظلم کروں جب دن نکل آیا یہودی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں تقسیم کرتا ہوں۔ بخدا میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تورات میں جو آپ کی صفت لکھی ہوئی ہے اس کو آزمالوں اس میں ہے محمد بن عبداللہ ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور جائے ہجرت مدینہ ہے ان کا ملک شام ہے۔ بدزبان اور فحش گو نہیں ہے سخت دل اور بازاروں میں چلانے والا نہیں ہے اور نہ فحش کی وضع اختیار کرنے والا ہے اور نہ بیہودہ بات کہنے والا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور یہ مال ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور وہ یہودی بہت مالدار تھا۔
(روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۵۸۶ ۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ ذکر کرتے اور دیگر باتیں کم کرتے اور نماز لمبی پڑھتے

يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اور خطبہ مختصر دیتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے ان کا کام پورا کر دیتے۔ روایت کیا اس کو نسائی اور دارمی نے۔

۵۵۸۷/۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُّكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ جو چیز تو لایا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی۔ کہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۸/۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَّاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَّلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ اگر میں چاہوں سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسکی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا تیرا رب تجھ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ چاہیں تو بندہ نبی ہونا پسند کریں اور یا بادشاہ پیغمبر۔ میں نے جبریل کی طرف دیکھا انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کر۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبریل کی طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ تواضع اختیار کر و میں نے کہا میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔ عائشہؓ نے کہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے فرماتے میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

مُتَّکِأً يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

بعثت اور آغازِ وحی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوتے مکہ میں آپ تیرہ سال ٹھہرے آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو، ہجرت کا حکم ملا مدینہ میں دس سال اقامت گزیں رہے تریسٹھ برس کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ (متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے آپ آواز سنتے اور سات سال تک صرف روشنی دیکھتے رہے اور کچھ نہ دیکھتے اور آٹھ سال آپکی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ (متفق علیہ)

۵۵۹۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر میں آپؐ کو فوت کرلیا۔ (متفق علیہ)

۵۵۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوتے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوتے۔

سِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

مسلم نے اسکو روایت کیا (امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ ترسیٹھ برس کی روایات بہت ہیں)

۵۵۹۳/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو آپ وحی سے شروع کیے گئے سچے خوابوں کا دیکھنا تھا۔ آپ جو خواب بھی دیکھتے اس کی تعبیر صبح کی طرح نمودار ہوتی۔ پھر آپ کی طرف تنہائی پسند کردی گئی آپ خلوت میں رہتے آپ غار حرا میں چلے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے۔ اس سے پہلے کہ اپنے گھر والوں کی طرف مائل ہوں اور اس مدت کیلئے زادراہ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہؓ کی طرف آتے اور اسی قدر زادراہ لے جاتے حتیٰ کہ ان کے پاس حق آگیا جبکہ آپؐ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ آپؐ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اسکے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے مجھ کو پکڑا اور دوبارہ دبایا حتیٰ کہ اس کے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اس کے دبانے سے مجھ کو مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوتے خون سے پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ تر ہے جس نے قلم کے واسطہ سے انسان کو تعلیم دی وہ چیز کہ جانتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لے کر لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا آپ خدیجہؓ کے پاس گئے اور کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ آپ سے خوف دور ہوا۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ

بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ

سے کہا اور تمام واقعہ بتلا دیا کہ مجھ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے خدیجہؓ کہنے لگیں ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کریگا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں باتیں سچی کرتے ہیں بوجھ اُٹھا لیتے ہیں، محتاج کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، حق کے حادثوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اُسے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سنیئے کیا کہتا ہے۔ ورقہ نے کہا اے بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی خبر دی۔ ورقہ کہنے لگا یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اُترا تھا۔ اے کاش میں اس وقت جوان ہوتا۔ اے کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھ کو مکہ سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ اس نے کہا ہاں جس شخص کے پاس بھی ایسا کچھ آیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے وہ دشمنی کیا گیا ہے۔ اگر مجھ کو تمہارے اس دن نے پا لیا میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ تھوڑی دیر بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی منقطع ہو گئی (متفق علیہ) اور بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وحی رُک جانے پر آپ کو نہایت غم ہوا کئی بار غم کی وجہ سے صبح جاتے کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گر پڑیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تاکہ اپنے نفس کو گرا دیں جبریل ظاہر ہوتے اور کہتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں آپ کا اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ کا نفس تسکین پاتا۔

حَتّٰی حَزِنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْہُ مِرَارًا کَیْ یَتَرَدّٰی مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَکُلَّمَا اَوْفٰی بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِکَیْ یُلْقِیَ نَفْسَہٗ مِنْہُ تَبَدّٰی لَہٗ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا فَیَسْکُنُ لِذٰلِکَ جَاشُہٗ وَتَقِرُّ نَفْسُہٗ۔

۵۵۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءَ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی کے رک جانے کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا۔ آسمان کی جانب سے میں نے ایک آواز سنی ناگہاں وہ فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں بہت خوفزدہ ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا میں اپنے گھر آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اوڑھا دو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ مخلوق کو ڈرا اپنے رب کی بڑائی بیان کر اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے پھر وحی پے در پے آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ

عائشہؓ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی گھنٹال کی آواز کی طرح آتی ہے اور ایسی وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے وہ مجھ سے موقوف ہوتی ہے جب کہ میں اس کو یاد کر لیتا ہوں کبھی فرشتہ آدمی

مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی شکل میں میرے سامنے نمودار ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے ۔میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے آپ کو دیکھا ہے سخت سردی کے دن آپ پر وحی اترتی جب موقوف ہوتی آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا تھا۔ (متفق علیہ)

۵۵۹۶/۸ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل ہوتی اس کی شدت کی وجہ سے آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ ایک روایت میں ہے آپ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے۔ جب وحی آپ سے منقطع ہوتی اپنا سر اٹھاتے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۹۷/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي

ابن عباسؓ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اتری کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ صفا پر چڑھ گئے اور بلانا شروع کیا اے بنو فہر اے بنو عدی قریش کے قبائل کو پکارنے لگے وہ سب جمع ہو گئے جو شخص خود نہ آتا اپنا نمائندہ بھیج دیتا تاکہ دیکھے کیا ہے ابولہب آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی۔ فرمایا بتلاؤ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کی جانب سے سواروں کا ایک لشکر نکلا ہے ایک روایت میں ہے کہ جنگل میں سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم میری اس بات کو سچ مان لو گے وہ کہنے لگے ہاں ہم نے ہمیشہ آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے فرمایا سخت عذاب سے پہلے میں تم کو ڈرا رہا

تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوں۔ ابولہب کہنے لگا تجھ کو ہلاکی ہو تو نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلَى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَّكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَّإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے قریش کے سردار اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک کہنے لگا تم میں سے کون فلاں آدمی کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اس کی نجاست خون اور بچہ دانی لاکر جس وقت آپ سجدہ کریں آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دے ان میں سے ایک بدبخت شخص اُٹھ کھڑا ہوا۔ جب آپ نے سجدہ کیا لاکر اس نے آپ کے کندھوں کے درمیان رکھدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے۔ وہ ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے ایک شخص نے جاکر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی میں پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے آکر اُسے آپ سے دُور کیا اور ان کی طرف متوجہ ہوتیں ان کو گالیاں دیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی فرمایا اے اللہ قریش کو پکڑ لے تین بار یہ دعا کی جب آپ دعا کرتے تھے تین بار کرتے تھے اور جب مانگتے تین مرتبہ مانگتے اے اللہ ہشام بن عمرو کو پکڑ۔ عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ کو امیہ بن خلف کو عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔ عبداللہ نے کہا میں نے ان کو بدر کے دن دیکھا کہ قتل ہو کر گرے ہوئے ہیں ان کو کھینچ کر قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ

عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنِ عُتْبَةَ وَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وسلم نے فرمایا کنویں والوں پر لعنت مسلط کر دی گئی ہے (متفق علیہ)

۵۵۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي

عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبدیالیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اس کو دعوت پیش کی اس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف سے آیا تھا۔ قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اُٹھایا ایک ابر نے مجھ پر سایہ کر لیا تھا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو انہوں نے جواب دیا ہے سُن لیا ہے آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ ان کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سُن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو اخشبین پہاڑوں کو ان پر ڈھانک دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں امید کرتا ہوں کہ ان کی پشتوں سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(متفق علیہ)

۵۶۰۰ ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک احد کے دن توڑ دیا گیا اور سر زخمی ہو گیا آپ اس سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا دانت توڑا اور سر زخمی کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۶۰۱ ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہو گا جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ کا رسول قتل کر دے۔ (متفق علیہ)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۰۲ ۱۴ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ

یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ کون سا حصہ قرآن پاک سے پہلے نازل ہوا فرمایا یا ایہا المدثر میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے سورۃ اقرأ باسم ربک نازل ہوئی انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے یہ سوال

بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَآ اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کیا تھا انہوں نے ایسا ہی جواب دیا تھا۔ میں نے بھی اُسے اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے کہا ہے۔ جابرؓ نے مجھے کہا میں تجھے وہی حدیث بیان کر رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی آپ نے فرمایا ایک مہینہ میں حرا میں خلوت میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا نیچے اُترا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنی دائیں جانب دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا اپنی بائیں جانب دیکھا کچھ نظر نہ آیا پیچھے دیکھا کچھ دکھائی نہ دیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا میں نے ایک شئی دیکھی۔ میں خدیجہؓ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا پھر یہ آیت اتری اے چادر اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک وصاف کر اور ناپاکی کو چھوڑ۔ یہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔

(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

علاماتِ نبوت کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطٰنِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ

انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے۔ آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبریل نے آپ کو پکڑ کر چت لٹایا۔ آپ کے دل کو چیرا اور آپ کے دل سے علقہ نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے۔ پھر آپ کے دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر جبریل نے دل اپنی جگہ رکھ کر دوبارہ ملا دیا اور لڑکے آپؐ کی

بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

والدہ کی طرف آئے (والدہ سے مُراد دایہ حلیمہؓ ہے) انہوں نے کہا کہ محمدؐ قتل کردیئے گئے ہیں۔ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ نے کہا میں نے آپ کے سینہ میں سوئی کے سینے کا نشان دیکھا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۰۴/۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو مکہ میں میرے نبی بننے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۰۵/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے کسی نشانی کا سوال کیا تو آپؐ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا اور انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۰۶/۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا اُن میں سے ایک پہاڑ پر رہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے۔ آپؐ نے کافروں کو فرمایا گواہ ہو جاؤ۔

(متفق علیہ)

۵۶۰۷/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ اپنے چہرہ کو تمہارے سامنے خاک آلودہ کرتا ہے جواب ملا ہاں ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اس کو یہ کام کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند

لَاَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۰۸/۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ

ڈالوں گا۔ ابوجہل آپؐ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے اس نے آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا قصد کیا تو گھبراہٹ کی وجہ سے وہ جلدی جلدی اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرتا تھا۔ کہا گیا تجھ کو کیا ہو گیا ابوجہل نے کہا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق کھود دی گئی ہے اور خوف ہے اور بازو ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ابوجہل میرے قریب ہو جاتا تو فرشتے اسکو ایک ایک ٹکڑا کر کے پکڑ لیتے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک دن میں آپؐ کے پاس تھا اچانک ایک شخص آیا اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ پھر آپؐ کے پاس ایک اور شخص آیا تو اس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اے عدی تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے اگر تیری زندگی لمبی ہو تو تُو ایک عورت کو دیکھے گا کہ وہ حیرہ سے کوچ کریگی تاکہ بیت اللہ کا طواف کرے تو خدا کے سوا کسی سے خوفزدہ نہیں ہو گی۔ اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے فتح کئے جائیں گے اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ایسا زمانہ پائیگا کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر قبول کرنے والے کو تلاش کرے گا مگر اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ اور اللہ سے ایک تمہارا ملاقات کرے گا اللہ اور اس بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ اللہ فرمائیگا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے کہ وہ تجھ کو میرے احکام پہنچاتے رہے ہیں یہ کہے گا کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا اور احسان نہیں کیا وہ کہے گا کیوں نہیں تو وہ اپنی دائیں بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا

رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ
اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَيْكَ
فَيَقُوْلُ بَلٰى فَلْيَنْظُرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا
يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ
فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَ
لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ
بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ
افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ
طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ
النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ جو شخص
کھجور نہ پائے تو وہ عمدہ کلام سے۔ عدی نے کہا کہ
میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس نے حیرہ شہر
سے کوچ کیا تاکہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اللہ کے
سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور میں اُن لوگوں میں
تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے
اگر تمہاری عمر دراز ہو تو اس چیز کو دیکھو گے
جو فرمائی نبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونے
یا چاندی کی مٹھی بھرے نکلے گا۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۹ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ
شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ
الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ
وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ
الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ
فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ
فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ
فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ
بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ
عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ

خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے شکوہ
کیا آپ کی طرف اس حال میں کہ آپؐ کعبہ کے سائے
میں کمبل پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہم نے مشرکوں
سے بہت تکلیف پائی تھی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ
کے رسول کیا آپؐ اللہ سے دُعا نہیں کرتے آپؐ اُٹھ
بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ تھا۔ فرمایا
پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے لئے گڑھا کھودا
جاتا اور اس کو اُس میں رکھ کر آرے سے چیرا جاتا
تو یہ عذاب اس کے دین سے مانع نہ ہو سکتا۔ اور
ایک شخص کو لوہے کی کنگھی کی جاتی ہڈیوں اور پٹھوں
پر مگر یہ عذاب اس کو دین سے نہ پھیر سکتا۔ خدا کی قسم
یہ دین اس وقت پورا ہو گا کہ ایک سوار صنعاء سے

عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرموت تک چلے گا تو وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا بھیڑیئے سے اپنی بکریوں پر لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِىْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوْا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوْا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِى الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ اِلْبَحْرَ فِىْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لاتے۔ امّ حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں ایک دن آپؐ امّ حرام کے پاس تشریف لائے۔ امّ حرام نے آپ کو کھانا کھلایا پھر امّ حرام آپؐ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگیں۔ آپؐ سو گئے پھر آپ جاگے اور ہنس رہے تھے۔ امّ حرام نے کہا اے اللہ کے رسول کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ دریا کی پشت پر سوار ہوتے ہیں۔ بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہونے کی مانند میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ حضرتؐ نے ام حرام کے لئے دعا فرمائی پھر اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ پھر دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوتے۔ میں نے کہا آپ کو کس چیز نے ہنسایا فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے۔ میں نے کہا میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو پہلوں میں سے ہے۔ ام حرام حضرت معاویہؓ کے وقت دریا

فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٦١١/٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَآءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَّجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيْثَا

دریا میں سوار ہوئیں۔ ام حرام سمندر سے نکلتے وقت گر کر ہلاک ہوئیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا اور وہ ازد شنوءۃ سے تھا۔ وہ ضماد منتر پڑھتا آسیب سے۔ ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں کو یہ کہتے سُنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ ضماد نے کہا اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو شاید میں اس کا علاج کروں اور اللہ اس کو شفا عطا فرمائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد آنحضرت سے ملا اور کہنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آسیب کے لئے منتر پڑھتا ہوں کیا آپ بھی چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں جس کو اللہ راہ دکھلا دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ضماد نے کہا آپ یہ کلمات دوبارہ فرمائیے آپ نے دوبارہ انہی کلموں کو پڑھا تین دفعہ۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں اور ساحروں اور شاعروں کا قول سُنا ہے لیکن آپ کے ان کلموں جیسے کبھی نہیں سُنے ہو کہ بڑی فصاحت اور بلاغت کے حامل ہیں۔ آپ اپنا ہاتھ دراز فرمائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد نے بیعت کی (روایت کیا اس کو مسلم نے) اور مصابیح کے

أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔
(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦١٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ وَ قَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي

بعض نسخوں میں ہے بلغنا ناعوس البحر اور ابوہریرہؓ کی دونوں حدیثیں ذکر کی گئیں اور جابر بن سمرہ کی روایت میں ہے کہ یہلک کسریٰ اور دوسری حدیث میں لتفتحن عصابۃ ہے باب الملاحم میں۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

تیسری فصل

ابن عباس سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے مجھ کو حدیث بیان کی خود اپنی زبان سے ابوسفیان نے کہا کہ میں نے اس مدت میں سفر کیا جو کہ میرے اور آپ کے درمیان تھی یعنی صلح حدیبیہ میں شام میں تھا کہ آپ نے ہرقل کی طرف خط ارسال کیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ دحیہ کلبی وہ خط لائے۔ دحیہ کلبی نے امیر بصری کو خط پہنچا دیا تو امیر بصری نے وہ خط ہرقل کے پاس پہنچایا۔ ہرقل نے کہا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جو نبوّت کا مدعی ہے لوگوں نے کہا ہاں میں قریش کی جماعت میں بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہم ہرقل کے سامنے بٹھائے گئے۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس شخص کے نسب قریب ہے جو نبوّت کا مدعی ہے حضرت ابوسفیان نے کہا میں۔ مجھ کو اس نے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا پھر ترجمان کو بُلایا۔ ہرقل نے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کے یاروں کو یہ بات بتا دے کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق سوال کروں گا جو کہ نبوّت کا مدعی ہے۔ اگر ابوسفیان جھوٹ بولے تو تم سب اس کو جھٹلا دو۔ ابوسفیان نے کہا کہ اللہ کی قسم

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ
أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ
قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ
قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ
كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ
يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا
بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ
عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً
لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ
قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي
هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ
فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ
أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ
قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا
ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ
ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي
أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ

اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے جھوٹ کو ظاہر کیا جائے گا تو میں اس پر جھوٹ بولتا۔ ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہا کہ ابوسفیان سے آنحضرتؐ کے حسب نسب کے متعلق سوال کر۔ میں نے کہا وہ صاحب حسب ہے۔ ہرقل نے کہا کہ اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں، ہرقل نے کہا کیا اس دعویٰ سے پہلے اس پر کبھی کسی نے جھوٹ کی تہمت لگائی ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے کہا کیا مالدار لوگ انکی پیروی کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کمزور لوگ۔ ہرقل نے کہا کیا ایمان لانیوالوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا کم؟ ابوسفیان نے کہا بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہوا ہے اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا پھر تمہاری لڑائی کس طرح رہی؟ ابوسفیان نے کہ ہماری لڑائی کی مثال ڈول کی ہے۔ کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے کبھی ہم۔ ہرقل نے کہا کیا کبھی اس نے عہد شکنی بھی کی ہے میں نے کہا نہیں البتہ اس صلح میں ہم نہیں جانتے کیا کرے گا۔ ابوسفیانؓ نے کہا اللہ کی قسم مجھے کوئی ایسی بات جو آپ کے خلاف ہو کہنی ممکن نہ ہوئی اس کے سوائے۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے اپنے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کو یہ بات کہہ دے کہ میں نے اس شخص کا حسب پوچھا تو تُو نے کہا کہ وہ ہم میں حسب والا ہے تو اسی طرح سب پیغمبر اپنی قوموں کے حسب والوں میں مبعوث ہوتے اور میں نے تجھ سے اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہونے کے متعلق پوچھا تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا اگر اس کے باپ دادا سے کوئی

فِیْٓ اٰبَآئِہٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِہٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِہٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِہٖ اَضْعَفَآءُھُمْ اَمْ اَشْرَافُھُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَآءُھُمْ وَھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ سَاَلْتُكَ ھَلْ كُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْھَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰہِ وَسَاَلْتُكَ ھَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَنْ دِيْنِہٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْہِ سَخْطَۃً لَّہٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُہُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ ھَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّھُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ ھَلْ قَاتَلْتُمُوْہُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْہُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَہٗ سِجَالًا يَّنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْہُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَھَا الْعَاقِبَۃُ وَسَاَلْتُكَ ھَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّہٗ لَا يَغْدِرُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ ھَلْ قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَہٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَہٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَہٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ

بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کیا ضعیف لوگ ہیں یا سردار تو نے کہا بلکہ ضعیف لوگ ہیں۔ میں نے کہا ہمیشہ ضعفاً نے ہی رسولوں کی تابعداری کی ہے۔ میں نے سوال کیا کیا تم نے کبھی اس کو متہم کیا ہے جھوٹ سے اس کے یہ بات کہنے سے پہلے۔ تو نے جواب دیا کہ نہیں مجھ کو علم ہوا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا ہے وہ اللہ پر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا پھر میں نے سوال کیا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی مرتد بھی ہوا تو نے کہا نہیں ایمان اسی طرح ہے جب اس کی لذت دلوں میں جگہ کر جائے۔ میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کم ہوتے ہیں یا زیادہ تو نے جواب دیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح دین و ایمان زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جائے میں نے تجھ سے لڑائی کے متعلق سوال کیا تو نے جواب دیا کہ ہماری اور اس کی لڑائی ڈولوں کی مانند ہے۔ کبھی وہ غالب رہتا ہے اور کبھی تم غالب رہتے ہو۔ پیغمبروں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے پھر آخر کار پیغمبروں کے لئے ہی فتح ہوتی ہے۔ اور میں نے سوال کیا کیا کبھی اس نے عہد شکنی کی ہے تو نے جواب دیا نہیں تو پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے تو نے جواب دیا کہ نہیں اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کی ہوتی تو میں کہتا اس نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ کس چیز کا حکم کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ

قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحمی اور حرام سے بچنے کے متعلق حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا اگر یہ بات سچ ہے جو تو کہتا ہے تو وہ سچا نبی ہے اور میں یہ جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم سے ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس سے ملاقات کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو میں اُن کے قدم دھوتا اور اس کی حکومت کو غلبہ حاصل ہوگا میرے پاؤں کے نیچے والی زمین پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا۔ متفق علیہ اور یہ حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گذر چکی۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ — معراج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۵۶۱۳/۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا

قتادہؓ سے روایت ہے اس نے انسؓ بن مالک سے اس نے مالکؓ بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی اس رات کی جب آپ کو لے جایا گیا۔ فرمایا اس وقت میں حطیم میں تھا اور بعض وقت کہا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس آنے والا آیا اس نے میرے سینے کو نحر سے شعرتک چیر دیا اور میرے دل کو نکالا اور میرے پاس ایمان بھرا سونے کا طشت لایا گیا۔ میرے دل کو دھویا گیا اور ایمان سے بھرا گیا پھر اُسی جگہ لوٹایا گیا۔ ایک روایت میں ہے میرے دل کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھرا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید رنگ

وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ
وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ
يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ
حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَ
مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا
فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ
هُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَ
هٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ
فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ

کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کا نام براق ہے۔ اس کا قدم رکھنا نظر کی انتہا تک تھا۔ اس پر مجھ کو سوار کیا گیا اور میرے ساتھ جبریل بھی چلے جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبریل نے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کی پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون جواب دیا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا اور آسمان کا دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو اس میں حضرت آدمؑ تھے جبریل نے کہا یہ تمہارے باپ حضرت آدم ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے اُن کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے کے لئے مرحبا اور صالح نبی کے لئے۔ پھر جبریل دوسرے آسمان پر لے گئے پھر دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ کہا گیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا کہ مرحبا آنے والا تو آیا پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں داخل ہوا وہاں حضرت یحییٰؑ اور عیسیٰؑ جو کہ خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں۔ ان کو سلام کریں میں نے ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا۔ دونوں نے کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریلؑ مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑھے پھر دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ فَقَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ

ہیں۔ کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا۔ اور دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسفؑ تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا انہوں نے کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا۔ انکو مرحبا ہو۔ اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریسؑ تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا پانچویں آسمان پر۔ جبرئیلؑ نے مطالبہ کیا دروازہ کھولنے کا کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا مرحبا ہو اچھا آنا۔ دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں داخل ہوا وہاں حضرت ہارونؑ تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ حضرت ہارونؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی اور نبی صالح کو پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تو کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ

هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرٰهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ

علیہ وسلم ہیں کہا گیا کہ اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ مرحبا ہو اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے اُن کو سلام کیا انہوں نے اس کا جواب دیا۔ پھر یہ بات کہی بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ جب میں آگے بڑھا موسیٰؑ رو پڑے موسیٰؑ کو کہا گیا تجھ کو کس چیز نے رُلایا موسیٰؑ نے کہا میں اس لئے رویا کہ میرے بعد ایک نوجوان لڑکا نبی بنا کر بھیجا گیا اس کی اُمت میری اُمت سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔ پھر جبرئیل مجھ کو لیکر ساتویں آسمان کی طرف چلے جبرئیل نے دروازہ کھلوانے کو کہا تو پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا کیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ کہا گیا مرحبا ہو ان کو اچھا ہے ان کا آنا۔ جب میں ساتویں آسمان تک پہنچا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے اُن کو سلام کیا۔ اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ مرحبا بیٹے صالح اور نبی صالح پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے بیر ہجر شہر کے مٹکوں کی مانند تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے تو وہاں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا جبرئیل یہ کیا ہے۔ جبرئیل نے کہا یہ دو نہریں پوشیدہ جنت میں ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں پھر مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا پھر میرے لئے ایک

عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوٰةٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْٓ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ

پیالہ شراب کا اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اور تیسرا شہد کا تو میں نے دودھ والے پیالے کو پکڑ لیا۔ جبریل نے کہا یہ فطرت ہے تو اس پر ہوگا اور تیری امت پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں اپنے پروردگار کی درگاہ سے واپس لوٹا تو موسیٰ پر میرا گذر ہوا۔ موسیٰ نے کہا کس عبادت کے متعلق تم کو حکم کیا گیا میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا۔ موسیٰ نے کہا تیری امت نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور مجھے بنی اسرائیل کا بہت تجربہ ہے آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور تخفیف کا سوال کریں اپنی امت کے لئے۔ میں لوٹا اور مجھ سے دس نمازیں کم کی گئیں۔ پھر میں لوٹا موسیٰ کیطرف تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح کہا۔ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا اور پہلی بار کی طرح اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر موسیٰ کے پاس گیا انہوں نے اسی طرح پھر کہا۔ پھر میں اپنے پروردگار کیطرف گیا اور مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں اور مجھ کو ہر دن میں دس نمازوں کا حکم کیا گیا پس میں لوٹا موسیٰ کی طرف انہوں نے پہلے کی طرح کہا میں دوبارہ لوٹا پروردگار کی طرف اور مجھ کو ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا موسیٰ نے کہا کتنی نمازوں کا حکم ہوا۔ فرمایا آپ نے پانچ نمازوں کا ہر دن میں حکم ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن میں پانچ نمازوں کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا اور میں نے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے آپ اپنے رب کی طرف دوبارہ جائیں اور اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کریں۔ آنحضرتؐ نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنی بار سوال کیا کہ اب مجھ کو شرم آتی ہے۔ اب میں راضی ہو گیا اور میں نے تسلیم کر لیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جس وقت میں اس مقام سے گذرا تو منادی

عِبَادِیْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۶۱۴/۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَآبَّةٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ یَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰی طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِیْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِیَآءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَی السَّمَآءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَآ اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَّقَالَ فِی السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَآ اَنَا بِیُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَّلَمْ یَذْكُرْ بُكَآءَ مُوْسٰی وَقَالَ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاِذَآ اَنَا بِاِبْرَاهِیْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ یَدْخُلُهٗ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِیْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِیَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِیَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِیَ تَغَیَّرَتْ

کرنے والے نے کہا میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی (متفق علیہ)

ثابت بنانی ؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ جانور سفید رنگ کا تھا اور لمبے قد والا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ اس کا قدم اس کی نظر کے ختم ہونے تک پڑتا ہے۔ میں اس پر سوار ہوا اور میں بیت المقدس کے پاس آیا اور میں نے اپنی سواری کو ایک حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جہاں انبیاء باندھا کرتے تھے۔ فرمایا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نکلا۔ جبرئیل نے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا میں نے دودھ کو پسند کیا۔ جبرئیل نے کہا تو نے فطرت کو پسند کیا۔ پھر ہمارے ساتھ آسمان پر چڑھا۔ ثابت نے سابق حدیث کے معنی کی مانند ذکر کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حضرت آدمؑ پر سے گزرا تو انہوں نے مرحبا کہا اور بھلائی کی دعا دی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا بلا شبہ ان کو نصف حسن دیا گیا ہے۔ مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی اور موسیٰؑ کے رونے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیمؑ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگاتے بیٹھے تھے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں پھر ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا جو ڈھانک تو سدرۃ المنتہیٰ کی شکل متغیر ہوئی اسکا وصف اللہ کی مخلوق میں سے کوئی نہیں بیان کر سکتا اس کے حسن کے کمال کی وجہ سے میری طرف اللہ نے وحی کی جو وحی کی اور مجھ پر پچاس

فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ
يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَىَّ مَا اَوْحٰى
فَفَرَضَ عَلَىَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِىْ كُلِّ
يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ
اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّىْ بَلَوْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ
وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّىْ
فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِىْ فَحَطَّ
عَنِّىْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ
حَطَّ عَنِّىْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا
تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ
التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ
رَبِّىْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّ
لَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ
صَلٰوةً مَّنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى
انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ
ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّىْ حَتّٰى

نمازیں فرض کی گئیں ہر دن اور رات میں۔ میں موسیٰؑ کے پاس آیا۔ انہوں نے سوال کیا تیرے رب نے تیری امت پر کیا فرض کیا۔ میں نے کہا دن اور رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰؑ نے کہا اپنے رب کے پاس جاؤ اور تخفیف کا سوال کر آپکی اُمت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی۔ تحقیق میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا امتحان کیا۔ تو میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور میں نے کہا اے میرے رب میری امت پر تخفیف فرما تو پانچ نمازوں کی تخفیف ہوئی۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ سے پانچ کی تخفیف ہوئی. موسیٰ نے کہا تحقیق تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اپنے رب کی طرف دوبارہ جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمیشہ آمدورفت میں رہا اپنے رب اور موسیٰؑ کے درمیان اللہ نے فرمایا اے محمد یہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں ہر ایک نماز کے بدلے دس نمازوں کا ثواب ملے گا اس طرح پچاس ہوئیں۔ جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اس کے لئے ایک لکھی جائے گی اور اگر اس نے عمل کر لیا تو اس کو دس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے بُرائی کا ارادہ کیا اور عمل نہ کیا اس کے لئے کچھ نہ لکھا جائیگا اور اگر عمل کیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اترا اور موسیٰؑ کے پاس پہنچا اور میں نے موسیٰؑ کو خبر دی تو موسیٰؑ نے کہا اپنے رب کے پاس جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر رسولؐ نے فرمایا

اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۱۵/۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى

میں اپنے رب کے پاس گیا یہاں تک میں نے حیا کی (روایت کیا اسکو مسلم نے)

ابن شہابؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے کہا کہ ابوذرؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور اس وقت میں مکہ میں تھا جبریل اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اس کو آبِ زمزم سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ میں رکھ کر ملا دیا پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جس وقت میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولو۔ اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ساتھ کوئی ہے اس نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے کہا اُن کی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں۔ جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کی دائیں جانب ایک گروہ تھا اور بائیں طرف ایک گروہ۔ جس وقت وہ دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں جانب دیکھتا تو رو پڑتا اس نے کہا نبی صالح اور بیٹے صالح کو مرحبا ہو۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جانب والے لوگ ان کی اولاد کی روحیں ہیں

دائیں جانب والے ان میں سے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں۔ جب حضرت آدم اپنی دائیں طرف نظر کرتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوسرے آسمان

السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ
فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ
قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ
اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ
اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ
غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ
الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ
اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ
كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى
اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ
ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ
حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا
فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ
خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ
شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ
وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ
اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ
هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ

کی طرف لے جایا گیا حضرت جبریل نے اس
کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولئے تو اس خازن
نے پہلے خازن کی طرح سوال جواب کیا۔ انسؓ
نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ
میں نے پایا آسمان دنیا پر آدمؑ اور ادریسؑ اور
موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور ان کے منازل اور
مقام کی کیفیت بیان نہیں کی۔ صرف یہ ذکر
کیا کہ آسمان دنیا پر آدم کو پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے
آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابن حزم
نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابا حبہ انصاری
کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مجھ کو لے جایا گیا کہ میں ایک ہموار بلند مکان پر
چڑھا تو میں اس میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا
تھا۔ ابن حزم اور انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر اللہ تعالیٰ نے
پچاس نمازیں فرض کیں میں وہ لے کر پھرا کہ میں موسیٰ پر
گذرا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے
اور تیری امت کے لئے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس
نمازیں۔ موسیٰؑ نے کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری
امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی تو موسیٰ نے
مجھ کو لوٹایا تو مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا
میں نے ان سے کہا کہ ایک حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے
اسی طرح کہا تو میں لوٹا۔ مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا پھر کہا اپنے
رب کے پاس جا کیونکہ تیری امت طاقت نہیں رکھے گی پھر میں لوٹا تو
اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰ کے
پاس آیا تو انہوں نے پھر لوٹنے کو کہا کیونکہ تیری امت اسکی

الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پچاس ہیں سے پانچ ادا کے لحاظ سے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوگا میں موسیٰ کے پاس آیا تو اس نے پھر لوٹنے کو کہا۔ میں نے کہا مجھے حیا آتی ہے اپنے رب سے۔ پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور اس سدرۃ المنتہیٰ کو طرح طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ لیکن میں انکی کیفیت نہیں جانتا۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں گنبد تھے موتیوں کے اور اسکی مٹی مشک کی تھی (متفق علیہ)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت لے جایا گیا۔ بھیجا گیا آپ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چیز چڑھائی جاتی ہے وہ سدرہ تک پہنچتی ہے اس سے لے جاتی ہے۔ اور سدرۃ تک وہ چیز پہنچتی ہے جو زمین کی طرف اتاری جاتی ہے اوپر سے اس سے لی جاتی ہے۔ پڑھا ابن مسعود نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے ڈھانکا ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ سونے کے پروانے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں دیئے گئے۔ پانچ نمازیں اور سورۃ بقرہ کا آخر اور اس شخص کو بخش دیا گیا جس نے شرک نہ کیا اللہ کے ساتھ اسکی امت سے کچھ اور بخش دیئے گئے کبیرہ گناہ۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حجر میں دیکھا اور قریش مجھ سے سوال کرتے تھے میرے معراج کے متعلق۔ انہوں نے بیت المقدس کی نشانیوں میں سے بعض کے متعلق سوال کیا اور میں ان کو یاد نہیں رکھتا تھا میں بہت غمگین ہوا غمگین ہونا کہ میں اس کی مثل کبھی غمگین نہیں ہوا اللہ نے اس کو میرے لئے بلند کیا کہ میں اس دیکھتا تھا قریش

مَا یَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو سوال کرتے ہیں ان کو اس کی خبر دیتا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء کی جماعت میں پایا۔ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے تھے۔ ناگہاں موسیٰ بڑے ہوئے بالوں والے گویا کہ وہ شنوءۃ کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے گویا کہ عروہ بن مسعود ثقفی سے مشابہ ہیں اور ابراہیمؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور تمہارے صاحب تمام لوگوں سے انکے زیادہ مشابہ ہے صاحب سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نماز کا وقت آیا میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا مجھ کو کہنے والے نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ اس پر سلام کہو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے پہل کی سلام کرنے میں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ — تیسری فصل

$\frac{5618}{6}$ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰیَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب مجھ کو قریش نے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کر دیا۔ میں نے ان کو اس کی نشانیاں بتلانی شروع کر دیں اور میں ان کو دیکھتا جاتا تھا۔

(متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ — معجزات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۵۶۱۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهِ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں مشرکین کے قدموں کو دیکھتا تھا اور وہ ہمارے سروں پر تھے اور ہم غار میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہم کو دیکھ لیں گے آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تیرا کیا خیال ہے ان دو آدمیوں کے متعلق کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُّ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَّقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ

براء بن عازب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکر مجھ کو خبر دو کہ کیسے کیا تو نے اس رات جب چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ نے کہا ہم ساری رات چلے اور کچھ اگلے دن اور جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور راستہ گزرنے والوں سے خالی ہوا ہم کو ایک لمبا پتھر دکھائی دیا اور اس کا سایہ تھا اس پر سورج نہیں آیا تھا ہم اس پتھر کے قریب اُترے اور میں اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین برابر کرتا تھا تاکہ آپؐ سو جائیں اور میں نے اس پر ایک کپڑا بچھایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ آرام فرمائیں اور میں گرد و نواح کی نگہبانی کرتا ہوں۔ آپؐ سو گئے اور میں نگہبانی کے لئے نکلا تو میں نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ سامنے سے آرہا ہے میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک

فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ كَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۲۱/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ

پکڑی تو اس نے کاٹھ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دوہا اور میرے پاس ایک برتن تھا اس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اٹھایا کہ اس سے آپؐ سیراب ہوتے تھے اور وضو فرماتے تھے میں آپؐ کے پاس آیا میں نے آپ کو جگانا مکروہ سمجھا۔ میں ٹھہرا یہاں تک کہ آپؐ خود بیدار ہوئے اور میں نے ٹھنڈا کرنے کی غرض سے اس دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پیجئے۔ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر آپؐ نے فرمایا کوچ کا وقت نہیں ہوا میں نے عرض کی جی ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ دشمن پکڑنے کو آیا ہے آپؐ نے فرمایا غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا سراقہ کے ساتھ زمین میں پیٹ تک دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر بددعا کی ہے۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں اگر آپ میرے لئے دعا کریں تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ آپکی تلاش میں نکلے ہوئے کفار کو واپس کرونگا آپ نے سراقہ کے لئے دعا کی سراقہ نے نجات پائی۔ سراقہ جب کسی کافر کو ملتا تو اسکو کہتا کہ تم طلب میں کفایت کئے گئے۔ یہاں نہیں ہے نہیں ملتا تھا سراقہ کسی کو مگر پھیر دیتا تھا۔ اس کو۔ (متفق علیہ)

انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر سنی اور وہ اس وقت درختوں کے میوے چنتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی

إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرَئِيلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور کونسی چیز بیٹے کو ماں یا باپ کی طرف کھینچتی ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی جبریل نے مجھے اس کے متعلق خبر دی ہے قیامت کی پہلی نشانی آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی ہوگی اور جس وقت مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو مشابہت مرد کی طرف ہو جاتی ہے اور جب عورت کا نطفہ غالب ہو تو اس کی مشابہت عورت کی طرف ہو جاتی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۔ اے اللہ کے رسول یہود بڑے بہتانی ہیں اگر وہ میرے اسلام کو جان لیں آپ کے پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر جھوٹ باندھ لیں گے۔ یہودی آئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو اس بات کی خبر دو اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آئے۔ یہود نے کہا اللہ اس کو اسلام لانے سے پناہ میں رکھے۔ عبداللہ بن سلام نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا یہ تو ہمارے شریروں میں سے ہے اور شریروں کا بیٹا ہے انہوں نے عیب لگانے شروع کئے۔ عبداللہ نے کہا یہ ہے وہ چیز جس سے میں ڈرتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَنَا

اسی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مشورہ کیا اس وقت جب ابوسفیان

إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۲۳ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۴ (۶) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے آنے کی خبر ملی حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ حکم فرمائیں گھوڑوں کو سمندر میں داخل کرنے کا تو ہم گھوڑوں کو سمندر میں اتار دیں گے اور اگر آپ ہم کو سواریوں کے جگر مارنے کا حکم فرمائیں برک غماد تک تو ہم یہ بھی کر دکھائیں۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا آپ چلے یہاں تک کہ بدر مقام پر اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھتے تھے اس جگہ اور اس جگہ انسؓ نے کہا اس جگہ سے کسی نے تجاوز نہ کیا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک رکھا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن خیمہ میں فرمایا اے اللہ میں تجھ سے تیری امان مانگتا ہوں اور تیرے وعدہ کی ایفا۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا آپؐ کی اتنی دعا کافی ہے اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں بہت مبالغہ کیا۔ آپ خیمہ سے جلدی باہر تشریف لائے خوشی کی وجہ سے۔ اور فرماتے تھے کہ کفار کو شکست دی جائیگی اور بھاگیں گے پشت پھیر کر۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اسی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہے۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۵/۷ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ ایک آدمی مسلمانوں میں سے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑتا تھا حملہ کرنے کے لئے تو اس نے مشرک پر کوڑا لگنے کی آواز سنی ایک سوار کی کہ وہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم۔ اچانک دیکھا اس مسلمان نے کہ وہ مشرک اس کے آگے چت گرا پڑا تھا۔ پھر اس مشرک کی طرف دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان پڑ گیا تھا۔ اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا کوڑا لگنے کی وجہ سے اور اس کی تمام جگہ جہاں مارا تھا سبز ہوگئی تھی۔ انصاری آیا اس نے یہ سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ تیسرے آسمان سے فرشتوں کی امداد تھی۔ انہوں نے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۲۶/۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُّقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں والے دو آدمی دیکھے جو بہت سخت لڑتے تھے۔ میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے دیکھا تھا۔ یعنی جبرئیل اور میکائیل کو۔
(متفق علیہ)

۵۶۲۷/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا۔ عبد اللہ بن عتیک ابو رافع کے گھر رات کو داخل ہوئے کہ وہ سویا ہوا تھا اس کو قتل کر دیا عبد اللہ بن عتیک نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ میں نے اس کو مار لیا ہے تو میں نے دروازے

اَنِّیْ قَتَلْتُہٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰی انْتَہَیْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّقْمِرَۃٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُھَا بِعِمَامَۃٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَانْتَہَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَھَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِھَا قَطُّ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کھولنے شروع کئے اور میں زینے تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ میں رات کی چاندنی میں زینے سے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اس کو پگڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے پاؤں پر پھیرا میرا پاؤں اچھا ہو گیا جیسا کہ کبھی دُکھا ہی نہیں تھا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُھَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُھَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَۃِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْنَا بُھَیْمَۃً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَکَ فَصَاحَ النَّبِیُّ

جابرؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم خندق کھودتے تھے کہ اس میں ایک سخت پتھر آیا۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی یہ پتھر بہت سخت ہے خندق میں جو ٹوٹتا نہیں آپؐ نے فرمایا کہ میں اتروں گا اور آپؐ کھڑے ہوتے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین روز تک کوئی چیز نہ کھائی۔ آپؐ نے کدال لیا اس پتھر پر مارا تو وہ پھسلنے والی ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پر سخت بھوک کا نشان ہے۔ اس عورت نے ایک تھیلی نکالی کہ اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری کا بچہ ہمارے پاس تھا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور ہم نے اس گوشت کو ہانڈی میں ڈالا اور میں نے چپکے سے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپؐ تشریف لائیں اور کچھ لوگ ساتھ لائیں۔ آپؐ نے آواز دی اے اہل خندق جابرؓ نے تمہاری مہمانی تیار کی ہے تم جلدی چلو اور آپؐ نے فرمایا اے جابرؓ میرے آنے تک اپنی ہانڈی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْئَ وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اُدْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا آپؐ تشریف لائے اور میں آپؐ کے سامنے آٹا لے آیا جو گندھا ہوا تھا آپؐ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپؐ نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا۔ خندق والے ہزار آدمی تھے۔ اللہ کی قسم سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۹ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کے لئے جب خندق کھودتے تھے۔ آپ اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے کہ سمیہ کے محنتی بیٹے تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۰ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کفار کے گروہ منتشر ہو گئے حضرت کے سامنے سے۔ اب ہم ان سے جہاد کریں گے اور وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے۔ ہم ان کی طرف چل کر جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ آئے کہ آپ اپنا سر گرد سے جھاڑتے

اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے اور اللہ کی قسم میں نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ان کافروں کی طرف نکلو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہیں جبرئیلؑ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے (روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں غبار کی طرف جو بنی غنم کے سواروں کے کوچہ سے اٹھا تھا جو جبرئیلؑ کے ساتھ تھے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف چلے۔

۵۶۳۲ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهٖ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لئے مگر یہی پانی جو آپؐ کے برتن میں ہے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا تو پانی جوش مارنے لگا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے مانند چشموں کی۔ جابرؓ نے کہا ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا جابر سے پوچھا گیا کہ آپ اس دن کتنے تھے جابر نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو کافی ہم کو کفایت کرتا مگر ہم اس دن پندرہ سو تھے۔ (متفق علیہ)

۵۶۳۳ / ۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کا پانی کھینچا۔ ہم نے ایک

وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپؐ کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھے۔ پھر آپؐ نے برتن میں پانی منگوایا آپؐ نے وضو کیا وضو کے بعد پانی منہ مبارک میں ڈالا اور دعا کی اور آبِ دہن کو کنویں میں ڈالا پھر فرمایا اس کو ایک ساعت چھوڑ دو۔ تو لوگوں نے خوب پانی پیا اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی پلایا کوچ کرنے تک۔

(روایت کیا اس کو بخاری کو)

۵۶۳۴ / ۱۶ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْرَجَآءٍ وَّنَسِيَهٗ عَوْفٌ وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ فَجَآءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَّاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عوفؒ ابی رجاؒ سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے پیاس کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ اترے اور فلاں شخص کو کہ ابو رجا۔ اس کا نام تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گیا تھا اور علیؓ کو بلایا فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ یہ دونوں گئے اور ایک عورت کو ملے جو دو مشکیزوں کے درمیان بیٹھی تھی یہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس عورت کو اونٹ سے اتارا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا مشکیزوں کے منہ سے اس میں پانی ڈالا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ پانی پلاؤ۔ سب نے پانی لیا۔ عمران نے کہا ہم نے پانی پیا اور ہم اس وقت چالیس آدمی تھے ہم سیراب ہوئے اور ہم نے اپنے مشکیزے اور برتن بھر لئے۔ اللہ کی قسم ہم الگ ہوئے ان مشکیزوں سے کہ ہم کو اس بات کا شبہ ہوا کہ وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جب ہم نے شروع کیا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۵/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى إِحْدٰهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم ایک کشادہ وادی میں اترے۔ آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس سے ستر کریں۔ اچانک دو درخت اس وادی کے کناروں میں تھے ان میں سے ایک کی طرف آنحضرتؐ چلے آپ نے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جا تو درخت نکیل والے اونٹ کی طرح جھک گیا جو اپنے کھینچنے والے کی فرمانبرداری کرتا ہے پھر آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی شاخ پکڑ کر فرمایا تو بھی میری فرمانبرداری کر مجھ پر پردہ کرنے میں اللہ کے حکم سے اس نے بھی تابعداری کی جب آپؐ ان دونوں کے درمیان میں ہوئے فرمایا مل جاؤ مجھ پر اللہ کے حکم سے وہ دونوں مل گئے۔ جابر کہتے ہیں میں بیٹھا اس حال میں کہ میں اپنے دل سے باتیں کرتا تھا اور مجھے جھانکنے کا موقع ملا آپ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو گئے ہیں ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۶/۱۸ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَّا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزیدؓ بن ابی عبید سے روایت ہے کہا میں نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابو سلمہ یہ کیا زخم ہے ابو سلمہ نے کہا یہ زخم مجھ کو خیبر کے دن پہنچا تھا۔ لوگوں نے کہا کیا سلمہ کو زخم پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اس میں تین دفعہ پھونکا تو آج تک میں نے اس کا دکھ نہ پایا۔

فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید بن حارثہ اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی موت کی خبر دی جنگ موتہ کے دن انکی موت کی خبر آنے سے پہلے۔ آپؐ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید کیے گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر عبد اللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے آنحضرتؐ کی آنکھیں آنسو گراتی تھیں حتیٰ کہ اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا (مراد لیتے تھے آپ خالد بن ولید کو) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں فتح دی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۸ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَّكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ

عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن حاضر ہوا جب مسلمان اور کافر آپس میں ملے تو مسلمان پیٹھ کر بھاگے آپ شروع ہوئے کہ اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑی لگا کر لے جاتے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوا تھا اس کو روکنے کے ارادہ سے ابوسفیان بن حارث آنحضرتؐ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ عباسؓ نے کہا وہ آدمی تھا بلند آواز تو میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب سمرہ۔ حضرت عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میری آواز سنتے ہی اصحاب سمرہ ایسے لوٹے جیسے کہ گائیں اپنے بچوں پر لوٹتی ہیں انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ نے کہا مسلمان کفار سے لڑے اور انصار کا آپس میں ایکدوسرے کو بلانا اس طرح تھا۔ غازی کہتے تھے۔ اے انصار کی جماعت۔ اے انصار کی جماعت۔ پھر بلانا محدود ہو گیا بنو خزرج پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا
لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَ
الدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ
الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ
قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ
عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ
حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ
فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ
اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ
اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ
اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے دیکھا۔ آپ اپنے خچر پر سوار تھے اس شخص کی
مانند جو ان کی لڑائی کی طرف اپنی گردن کو لمبا کر کے دیکھتا
ہے آپ نے فرمایا یہ لڑائی کے گرم ہونے کا وقت ہے
آپ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور کفار کے منہ پر
دے ماری۔ پھر فرمایا کفار نے شکست کھائی محمد کے رب
کی قسم۔ اللہ کی قسم شکست کنکریوں کے سبب سے واقع
ہوئی تھی جو حضرت نے کفار کی طرف پھینکی تھیں میں ہمیشہ
ان کی سختی، کمزوری اور حال ان کا ذلیل دیکھتا رہا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۹
۲۱
وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِّلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ
قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ
لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا
رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ
رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا
هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ
ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ
وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ

ابو اسحاق تابعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے براء
بن عازب کو کہا کہ اے ابو عمارہ کیا تم جنگ کے دن کفار
سے بھاگ گئے تھے۔ براء نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ کے نوجوان صحابہؓ
کہ ان پر بہت ہتھیار نہ تھے نکلے ایک تیر انداز قوم سے
ملے کہ ان کا تیر کبھی خطا نہیں گیا تھا انہوں نے ان کو تیر مارے
نہیں قریب تھے کہ وہ خطا کریں۔ اسی وقت وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ سفید خچر پر سوار تھے
اور ابو سفیان آنحضرت کے آگے آگے چلتے تھے۔ آنحضرتؐ زمین
پر تشریف لائے اور اللہ سے امداد طلب کی اور فرمایا کہ میں نبی
ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر
اصحاب کی صف بنائی (روایت کیا اس کو مسلم نے اور بخاری کیلئے

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کے معنی ہیں ایک روایت میں ان دونوں کے لئے ہے براء نے کہا کہ جس وقت لڑائی سخت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر وہ ہوتا جو آپ کے برابر کھڑا ہوتا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

۵۶۴۰/۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن جہاد کیا۔ جس وقت آنحضرتؐ کو کفار نے گھیرے میں لیا تھا تو بعض صحابہ نے پیٹھ پھیری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے اُترے اور ایک مٹھی خاک کی لی پھر وہ خاک آنحضرتؐ نے کفار کے منہ پہ ماری اور ان کے چہرے بُرے ہو گئے اللہ نے کسی کو نہیں پیدا فرمایا مگر کہ اس کی دونوں آنکھیں خاک سے بھر گئیں پھر کافر پیٹھ دے کر دوڑے تو اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان مال غنیمت کو تقسیم کر دیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۴۱/۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق خبر دی جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت لڑائی کی سخت لڑائی اور زخمی ہو گیا۔ ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول جس کے متعلق آپ خبر دیتے تھے کہ وہ دوزخی ہے اس نے بہت سخت لڑائی کی ہے اور بہت

اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَکَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ فَبَیْنَمَا ھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَھْوٰی بِیَدِہٖ اِلٰی کِنَانَتِہٖ فَانْتَزَعَ سَھْمًا فَانْتَحَرَ بِھَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَدَّقَ اللّٰہُ حَدِیْثَکَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّ قَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

زخمی ہوا ہے یہ شخص کیسے دوزخی ہے؟ قریب تھا کہ لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے وہ ابھی اسی حالت میں تھا کہ اس نے زخموں کا درد بہت پایا اس نے ترکش کے تیروں میں سے ایک تیر کا قصد کیا تو اس تیر سے اپنا سینہ کاٹ دیا مسلمانوں میں سے بعض دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہا یا رسول اللہ نے آپ کی خبر کو سچ کر دکھایا فلاں شخص نے خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں فرمایا اے بلال اُٹھ لوگوں کو خبر دے کہ بہشت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ اس دین کو فاجر آدمی کے ساتھ قوت دیتا ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۴۲/۲۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰہَ وَدَعَاہُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جادو کیے گئے۔ آپ ایک ایسی چیز کے متعلق جو نہ کی ہوتی خیال کرتے کہ کی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن آپؐ نے دعا کی اور پھر دعا کی جب کہ میرے پاس تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ رضؓ کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لئے اس معاملہ میں کہ طلب کیا میں نے کہ میرے پاس دو مرد آئے ایک ان میں سے میرے سر کے برابر بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا ایک نے دوسرے کو کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا جادو کیا گیا ہے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا

الْيَهُودِيُّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۴۳/۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَّحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ

لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ایک نے کہا کس چیز میں جادو کیا دوسرے نے کہا کنگھی کے ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں نر کھجور کے شگوفہ میں پھر کہا اس کو کہاں رکھا ہے کہا بیچ کنوئیں ذروان کے۔ آپ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر وہاں گئے فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے تو اس کنوئیں کا پانی مہندی جیسا تھا گویا کہ کھجوروں کے شگوفے شیطانوں کے سر ہیں۔ حضرتؐ نے اُن کو نکالا۔ (متفق علیہ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہم آپؐ کے پاس تھے اور آپ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ذو الخویصرہ آیا اور وہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول تقسیم میں عدل کرو آپ نے فرمایا تیرے لئے افسوس کون عدل کرے گا جب میں نے عدل نہ کیا تو نا امید ہوا اور زیاں کار ہوا تو اگر میں نے انصاف نہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا آپ مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ اس کے تابعدار ہوں گے حقیر جانے گا ایک تمہارا اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اس کے پیکان اور پے اور نضی کو دیکھا جاتا ہے وہ کمان وغیرہ کی لکڑی ہے اور تیر کے پروں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ وہ خون اور گوبر میں سے پار ہوا ہے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں اس کے تابعداروں کی بعض علامت یہ ہے کہ ایک مرد سیاہ رنگ کا ہوگا کہ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند

قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِیُ الْجَبْهَةِ کَثُّ اللِّحْیَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَیْتُهٗ فَیَاْمَنُنِیْ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیٔ هٰذَا قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَیَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

یا گوشت کے ٹکڑے کی مانند کہ ہلتا ہو گا۔ بہترین فرقہ پر چڑھائی کریں گے۔ ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب لڑے اس خوارج کی جماعت سے اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علیؓ نے اسکو تلاش کرنیکا حکم فرمایا اس شخص کو تلاش کر کے حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا میں نے اسکو دیکھا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کے مطابق ایک روایت میں ہے ایک شخص کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند۔ انبوہ کی داڑھی رخسارے اٹھے ہوئے سر منڈا ہوا اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا کون فرمانبرداری کریگا اگر میں نافرمانی کروں اللہ مجھ کو زمین کے لوگوں پر امین جانتا ہے اور تم مجھ کو امین نہیں جانتے ایک شخص نے اسکے قتل کے متعلق دریافت کیا آپ نے اسکو قتل کرنے سے منع فرمایا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اسطرح نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ خارجی اہل اسلام کو قتل کرینگے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پاؤں تو میں ان کو قتل کروں عادیوں کے قتل کی مانند۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۴ / ۲۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا کہ وہ مشرکہ تھی ایک دن میں نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی بات کہی جو مجھ کو بڑی بُری لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑتا ہوا آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا خداوندا ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر دے

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ
مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ
مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ
فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ
خَضْخَضَةَ الْمَآءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ
دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ
الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں خوش خوش نکلا آپ کے دعا کرنے کی وجہ سے میں اپنی ماں کے دروازے پر پہنچا تا کہاں دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اس نے کہا اے ابوہریرہؓ تو اپنی جگہ ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی نہ لی۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں خوشی کی وجہ سے روتا تھا۔ آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اچھی بات کہی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۴۵/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ
اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ
بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ
كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ
امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ
هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَيَنْسٰی
مِنْ مَّقَالَتِیْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً
لَيْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰی قَضَی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ

انہیں (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ بہت حدیثیں نقل کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ کے پاس جانا ہے میرے مہاجر بھائی تھے کہ انکو بازاروں کے کاروبار آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھتے تھے اور میرے انصاری بھائی کہ ان کو اُن کے مالوں نے آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھا اور میں ایک مسکین آدمی تھا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہتا اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو کھولے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات کو پورا کرلوں پھر اس کپڑے کو اکٹھا کرلے اور سینے کے ساتھ لگائے پھر یہ بات بھی ہو کہ وہ میری حدیثوں سے کچھ بھول جائے کبھی میں نے اپنی کملی کھول لی اس کے سوا مجھ پر کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو پورا کیا پھر میں نے اسکو اپنے سینے کی طرف سمیٹا۔ قسم ہے اس ذات کی

ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس نے حضرتؐ کو حق کیساتھ بھیجا کہ میں کبھی آپ کی حدیث نہیں بھولا آج تک۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۶/۲۸ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے آرام نہیں دیتا۔ میں نے کہا ہاں اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے یہ بات آں حضرتؐ سے ذکر کی آپؐ نے میرے سینہ پہ اپنا ہاتھ مبارک مارا یہاں تک کہ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نشان اپنے سینہ پہ اور آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت کا راستہ دکھانے والا اور خود راہِ راست دکھایا گیا۔ جریر نے کہا کہ میں حضرت کی دُعا کے بعد کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ جریر قبیلہ قریش کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا اور ذی الخلصہ کو جریر نے آگ میں جلا دیا اور اس کو توڑ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۷/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو زمین قبول ہی نہیں کریگی انسؓ نے کہا مجھ کو ابوطلحہؓ نے خبر دی کہ ابوطلحہ اس زمین میں آئے جہاں وہ مرا تھا تو اس کو ابوطلحہ نے قبر کے باہر پایا۔ ابوطلحہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا مگر اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۸/۳۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا قَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ

ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے وقت نکلے کہ آپؐ نے ایک آواز سُنی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہودی اپنی قبروں میں عذاب کئے جاتے ہیں

فِي قُبُورِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۶۴۹/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لاتے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے ایک ہوا چلی کہ قریب تھی کہ وہ سوار کو دفن کر دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کے مرنے کے وقت بھیجی گئی ہے۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو ایک منافقوں کا سردار مر گیا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۰/۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ وَّإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَّا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان کی طرف نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کئی راتیں ٹھہرے لوگوں نے کہا ہم یہاں لڑائی وغیرہ میں مشغول ہیں اور ہمارے اہل وعیال ہمارے پیچھے ہیں اور ان پر ہمارے جمع کا کوئی فائدہ نہیں آپ کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوئی کونہ کہ اس پر دو فرشتے نگہبان ہیں جب تک کہ تم مدینہ میں نہ پہنچو۔ پھر فرمایا تم مدینہ کی طرف کوچ کرو تو ہم نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اس کی ہم نے اپنے اسباب ابھی رکھے ہی تھے کہ عبداللہ بن غطفان کے بیٹوں نے ہم پر چڑھائی کی اور اس سے پہلے اُن کو جرأت ہی نہ ہوتی تھی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۵۱/۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط لوگوں کو پہنچا۔ اس وقت آپ جمعہ کا خطبہ فرماتے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ مال ہلاک ہو گئے

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اہل وعیال بھوکے ہوتے آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور میں اس وقت دیکھتا تھا کہ آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ پہاڑ کی مانند بادل آیا پھر آنحضرتؐ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کو دیکھا کہ وہ آنحضرت کی داڑھی مبارک پر ٹپک رہا ہے تو ہم بارش کئے گئے اس دن اور اس کے بعد والے دن پھر اگلے دن حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا وہی اعرابی یا کوئی اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مکان گر پڑے اور مال غرق ہوگیا آپ اللہ سے دعا فرمائیں آپ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر نہ برسا آپ کسی جانب بھی اشارہ نہ فرماتے تھے مگر بادل کھل جاتا تھا اور مدینہ گڑھے کی مانند ہوگیا اور ایک مہینہ تک نالہ قناۃ بہتا رہا اور کوئی شخص کسی کونہ سے نہ آتا مگر خبر دیتا بہت بارش کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے اللہ ہمارے گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ ٹیلوں پر برسا۔ پہاڑوں پر اور اندرونی نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر۔ انسؓ نے کہا کہ بادل کھل گیا اور ہم دھوپ میں باہر آئے۔

(متفق علیہ)

۵۶۵۲/۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ

جابرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کھجور کے تنے پر تکیہ لگاتے مسجد کے ستونوں میں سے۔ جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا آپ اس پر کھڑے ہوئے خطبہ دینے کے لئے تو وہ ستون

النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رویا حضرتؐ منبر کے بننے سے پہلے اس کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے اتنا رویا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتے آپؐ منبر سے اُترے اور اس کو پکڑا اور گلے لگایا تو وہ ستون ہچکیاں لیتا تھا جس طرح بچہ ہچکیاں لیتا ہے۔ وہ بچہ جو چپ کرایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ٹھہرا۔ حضرت نے فرمایا کہ ستون ذکر کو نہ سننے کی وجہ سے رویا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۵۳/۳۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرتؐ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا آپؐ نے فرمایا نہ کھا سکے تو اور نہ باز رکھا اسکو مگر تکبر نے راوی نے کہا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف اٹھا نہیں سکتا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۴/۳۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَّكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ والے ڈرے اور فریاد کی ایک بار آنحضرتؐ سوار ہوئے ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر وہ سست رفتار اور قدم قریب قریب رکھتا تھا۔ جب آپؐ واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں نے تیرے گھوڑے کو دریا پایا۔ کوئی گھوڑا اس سے تجاوز نہیں کر سکتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۵۵/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش کیں انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپؐ کو قرض خواہ دیکھیں آپؐ نے فرمایا جا اور تمام قسم کی کھجوریں

الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِیْ اِذْھَبْ فَبَیْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَۃٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُہٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْہِ كَاَنَّھُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْكَ السَّاعَۃَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِھَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ یَكِیْلُ لَھُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰہُ عَنْ وَّالِدِیْ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَۃَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَۃٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ كُلَّھَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّھَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃً وَّاحِدَۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کو علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے۔ میں نے ایسا ہی کیا اور آنحضرتؐ کو بلایا جب دیکھا آنحضرتؐ کو قرض خواہوں نے تو مجھ پر اس وقت دلیر ہو گئے آنحضرتؐ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپؐ نے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین چکر لگائے پھر آپؐ اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا۔ آپؐ ماپ کر ان کو دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض ادا کر دیا اور میں اس پر راضی تھا کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض پورا کر دیا اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور تک نہ لیجاؤں تو اللہ نے تمام ڈھیر صحیح سالم رکھے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما تھے کہ اس سے ایک کھجور تک کم نہیں ہوئی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۵۶/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُكَّۃٍ لَھَا سَمْنًا فَیَاْتِیْھَا بَنُوْھَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدُمَ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ كَانَتْ تُھْدِیْ فِیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَھَا اُدُمَ بَیْتِھَا حَتّٰی عَصَرَتْہُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِیْھَا مَا زَالَ قَائِمًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انہی جابرؓ سے روایت ہے کہ ام مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجتی تھی اس کے بیٹے آئے اور انہوں نے سالن کا سوال کیا اور ان کے پاس کچھ نہ تھا تو ام مالک نے اس کپی کا قصد کیا جس میں آنحضرتؐ کیلئے ہدیہ بھیجتی تھی اس میں گھی پایا وہ ہمیشہ سالن کا کام دیتا رہا اس کے گھر میں یہاں تک کہ اس نے اس کو نچوڑا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکو نچوڑا ہے کہنے لگی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ نچوڑتی تو وہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہتا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۷/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ

انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا کہ میں

لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پست سنا ہے جو بھوک پر دلالت کرتی ہے کیا تیرے پاس کوئی کھانے کو ہے کہنے لگی ہاں تو اُمّ سلیم جو کی روٹیاں لائی پھر اُن کو رومال کے ایک کونہ میں لپیٹا پھر اُن کو میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور اس پر کپڑا لپیٹ دیا پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا میں وہ روٹیاں لے گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے پاس اور لوگ بھی تھے میں نے ان پر سلام کیا آپؐ نے مجھ کو فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی ہاں آپؐ نے فرمایا کھانے کے ساتھ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا اٹھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی چلا آپ کے آگے میں نے ابوطلحہ کو خبر دی۔ ابوطلحہ نے کہا اے اُمّ سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا راشن نہیں کہ سب کو کھلائیں۔ اُمّ سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ابوطلحہ چلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ متوجہ ہوتے اور ابوطلحہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے اُمّ سلیم لاؤ میرے پاس جو تمہارے پاس ہے تو وہ کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا حتیٰ کہ ریزہ ریزہ کی گئیں اُمّ سلیم نے اس پر کپی نچوڑی۔ سالن کیا اس گھی کو جو کپے سے نکلا تھا آپؐ نے اس کھانے

سَلَّمَ فَقُمْتُ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَأَكَلُوا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هٰذَا۔

میں برکت کی دعا فرمائی پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا پھر نکلے پھر دس کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ تمام قوم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور قوم ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ مسلم کے لئے روایت میں ہے آپؐ نے دس کو اجازت دی وہ داخل ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں نے اسی طرح کھایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر بھی باقی بچ گیا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس یہاں تک کہ شمار کیا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں شروع ہوا کہ دیکھتا تھا کہ آیا اس سے کم ہوا ہے یا نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آنحضرتؐ نے باقی لوگوں کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور فرمایا کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۵۸/۱۴۰ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس برتن لایا گیا اس حال میں کہ آپ زوراء مقام پر تھے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا پانی نکلنا شروع ہو گیا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے قوم نے اس پانی سے وضو کیا قتادہ نے کہا میں نے انسؓ کو کہا کہ تم اسوقت کتنے آدمی تھے اس نے کہا تین سو یا تین سو سے کم و بیش۔ (متفق علیہ)

۵۶۵۹/۱۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اصحاب رسولؐ

كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۶۰/۴۲ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ

خدا کے معجزوں کو برکت کی خاطر گنتے تھے اور تم ڈرانے کی خاطر ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ صحابہ ایک برتن لائے کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے ہاتھ مبارک اس برتن میں داخل کیا پھر فرمایا آؤ تم پاک کرنے والے اور بابرکت پانی کی طرف اور یہ برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلتا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اس حال میں کہ وہ کھایا جاتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا فرمایا کہ تم اول رات اور آخر رات چلو گے اور تم پانی کے پاس آؤ گے صبح کو اگر اللہ نے چاہا لوگ چلے اور کوئی دوسرے کی طرف جھانکتا نہیں تھا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی رستہ سے ایک طرف ہٹ گئے اور رکھا اپنا سر مبارک یعنی سوئے پھر فرمایا ہماری نماز کی نگہبانی کرنا۔ ان میں سے جو سب سے پہلے جاگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور دھوپ آپ کی پیٹھ میں لگی۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ ہم (صحابہؓ) سوار ہو گئے اور ہم چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا۔ آپ سواری سے نیچے تشریف لائے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ وضو کے لئے تھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ عام وضوؤں کی نسبت کم پانی سے۔ ابو قتادہ نے کہا اس برتن سے تھوڑا سا پانی بچ گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس برتن کی حفاظت کرو قریب ہے کہ اس سے ایک خبر ہو۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لئے اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ

فسيكون لها نبأ ثم أذن بلال بالصلوٰة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة وركب وركبنا معه فانتهينا إلى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول الله هلكنا وعطشنا فقال لا هلك عليكم ودعا بالميضأة فجعل يصب وأبو قتادة يسقيهم فلم يعد أن رأى الناس ماء في الميضأة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسنوا الملأ كلكم سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وأسقيهم حتى ما بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صب فقال لي اشرب فقلت لا أشرب حتى تشرب يا رسول الله فقال إن ساقي القوم آخرهم قال فشربت وشرب قال فأتى الناس الماء جامين رواء - (رواه مسلم) هكذا في صحيحه وكذا في كتاب الحميدي وجامع الأصول وزاد في المصابيح بعد قوله آخرهم لفظة شربا۔

نے صبح کی نماز پڑھی اور آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے آپ کے ساتھ تو ہم لوگوں کے پاس پہنچے جب کہ سورج بلند ہوا اور ہر چیز گرم ہوگئی اور لوگ کہہ رہے تھے اے اللہ کے رسول ہم ہلاک ہوگئے اور پیاسے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکت نہیں۔ تو آپ نے ابو قتادہ سے وضو کا پانی منگوایا آنحضرتؐ پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہ لوگوں کو پلاتے جاتے تھے۔ تو لوگوں نے پانی کو برتن میں دیکھنے کی خاطر بھیڑ کر دی۔ آپ نے فرمایا اچھا خلق کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ راوی نے کہا سب نے خلق کو درست کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سب نے پانی پیا۔ پھر آپؐ نے مجھے پانی ڈال کر دیا اور فرمایا پی میں نے کہا پہلے آپ پی لیجئے پھر میں پیوں گا تو آپ نے فرمایا قوم کا ساقی آخر میں ہوتا ہے ابو قتادہ نے کہا میں نے بھی پیا۔ اور حضرت نے بھی پیا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ لوگ سیراب ہونے کی وجہ سے راحت پانے والے پانی پر آئے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے صحیح مسلم میں اسی طرح ہے اور حمیدی کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔ اور جامع الاصول میں مصابیح نے زیادہ کیا آخرہم کے قول کے بعد شربا کے لفظ کو۔

٥٦٦١/٤٣ وعن أبي هريرة قال لما كان يوم غزوة تبوك أصاب الناس مجاعة فقال عمر يا رسول الله ادعهم بفضل أزوادهم ثم ادع الله لهم عليها بالبركة

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک کا دن تھا لوگوں کو سخت بھوک محسوس ہوئی۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوائیے پھر ان توشوں پر برکت کی دعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں آپؐ نے چمڑے

فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا
بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ
بِكَفِّ ذُرَةٍ وَّيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ
وَّيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى
النِّطَعِ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ
خُذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِهِمْ
حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَأُوْهُ
قَالَ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ
فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ
شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۶۳/۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ
أُمِّيْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّأَقِطٍ
فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ
يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا
إِلَيْكَ أُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ
إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ
اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا
رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَّقِيْتَ
فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيْتُ فَرَجَعْتُ

کا دسترخوان منگوایا اس کو بچھایا گیا پھر لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوایا۔ شروع ہوا ایک شخص وہ چینے کی مٹھی لاتا تھا اور دوسرا کھجور کی مٹھی اور ایک شخص کھجور کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ تمام لوگوں نے اپنے باسن یعنی برتن بھر لئے۔ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن نہ بھرا ہو۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ تمام لشکر نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ باقی بہت بچ گیا آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ سے کوئی بندہ ملے اس حالت میں کہ وہ دونوں گواہیوں کے ساتھ ہو اور نہ ہی شک کرنے والا ہو پھر روکا جائے جنت سے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ کے ساتھ نئی نئی شادی ہوئی تھی تو میری ماں ام سلیم نے ارادہ کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھجور گھی اور فروط سے مالیدہ (حلوا) تیار کروں تو اس نے مالیدہ سا تیار کر کے برتن میں ڈال کر انس کو کہا لے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور کہہ کہ یہ میری ماں نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو سلام بھی کیا ہے۔ یہ آپ کے لئے تھوڑا سا تحفہ ہے میں اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور میں نے اسی طرح کہا جس طرح میری ماں نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے اور جا فلاں فلاں شخص کو میرے پاس بلا لاؤ آپ نے تین شخصوں کا نام لیا اور فرمایا بلا لا تو جو شخص تجھ کو ملے میں ان تینوں آدمیوں کو بلا لایا اور

فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَآئِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَآئِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۶۳/۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو مجھے ملا اس کو بھی۔ میں اچانک لوٹا آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے پوچھا گیا تم کتنے تھے اس نے کہا تقریباً تین سو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اس حلوے میں اپنا دستِ مبارک رکھا اور کلام کیا جو اللہ نے چاہا پھر شروع ہوئے کہ دس دس کو بلاتے تھے اور وہ کھاتے تھے اور آپؐ ان کو فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاتے ہر شخص اپنے آگے سے۔ انسؓ نے کہا کہ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے وہ جماعت نکلی اور دوسری داخل ہو گئی۔ یہاں تک کہ تمام نے کھایا اور مجھے حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انسؓ اسکو اٹھائیں میں نے اٹھایا مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جب میں نے رکھا زیادہ تھا یا اب جب کہ اُٹھایا۔ (متفق علیہ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا قریب تھا کہ وہ نہ چلے آپؐ مجھے ملے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تھک گیا ہے آپ اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے ہانکا اور اس کے لئے دعا کی تو وہ باقی تمام اونٹوں کے آگے چلتا تھا پھر مجھ کو آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے اونٹ کو کیا دیکھتا ہے تو میں نے عرض کی اچھی حالت ہے آپؐ کی برکت کی وجہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسکو بیچنا چاہتا ہے چالیس درہموں میں۔ میں نے اسکو چالیس درہموں میں اس شرط پر بیچا کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا جب آپؐ مدینہ پہنچے تو صبح کو میں وہ اونٹ آنحضرتؐ کے پاس لے گیا۔ آپؐ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی مجھ کو واپس کر دیا۔

(متفق علیہ)

٥٦٦٤ ٤٦ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِّامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْھَآ اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیِّئٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو حمیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے اور ہم وادی قریٰ میں آئے ہم ایک عورت کے باغیچہ سے گزرے آپؐ نے فرمایا اس کے درختوں کے میوے کا اندازہ کرو۔ ہم نے اندازہ کیا اور آنحضرتؐ نے اس کا دس وسق اندازہ کیا آپؐ نے فرمایا اس کو یاد رکھنا یہاں تک کہ ہم پھر کر آویں تیری طرف انشاءاللہ پھر ہم چلے اور تبوک میں پہنچ گئے آپؐ نے فرمایا قریب ہے کہ آج رات تم پر سخت ہوا چلے۔ کوئی کھڑا نہ ہو جس کے پاس اونٹ ہے چاہیئے کہ اس کی رسی کو مضبوط باندھے تو سخت ہوا چلی ایک شخص کھڑا ہوا اس ہوا نے اس کو اٹھایا اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم متوجہ ہوئے کہ ہم وادی قریٰ میں اس عورت کے پاس آئے آپؐ نے اس عورت سے اس کے باغ کا حال پوچھا کہ اس کا میوہ کتنا ہوا ہے۔ اس نے کہا دس وسق۔

(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

٥٦٦٥ ٤٧ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْآ اِلٰٓی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھَا ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ

ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور مصر ایک زمین ہے کہ اس میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اس کو فتح کر لو تو اس کے رہنے والوں پر احسان کرنا اس لئے کہ ان کے لئے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا ذمہ اور علاقہ سسرال کا ہے جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہیں تو مصر سے نکل جاؤ۔ ابوذرؓ نے کہا میں نے

فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِیْعَةَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دیکھا عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ کو اور اسکے بھائی ربیعہ کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑتے تھے تو میں مصر سے نکلا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۶۶/۴۸ وَعَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اَصْحَابِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَکْفِیْهِمُ الدُّبَیْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ یَّظْهَرُ فِیْ اَکْتَافِهِمْ حَتّٰی تَنْجُمَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا فِیْ مَنَاقِبِ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِیْثَ جَابِرٍ مَّنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّةَ فِیْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میرے صحابیوں میں ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہوں گے جنت میں اور نہ جنت کی بو پاویں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزرے۔ ان میں سے آٹھ کو ہلاک کرے گا دبیلہ شعلہ آگ کا جو اُن کے مونڈھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں میں نمودار ہوگا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے) اور ہم سہل بن سعد کی حدیث بیان کریں گے جس کے لفظ یہ ہیں لاعطین ہذہ الرایۃ غدا مناقب علی رضی اللہ عنہ میں اور حدیث جابرؓ کی جس کے لفظ یہ ہیں من یصعد الثنیۃ جامع المناقب میں اگر اللہ نے چاہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ — دوسری فصل

۵۶۶۷/۴۹ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ابوطالب نکلے طرف شام کی۔ انکے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے۔ قریش کے شیخوں کے درمیان جب راہب پر وارد ہوئے اُترے اور اپنے کجاوے کھولتے تھے تو راہب اُنکی طرف آیا اور اس سے پہلے بھی انکا راہب پر گذر ہوتا تھا لیکن راہب انکی طرف نہیں آتا تھا تو یہ لوگ اپنے کجاوے کھولتے تھے اور راہب اُن میں کسی کو تلاش کرتا تھا یہاں تک کہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو پکڑا اور کہنے لگا یہ جہانوں کا سردار ہے اور یہ رب العالمین کا رسول ہے کہ اس کو

رِحَالِهِمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى
جَآءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ
هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ
قُرَيْشٍ مَّا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ
اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ
وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ
اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ
اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ
التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا
فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ
الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَ
عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ
الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ
شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ
عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ
مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ
وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ
يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَّبَعَثَ
مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ
مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اللہ جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گا قریش کے بعض بزرگوں نے راہب سے کہا تجھ کو کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے کہا کہ جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گزرے تو درختوں اور پتھروں نے انکو سجدہ کیا۔ پیغمبر کے سوا کسی کو درخت اور پتھر سجدہ نہیں کرتے اور میں اس کو نبوت کی مُہر کی وجہ سے بھی جانتا ہوں کہ وہ اس کے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے سیب کی مانند۔ پھر وہ لوٹا اور قافلہ کیلئے کھانا تیار کیا جب راہب کھانا لایا تو حضرتؐ اونٹ چرانے کیلئے گئے ہوئے تھے راہب نے قریش سے کہا کہ کسی کو اس کی طرف بھیجو۔ آپؐ تشریف لائے آپؐ پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب آنحضرتؐ قوم کے نزدیک ہوئے تو قوم کو پایا کہ جہاں درخت کا سایہ تھا وہ لوگ پہلے ہی قبضہ کر کے بیٹھ گئے تھے تو درخت کا سایہ آپکی طرف جُھک آیا۔ راہب نے کہا درخت کے سایہ کیطرف دیکھو کہ وہ آپؐ پر جُھک آیا ہے۔ راہب نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اس کا ولی کون ہے لوگوں نے کہا ابو طالب ابو طالب کو راہب بہت دیر تک قسم دیتا رہا کہ محمدؐ کو مکہ کی طرف واپس بھیج دو۔ یہاں تک کہ ابو طالب نے حضرت کو مکہ کی طرف بھیج دیا اور حضرت کے ساتھ ابوبکرؓ نے بلال کو بھیجا اور کچھ توشہ ان کے ساتھ کر دیا راہب نے موٹی روٹی اور روغن زیت۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٦٦٨/٥٠ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا

علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح میں نکلے آپ کے سامنے کوئی پتھر یا شجر وغیرہ نہ آتا تھا مگر وہ السلام علیک

اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَ هُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

یارسول اللہ کہتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۷۶۹ / ۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُّسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسراء کی رات براق لایا گیا۔ لگام دیا ہوا زین کسا ہوا براق نے شوخی کی آنحضرتؐ پر۔ جبریلؑ نے اس کو کہا کہ کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شوخی کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا تجھ پر کبھی سوار نہیں ہوا۔ راوی نے کہا براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۰ / ۵۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریلؑ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس کے ساتھ براق کو باندھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۱ / ۵۳ وَعَنْ يَّعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُّسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَّا لَهُمْ مَّعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذَا ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى

یعلیٰؓ بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ تین چیزیں دیکھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ چلے جاتے تھے ہم حضرت کے ساتھ۔ ایک اونٹ پر ہمارا گذر ہوا کہ اس سے پانی کھینچا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آنحضرت کو دیکھا تو آواز کی اور گردن رکھ دی آپ اس کے پاس ٹھہر گئے۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے اس کا مالک حضرت کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا تو اس کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے کہا اس کو میں نے آپ کے لئے بخش دیا اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ ان کے لئے اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں تو حضرت نے فرمایا ادھر حال یہ بیان کرتا ہے مگر اونٹ نے گلہ کیا ہے

كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہ کام زیادہ لیتے ہیں اور خوراک کم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اس سے بھلائی کرو پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے آپ نے آرام کیا ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ ڈھانک لیا اس درخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر واپس چلا گیا اپنی جگہ پر جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے اذن مانگا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اللہ تعالیٰ نے اذن دے دیا کہا راوی نے ہم پھر چلے اور پانی پر گذرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو حضرتؐ کے پاس لائی کہ اس کو جنون ہے آنحضرتؐ نے اس کی ناک پکڑی اور فرمایا باہر نکل تحقیق میں محمد ہوں اللہ کا رسول پھر ہم جب واپس اسی پانی پر آئے آنحضرتؐ نے اس عورت سے لڑکے کی حالت دریافت فرمائی اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپ کے بعد کچھ تکلیف نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۶۷/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَّخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول میرے بیٹے کو جنون ہے اور یہ صبح وشام کھانے کے وقت شروع ہوتا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور دعا کی تو اس لڑکے نے ایک بڑی قے کی تو کالے پلے کتے کی طرح اس کے پیٹ سے کچھ خارج ہوا اور وہ دوڑتا تھا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۶۷۳/۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَآءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ آئے اور آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپؐ خون کی وجہ سے رنگین ہو رہے تھے جو کہ اہل مکہ نے کیا۔ جبرئیلؑ نے کہا کیا میں آپ کو معجزہ دکھاؤں آپ نے فرمایا ہاں تو جبرئیلؑ نے ایک درخت کی طرف دیکھا اپنے پیچھے سے اور کہا کہ آپ بلائیں اسکو۔ آپؐ نے بلایا تو وہ آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ جبرئیل نے کہا کہ اس کو جانے کا حکم کریں آپ نے حکم کیا تو وہ پھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے مجھ کو کافی ہے مجھ کو۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۷۴/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آیا جب وہ قریب ہوا آپ نے اسکو فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے اور جسکا کوئی شریک اور ہمسر نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ اعرابی نے کہا کون گواہی دیتا ہے اس بات پر جو تم کہتے ہو آپؐ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ نالے کے کنارے پر تھے وہ درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑا ہوا تو آپ نے اس سے گواہی طلب کی تین بار تو درخت نے تین بار گواہی دی جس طرح کہ حضرت فرماتے پھر وہ اپنے اُگنے کی جگہ پھر گیا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۶۷۵/۵۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کس دلیل سے آپؐ کی نبوت

وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ)

۵۷۶۷ / ۵۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُّ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللهُ اَخَذْتُهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا

کو جانوں آپ نے فرمایا اس دلیل سے کہ میں ایک خوشہ کو کھجور سے بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے اس خوشہ کھجور کو بلایا تو وہ خوشہ اترنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر گرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر حضرت نے فرمایا چلا جا تو وہ چلا گیا تو وہ اعرابی اسلام لے آیا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اس نے ایک بکری اس ریوڑ سے لی تو اس چرواہے نے بھیڑیئے کو ڈھونڈا یہاں تک کہ چرواہے نے بکری کو بھیڑیئے کے منہ سے چھڑا لیا ابوہریرہؓ نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا وہاں بھیڑیئے کی طرح بیٹھ گیا اپنی دم دونوں پاؤں میں داخل کی بھیڑیئے نے کہا کہ میں نے رزق کا قصد کیا جو اللہ نے مجھ کو دیا کہ میں نے اس کو پکڑا مگر تو نے وہ چھڑا لیا اس شخص نے کہا اللہ کی قسم آج جیسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے عجیب بات ایک اور ہے کہ ایک آدمی کھجور کے درختوں کے پیچھے دو سنگستانوں کے درمیان رہتا ہے جو بات ہو چکی اور ہونیوالی بات کی خبر دیتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا وہ آدمی یہودی تھا وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور بھیڑیئے کے واقعہ کی خبر دی اور اسلام لایا اور تصدیق کی اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے کہ آدمی نکلے اپنے گھر سے اور نہ واپس لوٹے حتیٰ کہ اس کی جوتی اور اس کا کوڑا خبر دے جو اس کے گھر والوں

أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

نے اس کے بعد کیا۔
(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۶۷۷/۵۹ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَّ يَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابو العلاء سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بڑے پیالہ میں ہم باری باری صبح سے شام تک کھاتے دس کھا کر اٹھتے اور دس کھانے کے لئے بیٹھ جاتے ہم نے کہا کیا چیز تھی کہ پیالہ مدد کیا جاتا اس سے سمرہ نے کہا تو کس چیز سے تعجب کرتا ہے مدد نہیں کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ کیساتھ طرف آسمان کی۔
(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۷۸/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَانْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے دن تین سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے آپ نے دعا فرمائی خدایا یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اے اللہ یہ ننگے بدن ہیں ان کو لباس دے یا الٰہی یہ بھوکے ہیں انکو سیر کر اللہ نے فتح دی آپ کو صحابہ فتح بدر سے واپس لوٹے تو یہ حال تھا کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے پہنے اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔
(روایت کیا اس کو داؤد نے)

۵۶۷۹/۶۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَّنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَّكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم مدد کئے جاؤ گے اور تم غنیمت پاؤ گے اور فتح تمہاری ہو گی جو تم میں سے یہ پاوے یہ چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور حکم کرے بھلائی کا اور بری بات سے منع کرے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۸۰/۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِّنْ

جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت جو اہل خیبر

اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَّصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

سے تھی اس نے بھونی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ لے آئی آپؐ نے اس کا پنجہ لیا اور کھایا ایک جماعت نے بھی کھایا اس سے آپکے ساتھ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں کو اُٹھالو اور یہودیہ کو بلایا فرمایا کہ تونے اس بکری میں زہر ملایا تھا کہنے لگی آپ کو کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے خبر دی۔ کہا ہاں میں نے کہا اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر آلودہ بکری کا گوشت آپ کو ضرور نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہم اس سے آرام حاصل کریں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگذر کیا اس کو سزا نہ دی جن صحابہ نے کھایا تھا وہ شہید ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اپنے مونڈھوں کے درمیان یہ اس گوشت کے سبب تھا کہ آپؐ نے زہر آلودہ بکری سے کھایا تھا اور پچھنے لگائے ابو ہند نے شاخ اور چوڑی چھری کے ساتھ۔ وہ غلام تھا بنی بیاضہ کا آزاد کردہ یہ قبیلہ ہے انصار کا۔

(راویت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے)

۵۶۸۱/۶۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِيَّةَ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى

سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صحابہ چلے حنین کے دن بہت لمبا سفر کیا کہ رات کا وقت ہو گیا ایک سوار آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا کہ میں نے دیکھا ہوازن قبیلہ کو کہ وہ بہت بڑا ہے اور وہ اپنے باپ کے اونٹ پر اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا یہ کل کو مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا اگر اللہ نے

حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَلَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

چاہا پھر فرمایا آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا میں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا سوار ہو تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر چڑھ کر اس راہ کی طرف متوجہ ہو جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ کی طرف نکلے تو آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا حضرت نے معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول نہیں۔ نماز کی تکبیر کہی گئی شروع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نماز کی حالت میں جھانکتے تھے پہاڑ کے درہ کی طرف جب آپ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آگیا۔ ہم شروع ہوئے کہ درختوں کے درمیان دیکھتے تھے پہاڑ کی راہ میں اچانک وہ سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہوا کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں اس پہاڑ کے درہ کی چوٹی پر پہنچا جس کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ جب میں نے صبح کی تو میں دونوں دروں میں آیا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن مرثد کو فرمایا کیا تو آج رات اترا تھا انس نے کہا نہیں مگر نماز اور قضائے حاجت کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں اگر تو آج کے بعد عمل نہ کرے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۸۲/۶۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند کھجوریں لایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ ان میں دعائے برکت فرمائیں آپ نے اُن کو پکڑا اور ان میں فرمائی میرے لیئے برکت کی دعا آپ نے فرمایا ان کو پکڑ اور ان کو توشہ دان میں ڈال جب کبھی تو ان میں سے پکڑنے کا ارادہ کرے تو اس میں اپنا ہاتھ داخل کر اور پکڑ اس سے اور اس کو جھاڑنا نہیں۔ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اتنی اللہ کی راہ میں دیں اور ہم ان میں سے خود کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے اور وہ توشہ دان کبھی میری کمر سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمان کے شہید ہونے کا دن ہوا تو وہ توشہ دان میری کمر سے کھل پڑا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۸۳/۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک رات مکّہ میں مشورہ کیا بعض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت سخت باندھو ——— بعض نے کہا مار ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ نکال دو اس کو اللہ نے اطلاع کر دی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات گذاری اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور غار میں جا پہنچے اور مشرکوں نے ساری رات علی رضی اللہ عنہ کی نگہبانی میں گذار دی اور وہ گمان کرتے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب صبح ہوئی تو حملہ کیا انہوں نے اس پر جب انہوں نے علیؓ کو دیکھا تو اللہ نے ان کے بُرے ارادے کو روکا انہوں نے کہا تیرا یار کہاں گیا؟ علیؓ نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔ قریش

عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهٗ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اُخْتُلِطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

آپ کی کھوج میں لگے۔ مشرک جبلِ ثور پر پہنچ گئے جب قدم کا نشان مشتبہ ہوا تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہ غار پر سے گذرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا کہنے لگے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے تو اس دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ تو آپ اس غار میں تین رات دن ٹھہرے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

٥٦٨٤/٦٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی ایک بکری کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جو یہودی رہتے ہیں ان کو جمع کرو تمام کو جمع کیا گیا آپؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم جواب دو گے انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلاں آپؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولے تمہارا باپ فلاں ہے یہود نے کہا آپ نے سچ کہا اور خوب کہا تم نے۔ آپؐ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں یہودیوں نے کہا ہاں اے ابا القاسم اگر ہم جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ تم کو ہمارے باپ کے متعلق معلوم ہو گیا آپؐ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخی ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں گے تھوڑے دن اور تم اے مسلمانو ہمارے خلیفہ ہو گے دوزخ میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے آگ میں کبھی بھی پھر حضرت نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں

فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تم سے سوال کروں انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم، آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا۔ انہوں نے کہ ہمارا ارادہ تھا اگر آپ سچے ہیں تو آپ کو ہرگز تکلیف نہ دے گا اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم آپ سے راحت پاویں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٦٨٥/٦٧ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمروؓ بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا اترے اور نماز ظہر ادا کی پھر منبر پر چڑھے خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر اُترے عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے قیامت تک جو ہونے والا تھا اس کی خبر دی پس ہم میں زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٦٨٦/٦٨ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معنؓ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سوال کیا کہ کس نے آپ کو جنوں کے آنے کی خبر دی کہ وہ قرآن سنتے ہیں مسروق نے کہا کہ مجھ کو تیرے باپ عبداللہ بن مسعود نے خبر دی۔ اس نے کہا کہ آپ کو جنات کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی۔

(متفق علیہ)

٥٦٨٧/٦٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم عمرؓ بن خطاب کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ہم نے نئے چاند کو دیکھنے

وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی کوشش کی اور میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھا اور کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے۔ وہ چاند کو نہیں دیکھتے تھے۔ انس نے کہا عمرؓ کہتے تھے کہ نزدیک ہے میں دیکھوں گا اس حالت میں کہ میں لیٹا اپنے بستر پر۔ پھر شروع ہوا عمرؓ کہ بیان کرتا تھا ہمارے سامنے بدر والوں کا قصہ عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مشرکوں کے گرنے کی جگہ دکھاتے تھے ایک دن پہلے فیصلہ سے فرماتے یہ جگہ ہے فلاں کے مارے جانے کی کل اگر اللہ نے چاہا۔ اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں گرے گا۔ عمرؓ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مارے جانے والوں نے خطا نہیں کی ان جگہوں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیں۔ پھر وہ تمام کنوئیں میں ڈالے گئے بعض اوپر بعض کے آپ ان کے پاس آئے فرمایا اے فلاں بیٹے فلاں کے کیا تم نے خدا اور اس کے رسول کے کئے ہوئے وعدہ کو پا لیا ہے اور میرے ساتھ جو اللہ نے وعدہ کیا میں نے اس کو حق پایا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ مُردوں سے کیونکر کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا وہ تم سے زیادہ سُنتے ہیں اس بات کو کہ میں کہتا ہوں۔ لیکن یہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے

(روایت کیا اس کو مُسلم نے)

۵۶۸۸ وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ

زیدؓ بن ارقم کی بیٹی انیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم زید بن ارقم کے پاس تشریف لائے ان کی عیادت کے لئے

كَانَ بِهٖ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَّرَضِكَ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ۔

حضرت نے فرمایا تیری یہ بیماری خطرناک نہیں لیکن تیری کیا کیفیت ہو گی جب تو میرے بعد لمبی عمر پائیگا اور تو اندھا ہو گا۔ زید نے کہا میں تو ثواب کی طلب کروں گا اور اللہ کے حکم پر صبر کروں گا آپؐ نے فرمایا اب تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے کہا کہ زید آپؐ کی وفات کے بعد اندھا ہو گیا۔ پھر اللہ نے زید پر اسکی بینائی واپس کر دی پھر مر گیا۔

۵۶۸۹/۷۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَّقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهٗ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے آپؐ نے اس وقت فرمایا کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا تھا۔ اس نے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی چنانچہ آپؐ نے اس شخص پر بددعا فرمائی تو وہ پایا گیا مُردہ اور اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اسکو زمین نے قبول نہ کیا۔
(روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۰/۷۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَّسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِّنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا کہ حضرت سے کھانا طلب کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کو آدھا وسق دیا۔ ہمیشہ وہ آدمی اس سے کھاتا اور اس کی بیوی اور اس کے مہمان۔ یہاں تک کہ ماپا اس کو پھر ختم ہو گیا۔ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ ماپتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لئے باقی رہتا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۹۱/۷۳ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عاصم بن کلیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں ہم ایک جنازہ میں آپ کے ساتھ نکلے میں نے آنحضرت کو دیکھا کہ آپؐ قبر پر بیٹھے اور قبر بنانے والے کو وصیت کرتے تھے فرماتے تھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرٰى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرٰى۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

که پاؤں کی طرف سے وسیع کر سر کی طرف سے وسیع کر جب آپؐ واپس ہوئے تو سامنے سے ایک شخص نے آکر میت کی بیوی کی طرف سے آپؐ کو دعوت دی آپؐ نے قبول فرمایا اور آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور ہم آپ کے ساتھ تھے کھانا لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر قوم نے اپنے ہاتھ رکھے قوم نے کھایا اور ہم نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ وہی لقمہ چبائے جا رہے ہیں اپنے منہ میں پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں اس گوشت کو ایسی بکری سے پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے اس عورت نے ایک آدمی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہتی تھی کہ میں نے اپنے خادم کو نقیع کی طرف بھیجا نقیع ایک جگہ کا نام ہے کہ اس میں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے تاکہ میرے لئے ایک بکری خرید کرے تو بکری نہ ملی میں نے کسی کو اپنے ہمسایہ کے پاس بھیجا کہ وہ جو ایک بکری خرید کر لایا تھا وہ اس بکری کو مجھے اسی قیمت پر بیچ دے ہمسایہ نہ ملا میں نے اسکی بیوی کے پاس بھیجا تو اس نے بکری مجھے دے دی آپ نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۲/۲۴ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا

حزام بن ہشام سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے اس کا نام حبیش بن خالد جو ام معبد کا بھائی ہے۔ روایت کرتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے کا حکم کئے گئے ہجرت کی خاطر طرف مدینہ کی آپ اور ابوبکرؓ اور ابوبکرؓ کا آزاد غلام عامر بن فہیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کا رہبر عبداللہ لیثی ام معبد کے خیموں پر گزرے تو آپؐ نے ان سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تو اس کے پاس سے کچھ نہ ملا لوگ بے خرچ اور قحط زدہ تھے۔ آنحضرت

مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَّبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَّأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُّرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهَا ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری خیمہ کی ایک جانب دیکھی فرمایا اس بکری کا کیا حال ہے اُمّ معبد نے کہا یہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں چل سکتی فرمایا کہ اس میں دُودھ ہے اُمّ معبد نے کہا اس میں دودھ کہاں فرمایا کیا تو اجازت دیتی ہے کہ میں اس سے دُودھ دوھ لوں۔ اُمّ معبد نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر آپؐ دُودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیجئے۔ آپؐ نے بکری منگوائی اور اُس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی اور دعا کی اُمّ معبد کے لئے بکری کے حق میں بکری نے پاؤں کھولے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پھر آپؐ نے ایک برتن منگوایا جو ایک قافلہ کو سیراب کرے پھر آپؐ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آگئی دودھ کی پھر وُہ اُمّ معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئے پھر بعد میں حضرتؐ نے خود پیا۔ پھر دوبارہ دوہا یہاں تک کہ بھرا برتن۔ اور وہ اُمّ معبد کے لئے چھوڑ دیا اور اُمّ معبد سے اسلام پر بیعت لی اور آپ نے اُمّ معبد کے پاس سے کوچ کیا۔ روایت اس کو شرح السنہ میں اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں۔ ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۶۹۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ اسید بن حُضیر اور عباد بن بشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی معاملہ میں باتیں کر رہے تھے جو اُن دونوں کے درمیان تھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا وہ رات سخت اندھیری تھی پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے گھر جانے کے لئے تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ایک کی لاٹھی روشن ہوئی دونوں کے لئے یہاں تک کہ دونوں اس لاٹھی کی روشنی میں چلے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے جُدا ہوتے تو دونوں کی لاٹھیاں روشن ہوئیں تو دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھروں میں پہنچے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَآ اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ اُحد پیش آئی تو رات کو میرے باپ نے مجھ کو بلایا کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو اُن مقتولوں میں سے پاتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قتل ہوں اور تجھ سے زیادہ عزیز میرے نزدیک کوئی بھی نہیں سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تحقیق مجھ پر قرض کا ادا کرنا ہے اور میری وصیت کو قبول کر کہ اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔ صبح کی ہم نے تو وہ سب سے پہلے قتل کیا گیا تو میں نے اس کو اور ایک دوسرے شخص کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٦٩٥ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ
قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا
فُقَرَآءَ وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ
فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ
طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ
سَادِسٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَّ
انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِعَشَرَةٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی
صُلِّیَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی
تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَآءَ
اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ
اَضْیَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْهِمْ قَالَتْ
اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ
لَآ اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا
تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْهُ
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ کَانَ هٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ
فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا
لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا
اَکْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ یَآ اُخْتَ
بَنِیْ فِرَاسٍ مَّا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ
اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ
بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا وَبَعَثَ بِهَآ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ اَنَّهٗ اَکَلَ

عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے اور ابوبکر تین شخصوں کو لائے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوں کو لے گئے اور ابوبکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھایا ابوبکرؓ آپؐ کے پاس ٹھہرے کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر پھرے ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور آپ نے رات کا کھانا کھایا پھر ابوبکرؓ اپنے گھر آئے اتنی رات گذرنے کے بعد جو اللہ نے چاہا ابوبکرؓ کو ان کی بیوی نے کہا کس چیز نے تجھ کو تیرے مہمانوں سے باز رکھا۔ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا انکار کیا مہمانوں نے کھانا کھانے سے یہاں تک کہ تم آؤ ابوبکرؓ غصے ہوئے اور قسم کھائی میں ہرگز نہیں کھاؤں گا ابوبکرؓ کی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائے گی۔ اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطان سے ہے۔ ابوبکرؓ نے کھانا منگوایا خود ابوبکرؓ نے اور اُن کے اہل وعیال نے اور مہمانوں نے کھایا تو وہ نہ کھاتے تھے اس سے ایک لقمہ مگر زیادہ ہو جاتا باقی ماندہ کھانا اس سے۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی کو کہا اے بنو فراس کی بہن کیا یہ امر عجیب ہے ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا قسم ہے آنکھ کی ٹھنڈک کی تحقیق یہ اب زیادہ ہے پہلے سے تو سب نے کھانا کھایا اور ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا۔ پس ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت نے بھی اس کھانے سے کھایا۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی عبد اللہ بن مسعود کی

مِنْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں کُنَّا نَسْمَعُ تسبیح الطعام معجزات کے باب میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۶۹۶/۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهٗ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوا تو ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۹۷/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اسی عائشہؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے غسل دینا چاہا تو کہنے لگے کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگا کر دیں۔ کپڑوں سے جیسے کہ ہم اپنے مردوں کو ننگا کرتے ہیں یا ہم اسی حالت میں کپڑوں سمیت غسل دیں اس میں صحابہ نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند غالب کی یہاں تک کہ نہیں تھا کوئی شخص مگر اس کی ٹھوڑی سینہ پر لگی ہوئی تھی۔ پھر گھر کے کونہ سے کلام کرنے والے نے کلام کی اس حال میں کہ ان کو کوئی جانتا نہیں تھا کہنے لگا کہ حضرت کو اُن کے کپڑوں سمیت غسل دو۔ صحابہ نے غسل دیا اس حال میں کہ آپؐ پر ایک قمیض تھی اور قمیض پر پانی ڈالتے اور آنحضرت کے بدن کو اسی قمیض کے ساتھ ملتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۸/۶ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا

ابن منکدر سے روایت ہے کہ سفینہ غلام آزاد کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین روم میں لشکر کا رستہ بھول گیا یا قید کیا گیا تو وہ بھاگ کر چلے کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ لشکر کو ڈھونڈتے تھے پس اچانک وہ ایک بڑے شیر سے ملے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ صلی اللہ

مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ إِلٰى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِيْ إِلٰى جَنْبِهِ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

علیہ وسلم کا غلام ہوں کہ میری کیفیت اس طرح ہے تو میرے سامنے شیر آیا اور وہ اپنی دُم کو ہلاتا ہوا۔ یہاں تک شیر سفینہ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو جب شیر خوفناک آواز سُنتا تو اس کی طرف قصد کرتا اس حالت میں کہ چلتا وہ سفینہ کے پہلو میں حبب سفینہ لشکر میں پہنچ گیا تو وہ شیر واپس لوٹا۔

(روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۶۹۹/۷ وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابی الجوزاء سے روایت ہے کہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا پس انہوں نے عائشہؓ کے پاس شکایت کی حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم حضرت کی قبر پر رجوع کرو اور حجرہ کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کیطرف کھول دو کہ قبر اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تو بہت زیادہ بارش برسائی گئی یہاں تک کہ گھاس اُگے اور اونٹ موٹے ہو گئے اور چربی سے پھٹ گئے تو اس سال کا نام "فتق کا سال" رکھا گیا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۰۰/۸ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

سعیدؒ بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب حرہ کا واقعہ پیش آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن اذان اور اقامت نہ کہی گئی اور سعید بن مسیب کو نماز کے وقت کا علم نہ ہوتا تھا مگر خفی آواز سے کہ اس کو حجرہ کے اندر سے سُنتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک وہاں تھی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۷۰۱/۹ وَعَنْ أَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ابو خلدہؒ تابعی سے روایت ہے کہ میں نے ابوالعالیہ کو کہا کیا انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سُنی ہیں؟ ابوالعالیہ نے کہا انسؓ نے دس سال حضرتؐ کی خدمت کی اور رسول اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دُعا فرمائی اور

كَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَّحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَّجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے پھولوں میں مشک کی بو آتی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۰۲/۱ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوَى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ

عروہؓ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے ساتھ اروی بنت اوس نے مخاصمت کی اور انکے خلاف مروان بن الحکم کی عدالت میں گئی۔ اروی نے دعویٰ کیا کہ سعید نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ سعید نے کہا کیا میں اس کی زمین لے سکتا ہوں جبکہ میں نے آنحضرتؐ سے سُنا۔ مروان نے کہا کیا سُنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سعید نے کہا میں نے آپؐ کو فرماتے سُنا جو ایک بالشت زمین ظلم سے لے لے تو اللہ اس کو طوق بنا کر پہنا دے گا۔ سات زمینوں کا۔ مروان نے کہا کہ میں تجھ سے گواہ طلب نہیں کرتا اس کے بعد پھر سعید نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی تو اس کو اندھا کر کے اس کی زمین میں مار۔ عروہ نے کہا کہ وہ عورت اندھی ہو کر ایک گڑھے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اسی معنیٰ کی حدیث آئی ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو کہ اندھی ہو گئی اور ٹٹولتی تھی دیوار کو اور کہتی تھی کہ مجھ کو سعید بن زید کی بد دعا پہنچی اور وہ ایک کنوئیں پر سے گذری جو اس گھر میں تھا جس کے بارے میں سعید بن زید سے جھگڑی اس میں گر پڑی اور وہ کنواں اس کی قبر بنا۔

الْجُدُرَ تَقُوْلُ أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَّإِنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

۵۷۰۳
۱۱
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَّصِيْحُ يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پہ ایک شخص کو امیر بنایا جس کا نام ساریہ تھا۔ آپؓ خطبہ دے رہے تھے کہ آپؓ نے پکار کر کہا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ کر ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کر لیں تو اللہ نے اُن کو شکست دی۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۷۰۴
۱۲
وَعَنْ نُّبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَّا مِنْ يَّوْمٍ يَّطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نبیہہؒ ابن وھب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہؓ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں کہ اس کی فجر ظاہر ہو مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اپنے بازو مارتے اور درود بھیجتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور جب شام کرتے ہیں آسمان پہ چڑھ جاتے ہیں اور اتنے پھر اترتے ہیں اور وہ بھی دن والوں کی طرح کرتے ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پھٹے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو آپؐ کو گھیرے میں لئے ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۷۰۵ (۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَ يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

براءؓ سے روایت ہے کہ اوّل وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعبؓ بن عمیر اور ابن ام مکتومؓ تھے، وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے تھے پھر عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ آئے پھر عمرؓ بن خطاب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہؓ میں آئے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہ دیکھا تھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے خوش ہوتے۔ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھا کہ کہتے تھے یہ خدا کے رسول ہیں جو تشریف لاتے۔ آپ نہیں آئے یہاں تک کہ میں نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اور اس جیسی دوسری سورتیں جو مفصل میں ہیں سیکھ لیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۰۶ (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ اس کو دنیا کی ناز و نعمت دے اگر چاہے اور یا وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے۔ پسند کیا بندہ نے اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابو بکرؓ رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے تعجب کیا ابو بکرؓ کے لئے لوگوں نے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو کہ

النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی خبر دیتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اختیار دیا ہے اگر چاہے تو اس کو دنیا کے ناز و نعمت دے اور اگر چاہے تو جو اس کے پاس ہے وہ دے اور وہ کہتا ہے ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے، اور ابو بکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہدا پر نماز پڑھی آٹھ برس بعد مانند زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں اور میں تم پر شہید ہوں۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں حوض کوثر کی طرف دیکھتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے مقام پر ہوں اور زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں اور میں تم پر مشرک ہونے سے نہیں ڈرتا اپنے بعد۔ ڈرتا ہوں دنیا میں رغبت کرنے سے۔ بعض راویوں نے زیادہ کیا قتل کرو گے پھر ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ تم سے پہلے ہلاک ہوتے۔

(روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۵۷۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اور میری باری کے دن فوت کئے گئے اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تکیہ کئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جمع کیا میری تھوک اور

بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ
عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ
بِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ
اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ
اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ
فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ
اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ
فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ
فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ
فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ
يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى
حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک کو وفات کے وقت کہ میرے پاس میرا بھائی عبدالرحمان بن ابی بکرؓ آیا اور اسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی تھی آنحضرتؐ کی طرف میں نے دیکھا کہ آپ عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہیں اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک کو محبوب جانتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ مسواک چاہتے ہیں آپؐ نے اپنے سر مبارک سے ہاں کا اشارہ کیا۔ فرمایا میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لی آپ کو اس کا چبانا دشوار ہوا تو میں نے کہا کیا نرم کروں مسواک کو آپ نے ارشاد فرمایا اپنے سر مبارک سے تو میں نے مسواک نرم کر دی حضرتؐ نے مسواک اپنے دانتوں پر پھیری اور آنحضرتؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اس میں پانی تھا آپؐ پانی میں ہاتھوں کو داخل کرتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ موت کے لئے سختیاں ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرماتے تھے کہ مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملا دو یہاں تک کہ حضرت کی روح قبض کیگئی اور آپکا ہاتھ مائل ہو گیا (بخاری)

۵۷۰۹/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ
يَّمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ
بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو مگر اختیار دیا جاتا ہے دنیا اور آخرت میں اور آنحضرتؐ اس بیماری میں کہ فوت کئے گئے تھے پکڑا حضرت کو آواز کی سختی نے میں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ شامل کر مجھ کو ان لوگوں کیساتھ جن پر انعام کیا تو نے انبیاء میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے میں نے جانا کہ آپؐ اختیار دیئے گئے ہیں (متفق علیہ)

۵۷۱۰/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ
الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ

انسؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت بیمار ہوئے مرض کی شدت آپؐ کو بیہوش کرتی تھی حضرت فاطمہ نے کہا ہائے میرے باپ کی سختی حضرت نے

فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر سختی نہیں ہو گی۔ جب آپ فوت ہو گئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپ نے رب کی دعوت کو قبول کر لیا اللہ نے آپ کو بلا لیا اپنے حضور میں اے میرے باپ کہ جنت الفردوس ان کا ٹھکانا ہے اے میرے باپ آپ کی موت کی خبر جبریل تک پہنچاتے ہیں جب آپ دفن کئے گئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے انس تم نے کس طرح گوارا کیا میرے باپ یعنی رسول اللہؐ پر مٹی ڈالنا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۷۱۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

انسؓ سے روایت ہے جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے توگوں نے خوشی کی۔ حتیٰ کہ حبشی نیزوں سے کھیلے آنحضرتؐ کے تشریف لانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں ہے۔ انسؓ نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا دن جو اچھا ہو اور روشن ہو اس دن سے کہ جس دن آپؐ تشریف لائے نہیں دیکھا۔ اور نہیں دیکھا میں نے بُرا اور غمگین کرنے والا تاریک اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یُوں آیا ہے جب وہ دن ہوا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے ہر چیز روشن ہوئی اور جب وہ دن ہوا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مدینہ میں ہر چیز تاریک ہوئی اور ہم نے نہ جھاڑے تھے اپنے ہاتھ خاک سے اس حال میں کہ ہم آنحضرتؐ کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے دلوں کو ناآشنا پایا۔

۵۷۱۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو لوگوں نے آپ کے دفن کرنے میں اختلاف کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کو آپ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں فوت کیا جاتا مگر اس جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ دفن کرو تم ان کو ان کے بچھونے کی جگہ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۱۳/۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذَنْ لَّا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی کو نہیں فوت کیا جاتا مگر اس کو اس کی جنت دکھائی جاتی ہے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب حضرت پر موت نازل ہوئی اس حالت میں کہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا آپ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر آپ ہوش میں آئے تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا الٰہی پسند کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو میں نے کہا آپ اس عالم کو پسند کرتے ہیں اور ہم کو پسند نہیں کرتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے پہچانا یہ قول اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو اپنی صحت میں فرمائی تھی اپنے کلام کرنے میں کہ کبھی کسی پیغمبر کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اس کی جگہ بہشت سے پھر وہ اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آخری قول آپ کا یہ تھا الٰہی میں پسند کرتا ہوں رفیق اعلیٰ کو۔

(متفق علیہ)

٥٧١٤/١٠ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی اس بیماری میں کہ آپؐ اس میں فوت ہوئے۔ اے عائشہؓ ہمیشہ میں اس طعام کا درد پاتا تھا جو میں نے کھایا تھا خیبر میں۔ اور اب میری شہ رگ کے کٹ جانے کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٧١٥/١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا گھر میں بہت لوگ تھے ان میں عمر بن خطابؓ بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں کہ تم ہرگز اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمرؓ نے کہا آپؐ پر بیماری کی تکلیف غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور کافی ہے اللہ کی کتاب اور گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑا کیا بعض ان میں سے کہتے تھے کہ نزدیک کرو حضرت کے قلمدان کہ لکھیں تمہارے لئے اور بعض کہتے تھے جو عمرؓ کہتا تھا جب لوگوں نے شور زیادہ کیا اور اختلاف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھ جاؤ میرے پاس سے عبیداللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے اصل مصیبت وہ رکاوٹ ہے جو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اس کے کہ لکھیں ان کے لئے نوشتہ ان کے اختلاف کی وجہ سے اور شور وغوغہ کی وجہ سے۔ سلمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر ابن عباس اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا اے ابن عباسؓ کیا ہے پنجشنبہ کا دن کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس دن سخت بیماری تھی

حَتّٰی بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰی قُلْتُ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِکَتِفٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَانُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا یَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ فَقَالَ دَعُوْنِیْ ذَرُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِیْتُهَا قَالَ سُفْیَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ کہ تم کو ایک نوشتہ لکھ دوں تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہوگے لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کے نزدیک اختلاف لائق نہ تھا۔ بعض صحابہ نے کہا حضرت کا کیا حال ہے۔ کیا دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ حضرت سے پوچھو بعض صحابہ نے تکرار شروع کیا حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو ایسی حالت میں کہ میں اس میں ہوں اس چیز سے بہتر ہے کہ تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی طرف۔ تو آپ نے ان تینوں باتوں کا حکم دیا۔ فرمایا مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور قاصدوں کا اکرام کیا کرو اور ان سے احسان کیا کرو میرے احسان کرنے کی مانند۔ خاموشی اختیار کی ابن عباسؓ نے تیسری بات سے۔ یا ذکر کیا ابن عباسؓ نے کہ میں اس کو بھول گیا ہوں سفیان نے کہا یہ قول سلیمان احول کا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۶/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُهَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَیْنَا اِلَیْهَا بَکَتْ فَقَالَا لَهَا مَا یُبْکِیْكِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَیَّجَتْهُمَا عَلٰی

انسؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ نے عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہا کہ ہم کو امّ ایمن کی طرف لے چلو تاکہ ان سے ملاقات کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کرتے تھے۔ جب ہم امّ ایمن کے پاس پہنچے۔ امّ ایمن رو پڑیں ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کہا کس چیز نے تجھ کو رُلایا کیا تو نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ رسولِ خدا کے لئے بہتر ہے۔ امّ ایمن نے کہا میں اس واسطے نہیں روتی کہ میں نہیں جانتی کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول اللہ کے لئے بہتر ہے۔ مگر میں اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہوگئی تو امّ ایمنؓ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے رونے کا سبب بنی۔ تو یہ دونوں ساتھی امّ ایمنؓ کے ساتھ رو پڑے۔

الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٧١٧/١٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اس بیماری میں جس میں آپ فوت ہوئے اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے آپ اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے قصد کیا منبر کی طرف اور آپ اس پر چڑھے ہم آپ کے ساتھ ساتھ گئے آپ نے فرمایا قسم اس ذات پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں حوضِ کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ سے کہ جہاں میں کھڑا ہوا ہوں پھر فرمایا ایک بندہ ہے کہ اس کے روبرو دنیا کی گئی اور اس کی آرائش تو اختیار کیا اس نے آخرت کو اس نکتہ کو ابو بکرؓ کے سوا کوئی نہ سمجھا۔ ابو بکرؓ کی آنکھوں سے آنسو شروع ہوگئے اور روئے ابو بکرؓ نے کہا ہمارے ماں باپ جان و مال اے اللہ کے رسول آپ پر قربان ہوں۔ ابو سعیدؓ نے کہا پھر حضرت منبر سے اترے پھر دوبارہ اس پر نہ کھڑے ہوئے آج تک۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

٥٧١٨/١٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر پہنچائی گئی ہے تو فاطمہؓ روئیں۔ فرمایا نہ رو۔ اس لئے کہ سب سے پہلے میرے گھر والوں سے تو مجھ کو ملے گی حضرت فاطمہؓ ہنس پڑیں۔ فاطمہؓ کو آپ کی بعض ازواج نے دیکھا انہوں نے کہا اے فاطمہؓ ہم نے تجھ کو دیکھا کہ تو روئی پھر ہنسی۔ فاطمہؓ نے کہا حضرت نے خبر دی مجھ کو کہ ان کو موت کی خبر پہنچائی گئی ہے میں روئی پھر

فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

فرمایا حضرت نے نہ رو۔ اس لیے کہ تو سب اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملے گی تو میں ہنسی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت اللہ کی مدد پہنچ چکی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں دلوں کے لحاظ سے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۱۹/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُّ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری موت میری زندگی میں واقع ہوئی تو میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور تیرے لیے دعا کروں گا۔ عائشہ نے کہا مجھے سخت مصیبت ہے خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں آپ کو کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مر گئی تو البتہ ہو گے تم آخر اسی دن محبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مشغول ہو میرے درد سر میں میں نے قصد کیا تھا یا ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی طرف کسی کو بھیجوں اور اس کے بیٹے کی طرف اور وصیت کروں واسطے خوف اس کے کہ کہیں کہنے والے یا آرزو کریں آرزو کرنے والے پھر میں نے کہا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کرے گا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔

(بخاری)

۵۷۲۰/۱۶ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک جنازہ کو بقیع میں دفن کر کے میری طرف آئے تو آپ نے مجھ کو درد سر میں مبتلا پایا اور میں کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا سر دکھتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ضرر کرتا ہے تجھ کو اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں اور نماز پڑھوں تجھ پر اور میں تجھ کو دفن کروں۔ میں نے کہا گویا میں دیکھتی ہوں آپ کو۔ قسم اللہ کی اگر آپ یہ کریں گے تو آپ میرے

بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

گھر کی طرف پھریں گے اور اس میں کسی دوسری بیوی سے صحبت کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر آپ کو بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہوئے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۲۱/۱۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَّكَ وَتَشْرِيْفًا لَّكَ خَاصَّةً لَّكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَّاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَّرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُّقَالُ لَهٗ اِسْمَاعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ

جعفرؓ بن محمد وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ قریش کا ایک آدمی ان کے باپ علی بن حسین پر داخل ہوا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے نہ بیان کروں۔ اس نے کہا ہاں بیان کرو ابوالقاسم سے علی بن حسین نے کہا: جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کے پاس جبریل آئے۔ جبریل نے کہا اے محمدؐ بلاشبہ اللہ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ کی تکریم کی خاطر اور تمہاری تعظیم کے لیے خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم سے اس چیز کے متعلق پوچھتا ہے جو وہ تم سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا غمگین اے جبریل اور مصیبت زدہ۔ پھر دوسرے دن جبریل حضرتؐ کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا۔ حضرتؐ نے بھی پہلے دن جیسا جواب دیا۔ پھر تیسرے دن حضرت جبریل حضرتؐ کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا۔ حضرتؐ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا تو جبریل کیساتھ ایک فرشتہ آیا۔ اسکا نام اسماعیل تھا جو لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے اور ہر فرشتہ ان میں سے ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے تو اس فرشتہ نے آنے کی اجازت مانگی آپؐ نے جبریل سے اس فرشتے کا حال دریافت کیا۔ جبریل نے کہا یہ فرشتہ موت ہے آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ آپؐ سے پہلے اس نے کبھی کسی سے اجازت نہیں مانگی اور آپؐ کے بعد بھی اجازت نہیں مانگے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا: اس کو اذن دو۔ جبریل نے ملک الموت کو اذن دیا۔ پھر سلام کہا حضرتؐ کو۔ پھر ملک الموت نے کہا: اے محمدؐ!

يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ نَّاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَّدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم کریں روح کے قبض کرنے کا تو میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ چھوڑنے کا حکم کریں تو میں اس کو چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا کرے گا تو اے ملک الموت! اس نے کہا میں اس بات کا حکم دیا گیا ہوں اور تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہوں۔ علی بن حسین نے کہا جبریل کی طرف آپ نے دیکھا۔ جبریل نے کہا بلاشبہ خدا تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو فرمایا کہ کر جو تجھ کو حکم کیا گیا ہے۔ ملک الموت نے آنحضرتؐ کی روح قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، گھر کے کونے سے لوگوں نے ایک آواز سنی کہ وہ تسلی دیتا ہے اہل بیت کو کہ تم پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں اے اہل بیت اللہ میں ہر مصیبت سے تسلی ہے اور خدا بدلہ دینے والا ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور ہر فوت ہونے والی چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ کی مدد کے ساتھ تقویٰ اختیار کرو، اسی سے امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ جو ثواب سے محروم کیا گیا ہو۔ علی نے کہا کیا تم جانتے ہو کون ہے تعزیت کرنے والا۔ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٥٧٢٢ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوت ہونے کے بعد درہم و دینار نہ چھوڑے اور نہ بکریاں اور اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کی۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٧٢٣ (۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمرو بن حارث سے روایت ہے جو جویریہ کے بھائی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد درہم و دینار اور غلام لونڈی نہ چھوڑے اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اپنے ہتھیار اور صدقہ کی زمین۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٧٢٤ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے فوت ہونے کے بعد میرے وارث نہیں تقسیم کریں گے دینار جو میں نے اپنی بیویوں کے لیے خرچ چھوڑا اور بعد اجرت عامل اپنے کے۔ وہ صدقہ ہے۔
(متفق علیہ)

٥٧٢٥ (۴) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا وہ سب کا سب صدقہ ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٧٢٦ (۵) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا

ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت کے نبی کو فوت کر دیتا ہے اس امت سے پہلے اور اس پیغمبر کو اس امت کے لیے میر ساماں اور پیش رو

بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بنا دیتا ہے جب اللہ کسی امت کی ہلاکت چاہے تو نبی کی موجودگی میں امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے۔ امت کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس نبی کو جھٹلاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۲۷ / ۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم پر ایک دن آوے گا کہ جو شخص مجھ کو نہیں دیکھے گا۔ اس کو میرا دیکھنا اسے بہت محبوب ہوگا اس کے اہل اور مال سے جو ان کے ساتھ ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور دیگر قبائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۵۷۲۸ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قریش کے تابع ہیں۔ اس بات (یعنی دین وشریعت) میں یعنی قریش سردار ہیں مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۹ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قریش کے تابع ہیں برائی اور بھلائی میں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۳۰ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَّا بَقِیَ مِنْھُمُ اثْنَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

فرمایا کہ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی باقی رہیں۔ (متفق علیہ)

٥٧٣١ وَعَنْ مُّعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَّا یُعَادِیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

معاویہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر اللہ تعالیٰ اس کو الٹا کر دیگا اس کے منہ کے بل قریش کے دین پر قائم رہنے تک۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٧٣٢ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لَّا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَّا وَلِیَھُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لَّا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْھِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام ہمیشہ قوی رہے گا بارہ خلیفوں تک اور وہ سب قریش سے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا لوگوں کا کار گذر نے والا جب تک کہ حاکم ہوں گے امیران کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور لوگوں پر بارہ خلیفے ہوں قریش سے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٧٣٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ غفار کو بخشے اور اسلم ان کو سلامت رکھے اللہ تعالیٰ اور عصیہ نے اللہ کی معصیت کی اور اس کے رسولؐ کی۔ (متفق علیہ)

٥٧٣٤ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار جہینہ اور مزینہ اور اسلم

قُرَيْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۵/۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَّالْحَلِيْفَيْنِ بَنِيْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار، مزینہ اور جہینہ یہ بنی تمیم سے بہتر ہیں اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دونوں حلیفوں بنی اسد اور بنی غطفان سے۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۶/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں۔ آپ فرماتے تھے بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر۔ ابو ہریرہؓ نے کہا بنی تمیم کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک لونڈی تھی بنی تمیم سے حضرت عائشہؓ کے پاس آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اس کو آزاد کردے اس لیے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۷۳۷/۱۰ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو قریش کی ذلت کی خواہش کا ارادہ کرے تو اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

۵۷۳۸/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے فرمایا کہ اے اللہ تو نے قریش کے اول لوگوں کو عذاب چکھایا تو اب انکے آخر کو نوازش عطا فرما ۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۳۹ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا قبیلہ اسد اور اشعری ہے۔ نہیں بھاگتے کفار کے ساتھ لڑنے سے اور نہ ہی غنیمتوں میں خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۰ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَّيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازد شنوءہ اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو زمین میں حقیر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجہ دینا چاہتا ہے۔ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ آدمی کہے گا کاش کہ ہوتا میرا باپ قبیلہ ازد سے اور کاش کہ ہوتی میری ماں بھی قبیلہ ازد سے۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۱ / ۱۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حال میں کہ آپ تین قبیلوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ثقیف، بنی حنیفہ، بنی امیہ۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۲ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ہلاکو ہوگا۔ عبد اللہ بن عصمہ نے کہا: کہا جاتا ہے جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے۔ ہشام بن

عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

حسان نے کہا لوگوں نے شمار کیا ہے جو حجاج نے قتل کیے باندھ کر ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا کہ جس وقت حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کیا تو اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا پس جو بڑا جھوٹا ہے اسکو تو ہم نے دیکھا اب رہا ہلاکو تو نہیں گمان کرتی میں مگر تجھ کو اے حجاج! آئے گی پوری حدیث عنقریب تیسری فصل میں۔

۵۷۴۳ / ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا بعض صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! بنی ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ آپ بد دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے ثقیف پر تو حضرتؐ نے فرمایا یا الٰہی ثقیف کو ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۷۴۴ / ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَّاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ

عبدالرزاق اپنے باپ سے وہ میناء سے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں: ابوہریرہؓ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا میں اس کو قیس سے گمان کرتا ہوں اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! حمیر پہ لعنت کرو۔ آپؐ نے منہ پھیر دیا اس شخص کی طرف سے۔ پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا۔ پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آیا۔ پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت کرے حمیر پہ منہ ان کے سلام ہیں اور ہاتھ ان کے طعام وہ امن والے اور ایمان والے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِّينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ۔)

غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث عبدالرزاق سے روایت کی جاتی ہیں اس مینا سے منکر حدیثیں۔

۵۷۴۵ / ۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس قبیلہ سے ہے۔ میں نے کہا دوس سے۔ فرمایا آپؐ نے میں نہیں گمان کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایسا شخص ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۴۶ / ۱۹ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

سلمان سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تو دشمن نہ رکھ ورنہ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپ کو اور آپؐ کی وجہ سے خدا نے ہمیں راہ دکھائی۔ آپ نے فرمایا تو دشمن رکھے گا عرب کو تو تو دشمن رکھے گا مجھ کو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۵۷۴۷ / ۲۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرب سے فریب اور دغا بازی کریگا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی اس کو میری دوستی پہنچے گی روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث حصین بن عمر سے۔ وہ اہل حدیث کے نزدیک ایسا قوی نہیں۔

۵۷۴۸ / ۲۱ وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ

ام حریرؓ سے جو طلحہؓ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ہے روایت ہے کہ سنا میں نے اپنے مولا سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامتوں میں سے عرب کا ہلاک ہونا بھی ہے روایت

الْعَرَبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۷۴۹/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَّالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ مَّوْقُوْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں۔ اور اذان نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمن میں۔ ایک روایت میں یہ حدیث ابوہریرہؓ پر موقوف ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ اس کا موقوف ہونا بہت صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۵۰/۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے سنا کہ قتل کیا جائے گا کوئی قریشی باندھ کر اس فتح مکہ کے دن کے بعد قیامت تک۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۵۱/۲۴ وَعَنْ اَبِي نَوْفَلٍ مُّعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِّلرَّحِمِ

ابو نوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر۔ ابو نوفل نے کہا شروع ہوئے قریش ابن زبیر پر سے گذرتے تھے اور دوسرے لوگ۔ عبداللہ بن عمران پر گذرے۔ وہ ابن زبیر کے پاس ٹھہر گئے۔ ابن عمر نے کہا تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب۔ سلام ہو تجھ پر اے ابا خبیب! آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ میں تجھ کو جانتا ہوں تو بہت روزے رکھنے والا۔ بہت رات کو بیدار ہونے والا اور قرابت والوں سے احسان کرنے والا۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ گروہ کہ جن

اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ يَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

کے خیال میں تو بُرا ہے وہ خود بُرا ہے۔ ایک روایت میں ہے لَاُمَّةُ خَيْرٍ آیا ہے۔ پھر عبداللہ بن عمر وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور ابن زبیر سے مذکورہ کلام کرنے کی خبر پہنچی تو حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی طرف بھیجا۔ ابن زبیر کو لکڑی سے اتارا گیا اور یہودیوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ پھر حجاج نے ابن زبیر کی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ وہ اسماء بیٹی ابو بکر کی ہے۔ اسماء نے انکار کیا آنے سے۔ پھر حجاج نے اسماء کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ تو خود میرے پاس آ، وگرنہ میں تیرے پاس ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو تیرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا۔ ابو نوفل نے کہا کہ اسماء نے انکار کر دیا اور یہ بات کہلا بھیجی کہ قسم ہے اللہ کی تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے جائے۔ راوی نے کہا حجاج نے کہا دکھاؤ میری جوتیاں حجاج نے جوتیاں پہنیں پھر اکڑ کر چلا۔ یہاں تک کہ حضرت اسماء کے پاس آیا کہنے لگا کیا دیکھا تو نے مجھ کو جو میں نے خدا کے دشمن کے ساتھ کیا اسماء نے کہا دیکھا میں نے تجھ کو تباہ کی تو نے دنیا اس کی اور تباہ کی اس نے آخرت تیری پہنچی ہے مجھ کو یہ بات تو کہتا تھا ابن زبیر کو اے بیٹے دو کمر بند والی کے اللہ کی قسم میں ہوں ذات النطاقین ان دونوں میں سے ایک سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کا کھانا جانوروں سے محفوظ رکھتی تھی اور دوسرا کمر بند کہ جس سے عورتیں اپنی کمر باندھتی ہیں نہیں بے پروا ہوتی کوئی عورت اس سے خبردار کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلا کو ہوگا پس اے پر بڑا جھوٹا دیکھا ہم نے اس کو اور ہلا کو نہیں گمان کرتی میں تجھ کو مگر وہ ہلا کو کہ حضرت نے خبر دی ہے نوفل نے کہا حجاج اسماء کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۵۲ ۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کے پاس دو آدمی ابن زبیر کے فتنہ میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے کیا کہ جو کچھ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمر کے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے ابن عمر نے کہا کہ باز رکھتا ہے مجھ کو اس بات کا علم کہ خداتعالیٰ نے حرام کیا ہے مجھ پر خون بھائی مسلمان کا' ان دونوں نے کہا کہ خدا نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ نہ پایا جائے فتنہ ابن عمر نے کہا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور خالص ہوا دین اسلام خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو یہاں تک کہ فتنہ واقع ہو اور دین ہو واسطے غیر اللہ کے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۵۳ ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا قبیلہ دوس ہلاک ہوا' اس لیے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے۔ آپ بددعا کیجیے اللہ سے ان پر۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ بددعا فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا خداوندا اراہ راست دکھا دوس کو اور ان کو لاؤ۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۴ ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک یہ کہ میں عربی ہوں ــــ دوسرا یہ کہ قرآن عربی میں اترا ہے ــــ تیسرا اس وجہ سے کہ جنتیوں کا کلام عربی میں ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۵۵ (۱) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۵۶ (۲) وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِىْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِىْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِىْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِىْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِىْ اَتٰى اُمَّتِىْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۵۷ (۳) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ

مناقب صحابہ کا بیان

پہلی فصل

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہؓ کے ایک مد کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اسکے آدھے کے برابر۔ (متفق علیہ)

ابو بردہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے باپ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آنحضرتؐ آسمان کی طرف بہت سر مبارک اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ستارے امن کا سبب ہیں آسمان کے لیے۔ جب ستارے جاتے رہیں گے وہ چیز آسمان پر آوے گی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ کے لیے امن کا سبب ہوں جب میں اس جہان سے کوچ کر جاؤں گا میرے صحابہ کو وہ چیز آویگی جسکا وعدہ دیے جاتے ہیں اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امن کا سبب ہیں جب صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت کو آئیگی وہ چیز جسکا وعدہ دیے جاتے ہیں۔ (مسلم)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا تو ایک جماعت جہاد کریگی جہاد کرنیوالے کہیں گے اپنی جماعت سے کہ تم میں ایسا آدمی آیا ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہو کہیں گے ہاں انکے لیے فتح ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا، ایک جماعت ان میں سے

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَّنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا رَّأَى مَنْ رَّأَى أَحَدًا رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ۔

جہاد کرے گی۔ کہا جاوے گا کیا تم میں آیا ہے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھوں کا کہیں گے ہاں تو فتح کی جاوے گی ان کے لیے۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر آوے گا' ایک جماعت جہاد کرے گی۔ کہا جاوے گا کیا آیا ہے تم میں وہ شخص جو ساتھ رہا ہو صحابہؓ کے ساتھیوں کے کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی ان کے لیے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ لوگوں سے لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے دیکھو کیا تم اپنے میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی پاتے ہو۔ پایا جاوے گا ایک شخص اصحاب میں سے فتح کی جاوے گی ان کے سبب سے۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا جاوے گا۔ کہیں گے کہ آیا ہے ان میں وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو اس کو پایا جاوے گا ان کے لیے فتح کی جاوے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جاوے گا۔ کہا جاوے گا آیا پاتے ہو ان میں اس شخص کو کہ اس نے اس شخص کو دیکھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے یاروں کو دیکھا۔ پھر چوتھے لشکر کو بھیجا جاوے گا۔ کہا جاوے گا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو ان میں کسی کو کہ دیکھا ہو اس کو جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ ایسا شخص پایا جاوے گا۔ اس کے سبب فتح کی جاوے گی۔

۵۷۵۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَھُمْ قَوْمٌ یَّشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذُرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْھَرُ فِیْھِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُّحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر ان قرنوں کے بعد ایک قوم ہوگی وہ گواہی دینگے مگر ان سے گواہی طلب نہیں کی جاوے گی اور خیانت کرینگے اور امین نہ بنائے جاویں گے اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے۔ ان میں موٹاپا آجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے اور نہ قسم دلائے جاویں گے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے۔ پھر ان کے بعد ایک قوم آئے گی کہ وہ موٹاپے کو پسند رکھیں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۷۵۹/۵ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَظْھَرُ الْکَذِبُ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَیَحْلِفُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْھَدُ وَلَا یُسْتَشْھَدُ اَلَا مَنْ سَرَّہٗ بُحْبُوْحَۃُ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ ثَالِثُھُمْ وَمَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَاءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَھُوَ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَّرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِلَّا اِبْرَاھِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیَّ لَمْ یُخْرِجْ عَنْہُ الشَّیْخَانِ وَھُوَ ثِقَۃٌ ثَبْتٌ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی عزت کرو اس لیے کہ وہ تم سے افضل ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاوے گا اور اس سے قسم نہیں لی جاوے گی اور گواہی دے گا حالانکہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جاویگی خبردار! جس کو جنت کا درمیان اچھا لگے تو وہ جماعت کو لازم پکڑے اس لیے کہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے۔ دو شخصوں سے شیطان دور ہے۔ مرد اجنبیہ عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ رہے اس لیے کہ شیطان ان کا تیسرا ہے جسکو اسکی نیکی خوش کرے اور برائی غمگین کرے تو وہ مومن ہے۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔ اسکی سند صحیح ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابراہیم بن حسن خثعمی کے علاوہ اسلیے کہ بخاری مسلم نے اس سے روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ ثبت ہے۔

٥٧٦٠ (٦) وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمس النار مسلما رآني أو رأى من رآني۔ (رواه الترمذي)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٧٦١ (٧) وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشك أن يأخذه۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے جو ان سے بغض کرتا ہے میرے بغض کی وجہ سے۔ ان سے بغض کرتا ہے جو ان کو تکلیف دے۔ اس نے مجھ کو تکلیف دی جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ اللہ انکو پکڑ لے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

٥٧٦٢ (٨) وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أصحابي في أمتي كالملح في الطعام لا يصلح الطعام إلا بالملح قال الحسن فقد ذهب ملحنا فكيف نصلح۔

(رواه في شرح السنة)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے صحابہ کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے۔ جیسے کھانا نمک کے بغیر اچھا نہیں ہوتا۔ حسن بصریؒ نے کہا ہمارا نمک جاتا رہا۔ ہم کیونکر سنوریں۔

(روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں)

٥٧٦٣ (٩) وعن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة۔ رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ میں سے کوئی کسی زمین پر نہیں مرے گا مگر اٹھایا جاوے گا کہ اس کے لیے وہ قائد ہوگا اور روشنی ہوگی قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٧٦٤ (١٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٧٦٥ (١١) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَأَوْحٰى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

تیسری فصل

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو گالی دیتے ہیں تم کہو تمہارے اس بدفعل پر اللہ کی لعنت ہو۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں پوچھا جو میرے بعد واقع ہوگا۔ اللہ نے میری طرف وحی کی اے محمدؐ! تیرے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کے مرتبہ میں ہیں۔ آسمان پر بعض ان ستاروں میں سے بعض سے قوی تر ہیں اور ہر ایک کے لیے نور ہے جس شخص نے ان میں سے کچھ لیا جو اختلاف پر ہیں ان میں سے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہیں۔ عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے، راہ پاؤ گے۔

(روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٥٧٦٦ (١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ أَبُوْبَكْرٍ وَّعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

ابوسعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ پر بہت احسان کرنے والا صحبت اور مال سے ابوبکر ہیں۔ بخاری کے نزدیک ابابکر واقع ہوا ہے۔ اگر میں اپنا دوست پکڑتا تو ابوبکر کو پکڑتا

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَّلَكِنَّ أُخُوَّةَ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتَهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَّفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیکن اسلام کی برادری اور محبت اس کی ثابت ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی نہ چھوڑی جاوے مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی۔ ایک روایت میں یوں ہے، اگر میں دوست پکڑنے والا ہوتا اپنے رب کے سوا تو پکڑتا ابوبکرؓ کو دوست۔

(متفق علیہ)

٥٧٦٧ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَّلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا ـ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں دوست پکڑتا تو ابوبکر کو دوست پکڑتا لیکن ابوبکر میرے بھائی ہیں اور میرے ساتھی اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست پکڑا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٧٦٨ / ۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلَ قَائِلٌ أَنَا وَلَا وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَّفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ أَنَا أَوْلٰى بَدَلَ أَنَا وَلَا ـ

عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا اپنی مرض الموت میں اپنے باپ ابوبکر کو میرے لیے بلاؤ اور اپنے بھائی کو کہ میں نوشتہ لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ خواہش کرے خواہش کرنے والا اور کہے کہنے والا میں مستحق ہوں خلافت کا حالانکہ وہ مستحق نہیں اللہ انکار کرے گا اور مومن مگر ابوبکرؓ کو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ حمیدی کی کتاب میں ہے اَنَا اَوْلٰی بجائے وَلَا کے۔

٥٧٦٩ / ۴ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ـ

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے۔ کہا ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ سے کسی معاملہ میں کلام کیا۔ آپ نے حکم کیا کہ کسی دوسرے وقت میں آئے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ خبر دیجیے مجھ کو اگر آؤں میں اور آپ کو نہ پاؤں۔ جبیرؓ نے کہا گویا وہ عورت نہ پانے سے مراد رکھتی تھی آپ کی موت کو۔ آپ نے فرمایا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔ (متفق علیہ)

۵۷۷۰/۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرو بن عاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنا کر ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا کہا میں حضرت کے پاس آیا میں نے کہا کون زیادہ محبوب ہے آپ کو فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں سے فرمایا اس کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ حضرت نے اور آدمیوں کو گنا میں خاموش ہوا اس ڈر سے کہیں میں آخر میں نہ آجاؤں (متفق علیہ)

۵۷۷۱/۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کون لوگوں میں سے بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا عمرؓ اور میں ڈرا کہ کہیں عثمانؓ میں نے کہا پھر آپ بہتر ہیں علی نے کہا میں نہیں۔ مگر ایک مسلمانوں میں سے مرد۔ (روایت اسکو بخاری نے)

۵۷۷۲/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے۔ پھر عمر کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کرتے تھے۔ پھر عثمان کے ساتھ کسی کو پھر چھوڑ دیتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو نہ فضیلت دیتے ان کے درمیان ایک دوسرے کو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے ابن عمر نے کہا ہم کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے۔ آپ کے بعد آپ کی امت میں سے ابوبکرؓ ہیں، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

دوسری فصل

۵۷۷۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُّكَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں احسان کسی کا ہم پر مگر ہم نے اس کا بدلہ اتارا ہے ابوبکرؓ کے سوا۔ ابوبکر کا ہم پر احسان ہے۔ جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا قیامت کے دن اور مجھ کو کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابوبکر کے مال نے نفع دیا اگر میں کسی کو اپنا دوست جانی بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔ خبردار تمہارا ساتھی خدا کا دوست ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہیں اور ہم سے بہت پیارے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۷۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ابوبکر کو فرمایا تو میرا غار میں ساتھی ہے اور تو حوض کوثر پر بھی میرا ساتھی ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم کے لیے لائق نہیں کہ جن میں ابوبکرؓ ہو اور ابوبکر کے سوا کوئی امامت کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۷۷۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ

عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ کرنے کا آپ کا یہ حکم کرنا میرے کثیر مال کی وجہ سے میرے بڑا موافق آیا۔ میں نے کہا میں آج

اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابوبکر پر سبقت لے جاؤں گا۔ عمرؓ نے کہا میں اپنا آدھا مال لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اپنے اہل وعیال کے لیے تونے اپنے گھر کتنا مال چھوڑا میں نے کہا اپنے گھروالوں کے لیے آدھا چھوڑ آیا ہوں اور آدھا لے آیا ہوں اور ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا لے آئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تونے اپنے اہل وعیال کیلئے ابوبکرؓ نے کہا اللہ اور اسکا رسولؐ چھوڑا ہے۔ عمرؓ نے کہا میں کبھی ابوبکرؓ پر سبقت نہیں لیجا سکتا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۵۷۷۸/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت نے انکو فرمایا تو اللہ کا آزاد کردہ ہے آگ سے۔ اسی دن سے ابوبکرؓ کا نام عتیق رکھا گیا (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۹/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا ہونگا جن پر زمین پھٹے گی۔ میرے بعد ابوبکرؓ پر، ان کے بعد عمرؓ پر۔ پھر میں جنت البقیع کی طرف آؤں گا۔ وہ اٹھائے اور جمع کیے جائیں گے میرے ساتھ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا کہ جمع کیا جاؤں گا حرمین شریفین کے درمیان۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۸۰/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل آئے۔ میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکرؓ تو اول ان کا ہوگا جو داخل ہوں گے میری امت سے جنت میں۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

أُمَّتِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۷۱/۱۶ عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا

تیسری فصل

عمرؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ کا ان کے پاس ذکر کیا گیا۔ عمرؓ روئے اور کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میری ساری عمر کے عمل ابوبکرؓ کے ایک دن کے برابر ہوتے یا مانند ایک رات کے ایک عمل کے برابر۔ ابوبکرؓ کی رات وہ ہجرت کی رات ہے ابوبکر نے اس میں آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی غار کی طرف جب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ غار کی طرف آئے۔ ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم آپؐ غار میں داخل نہ ہوں۔ اس لیے کہ اگر اس میں کچھ ہو تو مجھ کو ضرر پہنچے اور آپ کو نہ پہنچے۔ ابوبکرؓ آپ سے پہلے غار میں داخل ہوئے، اس کو جھاڑا۔ غار میں ایک طرف کئی ایک سوراخ پائے۔ ابوبکرؓ نے اپنا تہبند پھاڑا اور سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے، ابوبکرؓ نے اپنے دونوں پاؤں سوراخوں پر رکھے۔ پھر ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، آپ تشریف لائیے، آپ داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور آرام کیا۔ ابوبکرؓ کو سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا۔ ابوبکرؓ نے حرکت نہ کی اس ڈر سے کہیں حضرت بیدار نہ ہو جائیں۔ ابوبکرؓ کے آنسو تکلیف کی وجہ سے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے۔ آپ جاگے اور پوچھا اے ابوبکر تجھ کو کیا ہوا۔ ابوبکر نے کہا بس کاٹا گیا ہوں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے لب مبارک لگائی۔ ابوبکرؓ کی تکلیف رفع ہو گئی پھر ابوبکرؓ پر اس زہر نے اثر کیا اور یہی زہر ابوبکرؓ کی موت کا سبب بنی اور ایک دن ابوبکر کا وہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی بعض عرب مرتد ہوتے اور کہنے لگے

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر اونٹ کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں جہاد کروں گا اس سے میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ لوگوں سے الفت کرو اور نرمی کرو۔ ابوبکرؓ نے مجھ کو کہا تو جاہلیت میں بہادر تھا اور اسلام میں آکر نامرد ہو گیا۔ شان یہ ہے کہ وحی منقطع ہو گئی۔ دین مکمل ہو گیا۔ کیا ناقص ہو دین میری زندگی میں۔

(روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

مناقب عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۸۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ اَحَدٌ فِيْ اُمَّتِيْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں سے بعض لوگوں کو الہام کیے گئے۔ اگر میری امت سے کوئی ہوا تو وہ عمر ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی اس حالت میں کہ آپ کے پاس قریش کی عورتیں تھیں۔ وہ آنحضرت ﷺ سے بلند آواز کے ساتھ کلام کرتی تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اٹھیں اور دوڑیں پردہ میں عمر داخل ہوئے اور آپ مسکراتے تھے۔ عمر نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا میں نے تعجب کیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ. فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ.

جب تیری آواز سنی جلدی سے پردہ میں ہو گئیں۔ عمرؓ نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی۔ انہوں نے کہا ہم تجھ سے ڈرتی ہیں کیونکہ تو سخت خو اور نہایت سخت گو ہے۔ آپ نے کہا اے خطاب کے بیٹے کلام کر۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہرگز نہیں ملتا تجھ کو شیطان رستہ میں کہ جس راستہ سے تو گزرے بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا۔ برقانی نے یہ قول زیادہ کیا کہ اے اللہ کے رسول کس چیز نے آپ کو ہنسایا۔

۵۷۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَغَارُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ رمیصاء ابوطلحہ کی عورت کو ملا اور میں نے پاؤں کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے، کہا یہ بلالؓ ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا اس میں ایک نوجوان عورت ہے۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے۔ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں تاکہ میں دیکھوں تو مجھ کو عمرؓ کی غیرت یاد آئی۔ عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کے داخل ہونے پر میں غیرت کروں گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سونے کی حالت میں لوگوں کو دیکھتا تھا کہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں ان پر قمیصیں

قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں بعض کی سینے تک اور بعض کی اس سے بھی کم۔ جب میں نے عمر کو دیکھا تو ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ وہ اس کو کھینچتے تھے۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا میں نے اس کی تعبیر دین سے کی۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۶/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا حتیٰ کہ میرے ناخنوں سے نکلنا شروع ہوا۔ پھر میں نے باقیماندہ عمرؓ بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے اس کی تعبیر کیا فرمائی اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا اس کی تعبیر علم سے ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۷/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَّفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جو بے منڈیر تھا اس پر ایک ڈول ہے۔ میں نے اس کنویں سے پانی کھینچا جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول ابن ابی قحافہ نے لے لیا۔ ابوبکرؓ نے اس ڈول سے کنوئیں میں سے کھینچا ایک ڈول یا دو ڈول۔ ابوبکر کے کھینچنے میں ناتوانی تھی۔ اللہ ابوبکر کی سستی کو بخشے۔ پھر وہ ڈول چرس یعنی بڑا ڈول ہو گیا۔ اسکو عمرؓ نے پکڑا۔ میں نے نہیں دیکھا کسی شخص کو قوی لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو عمر کے کھینچنے جیسا۔ لوگوں نے اونٹ کو سیراب کیا اونٹ بٹھائے اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ ابن عمر کی روایت میں یوں آیا ہے پھر عمرؓ نے ڈول لیا ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ڈول عمر کے ہاتھ میں چرس ہو گیا۔ نہیں دیکھا میں نے کسی قوی آدمی کو کہ عمل کرتا ہو عمر جیسا یہاں تک کہ سیراب کیا لوگوں کو اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۷۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے اور اس کے دل پر روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوداؤد میں ابوذرؓ سے یوں آیا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق رکھا اور وہ حق کہتا ہے۔

۵۷۸۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ)

علیؓ سے روایت ہے کہ ہم یہ بات بعید نہ جانتے کہ سکینہ عمرؓ کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۹۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے۔ ابوجہل بن ہشام سے یا عمرؓ بن خطاب سے۔ صبح کی عمر نے اور صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا پھر نماز پڑھی حضرت نے مسجد میں ظاہر۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

۵۷۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا اے لوگوں سے بہتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ خبردار ہو اگر تو نے مجھ کو بہتر لوگوں کا کہا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہیں سورج طلوع ہوا کسی شخص پر کہ بہتر ہو عمرؓ سے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

بریدہؓ اسلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض جہادوں میں نکلے۔ جب آپ جہاد سے واپس آئے آپ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے نذر مانی تھی اگر آپ فتح یاب ہوئے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا لے۔ اگر نذر نہیں مانی تو دف مت بجا۔ وہ لڑکی شروع ہوئی بجاتی تھی۔ ابوبکرؓ آئے وہ دف بجاتی رہی، علیؓ آئے وہ دف بجاتی رہی عثمان آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے دف اپنے چوتڑوں کے نیچے ڈال دی، پھر بیٹھی اس پر۔ آپ نے فرمایا اے عمرؓ شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکرؓ آئے، علیؓ آئے، عثمانؓ آئے اور وہ متواتر دف بجاتی رہی۔ اے عمرؓ! جب تو آیا تو اس نے دف بجانا چھوڑ دیا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۷۹۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْیَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِیَّۃٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَھَا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ تَعَالِیْ فَانْظُرِیْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْیِیْ عَلٰی مَنْکِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْھَا مَا بَیْنَ الْمَنْکِبِ اِلٰی رَأْسِہٖ فَقَالَ لِیْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَہٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیٰطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے شور و غوغا سنا اور لڑکوں کی آواز آپ کھڑے ہوئے۔ ناگہاں ایک حبشیہ عورت ناچتی تھی اور اس کے ارد گرد لڑکے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہؓ آ اور تماشہ دیکھ۔ میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے کندھے پر رکھی۔ میں نے دیکھنا شروع کیا حبشیہ کی طرف آنحضرتؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے۔ آپ نے مجھ کو فرمایا کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی۔ میں کہتی تھی ابھی میں سیر نہیں ہوئی تاکہ میں اپنا مقام آنحضرتؐ کے نزدیک دیکھوں۔ حضرت عمرؓ نمودار ہوئے تو اس عورت کا تماشہ دیکھنے والے لوگ متفرق ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جن و انس کے شیاطین کی طرف کہ وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہؓ نے کہا میں بھی پھری۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۹۵ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی وَّقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلٰی نِسَآئِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَھُنَّ یَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے کہا میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ایک یہ کہ میں نے آنحضرتؐ کو کہا کہ اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز پکڑتے تو بہتر ہوتا، تو اللہ نے فرمایا مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔ دوسرا یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! آپ کی بیویوں پر نیک و بد داخل ہوتے ہیں، اگر آپ حکم فرمائیں کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوگا تو آیت پردہ اتری۔ تیسری یہ کہ مجتمع ہوئیں ازواج مطہرات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهُ
إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلٰثٍ
فِي مَقَامِ إِبْرٰهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي
أُسَارٰى بَدْرٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٧٩٦/١٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ
النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بِذِكْرِ
الْأُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْتَجِبْنَ
فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا
ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوْتِنَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ
مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ
وَّبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهِ
فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ.
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٥٧٩٧/١٦ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ
أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو
سَعِيْدٍ وَّاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیرت کے قصہ میں (یعنی رشک کے) میں نے کہا اگر آنحضرتؐ آپکو طلاق دیدیویں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے میں اسے بہتر بیویاں دیگا تو اسی طرح آیت اتری۔ ایک روایت میں ابن عمر سے یوں آیا ہے کہ میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ایک مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں دوسرا حضرت کی بیویوں کے پردہ کرنے میں اور تیسرا بدر کے قیدیوں میں۔ (متفق علیہ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا چار چیزوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر فضیلت دیے گئے ہیں۔ بدر کے دن قیدیوں کے معاملہ میں حضرت عمرؓ نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اگر اللہ کی طرف سے حکم سبقت نہ جا چکا ہوتا تو تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے ہیں تم کو عذاب پہنچتا۔ اور پردہ کا ذکر کرنیکی وجہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ کا حکم دیا۔ حضرت زینب نے کہا اے عمر بن خطاب تو ہم پر حکم کرتا ہے حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتاری اور جب تم حضرت کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے مانگو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے جو آپ نے ان کے حق میں فرمائی خداوندا دین اسلام کو قوی کر عمر کے اسلام لانے کی وجہ سے اور بسبب اچھا دینے کے ابوبکر کی بیعت میں حضرت نے تمام آدمیوں سے پہلے بیعت کی تھی۔ (احمد)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میری امت میں بہت بلند ہے از روئے مرتبہ کے بہشت میں۔ ابوسعیدؓ نے کہا خدا کی قسم نہ گمان کرتے اس شخص کو کہ وہ کون ہے مگر عمر بن خطاب یہاں تک کہ عمر اپنی راہ سے گذر گئے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۷۹۸/۱۷ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ۔

اسلم سے روایت ہے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمر نے عمرؓ کے حالات کے متعلق۔ میں نے انکو کہا، کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو رسول اللہؐ کے بعد جب سے آپ کی وفات ہوئی ہے جو بہت کوشش کرنے والا ہو اور نیک تر عمر سے بڑھ کر۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۹۹/۱۸ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكَاَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا جس وقت عمرؓ زخمی کیے گئے، عمر اپنے درد کو ظاہر کرتے تھے۔ ابن عباس نے اس کو کہا کہ عمر جزع فزع کرتے تھے اے امیرالمومنین یہ سب جزع فزع نہیں کرنا چاہیے۔ تم نے رسول اللہؐ سے ساتھ رکھا اچھا ساتھ رکھنا اور حضرت تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے۔ پھر تم نے ابوبکر کے ساتھ صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی ان سے پھر وہ تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے مسلمانوں سے صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے۔ اگر تم ان سے جدا ہو گے تو اس حال میں جدا ہو گے کہ وہ تم سے راضی ہیں۔ عمر نے کہا جو تم نے آنحضرتؐ کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور احسان ہے مجھ پر اور تو نے ابوبکر کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے نعمت اور احسان ہے مجھ پر اور جو تم.... میری بے قراری دیکھتے ہو وہ تیرے اور تیرے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم اگر میرے پاس زمین کی لورائی کے برابر سونا ہو تو اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا بدلہ دوں۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۰۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَھَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِھٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَمَاھُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَّہٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْھَا فَاَخَذَھَا فَاَدْرَکَھَا صَاحِبُھَا فَاسْتَنْقَذَھَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَّتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَاھُمَا ثَمَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپؐ نے فرمایا ایک آدمی ایک گائے ہانکتا تھا۔ جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ گائے بولی ہم سواری کی خاطر نہیں پیدا ہوئیں۔ ہم تو زمین کی کاشت کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ لوگ بولے سبحان اللہ گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایمان لاتا ہوں اس پر اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور وہ دونوں وہاں نہیں تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اس وقت کہ ایک شخص اپنے ریوڑ میں تھا۔ اچانک ایک بھیڑیے نے بکری پر حملہ کیا۔ بھیڑیے نے بکری کو پکڑا۔ بکری کا مالک آیا۔ بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ کہا بھیڑیے نے سبع کے دن یعنی فتنے کے دن کوئی راعی نہ ہوگا میرے سوا لوگوں نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ وہ دونوں اس جگہ نہیں تھے۔ (متفق علیہ)

۵۸۰۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ایک قوم میں کھڑا تھا تو اس قوم نے عمر کے لیے دعائے خیر کی اس حال میں کہ عمرؓ اپنے تخت پر رکھے گئے تھے۔ ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرے مونڈھوں پر اپنی کہنی رکھی

اللّٰهُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور کہتا ہے کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں میں سے کرے گا اس لیے کہ میں رسول اللہ سے بہت سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے تھا میں ابوبکرؓ و عمرؓ۔ کیا میں نے اور ابوبکرؓ عمرؓ نے۔ چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علیؓ بن ابیطالب تھے۔

(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۰۲/۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى نَحْوَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم روشن ستارہ کو آسمان میں دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ، عمرؓ اہل علیین سے ہوں گے اور کیا خوب رہے۔ روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کے مانند ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۵۸۰۳/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت میں بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے جو پہلوں اور پچھلوں میں سے ہیں انبیاؑ اور رسولوں کے سوا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)۔

۵۸۰۴/۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ

حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری کتنی زندگی ہے۔ تم میں

مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

میرے بعد ان دو شخصوں کی یعنی ابوبکر وعمر کی پیروی کرنا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۰۵ (۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَّاْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْہِمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے نہ اٹھاتا اپنے سر کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سوا دونوں آنحضرتؐ کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان کو دیکھ کر مسکراتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

۵۸۰۶ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ایک دن نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف اور آپ دونوں ساتھیوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۷ (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ وعمرؓ کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں میرے کانوں اور آنکھوں کے مرتبہ میں ہیں (روایت کیا اسکو ترمذی نے ارسال کے طریق پر)

۵۸۰۸ (۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں۔ دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں سے۔ تو میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبریل اور میکائیل ہیں۔ زمین والوں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

۵۸۰۹/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَّزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَآءَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَسَآءَہٗ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَۃُ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْكَ مَنْ یَّشَآءُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ترازو اترا۔ آپ اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا آپ غالب آئے۔ پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے' ابوبکرؓ غالب آئے۔ پھر اٹھایا گیا ترازو۔ آپ کو اس خواب کے سننے نے غمگین کیا۔ آپ نے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے پھر اللہ دے گا یہ ملک جس کو چاہے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۱۰/۱۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک بہشتی آدمی آئے گا۔ ابوبکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر بہشتی آدمی آئے گا۔ عمرؓ آئے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۱۱/۱۲ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ بَیْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ ضَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہا اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا رات کی چاندنی میں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ فرمایا' ہاں! وہ عمرؓ ہے۔ میں نے کہا کیا حال

نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَكْرٍ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ہے ابوبکرؓ کا۔ آپ نے فرمایا، عمر کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِیٌّ وَّاِنِّیْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی پنڈلیاں ننگی تھیں۔ ابوبکرؓ نے آنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت دیدی اور آپ اسی حال میں تھے انہوں نے باتیں کیں۔ پھر عمرؓ نے اذن چاہا آپ اسی حال میں تھے آپ نے انکو اجازت دی عمرؓ نے باتیں کیں۔ پھر عثمانؓ نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب صحابہؓ کرام (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) چلے گئے عائشہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! ابوبکرؓ آئے آپ نے حرکت نہ کی اور ان کے آنے کی پرواہ نہ کی، پھر عمرؓ آئے آپ نے حرکت نہ کی اور نہ ہی ان کے آنے کی پروا کی۔ پھر عثمانؓ آئے آپ اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ آپ نے فرمایا عثمان ایک مرد شرم و حیا والا ہے اور میں ڈرا اگر میں انکو اسی حالت میں اجازت دوں تو وہ شرم کی وجہ سے مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے اپنی ضرورت لے کر۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۸۱۳ / ۲ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَّفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ۔

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے رفیق ہوتا ہے اور میرے لیے میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۴ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَھِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُ مِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

عبدالرحمان بن خباب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ آپ لشکر تبوک پر خرچ کرنے کیلئے رغبت دلاتے تھے۔ عثمانؓ کھڑے ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میرے ذمہ سو اونٹ بمعہ جھلوں اور کجاووں کے خدا کے راستہ میں پھر حضرت نے لشکر کا سامان درست کرنے پر رغبت دلائی۔ پھر عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا میرے ذمہ دو سو اونٹ جھلوں اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ پھر حضرت نے رغبت دلائی لشکر کا سامان درست کرنے پر، عثمانؓ کھڑے ہوئے کہا میرے ذمہ تین سو اونٹ جھل اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تھے فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی کہ کریں اس نیکی کے بعد۔ نہیں مضر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اس کے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۵ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ عثمانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے اپنی

وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِي كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حَجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حَجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

آستین میں رکھ کر جبکہ تبوک کے لشکر کا سامان تیار کیا اور آپ کی گود میں بکھیر دیے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کو الٹتے اور پلٹتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریں گے عثمان کو وہ گناہ کہ کریں آج کے عمل کے بعد۔ یہ کلمہ دو بار فرمایا۔
(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیعت رضوان کا صحابہ کو تو عثمانؓ حضرتؐ کے ایلچی تھے مکہ والوں کی طرف۔ حضرت نے لوگوں سے بیعت لی، فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہے تو آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے بہتر تھا صحابہ کے ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے بیعت کی تھی۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۱۷ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ میں یوم دار کو حاضر ہوا جس وقت عثمانؓ نے اوپر سے جھانکا اس قوم پر عثمانؓ نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ میں کوئی میٹھا کنواں نہ تھا سوائے رومہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خریدے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے اس کے لیے اس کے بدلے جنت میں نیکی ہو۔ میں نے اس کو اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم مجھ کو اس

اَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

کے پانی پینے سے منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں دریا کے پانی سے پیتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں پھر عثمانؓ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ نمازیوں پر مسجد تنگ ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ کون فلاں کی اولاد سے زمین خریدے گا اور اس جگہ کو ثواب کی خاطر مسجد کے لیے وقف کر دے تو میں نے اسکو اپنے خالص مال سے خریدا۔ تم آج مجھ کو اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمانؓ نے کہا میں پوچھتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کے واسطہ سے کہ کیا معلوم ہے تم کو کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان درست کیا اپنے مال سے لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں! عثمانؓ نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں خدا اور اسلام کے حق سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے مکہ کی ثبیر پر اور حضرت کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی کھڑے تھے ہلا پہاڑ یہاں تک کہ بعض پتھر گرے نیچے حضرت نے اس کو ایڑی ماری فرمایا اے ثبیر ٹھہر اس لیے کہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمان نے کہا۔ اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی۔ قسم ہے کعبہ کے رب کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور دار قطنی نے)۔

۵۸۱۸ وَعَنْ مُّرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى

مرہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اس حال میں کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا واقع ہونا قریب بتایا ایک شخص سر پہ کپڑا اوڑھے ہوئے گزرا۔ فرمایا حضرت

فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

نے کہ یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اٹھا اس شخص کی طرف اچانک وہ عثمانؓ بن عفان تھے۔ مرہ نے کہا کہ میں نے عثمانؓ کا منہ آپ کو دکھایا کہ یہ شخص۔ آپ نے فرمایا ہاں! روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۱۹
۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تجھ کو ایک کرتہ پہنا دے گا اگر لوگ تجھ سے کرتہ اتار نے کا مطالبہ کریں تو تو وہ کرتہ نہ اتارنا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا اس حدیث میں لمبا قصہ ہے)۔

۵۸۲۰
۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا مارا جاوے گا یہ اس فتنہ میں ظلم کے ساتھ۔ یہ عثمان کے لیے فرمایا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روئے سند کے۔

۵۸۲۱
۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَّ اَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابی سہلہ سے روایت ہے (جو عثمانؓ کا غلام ہے) کہا عثمانؓ نے مجھ کو کہا دار کے دن کہ رسول اللہ نے مجھ کو وصیت کی تھی اور میں صبر کرنے والا ہوں اس پر۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۲۲
۱۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر والوں سے آیا اس حال میں کہ وہ حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی

فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تھی کہا یہ قوم کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس شخص نے کہا ان میں شیخ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر ہیں۔ اس شخص نے کہا اے ابن عمر میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں مجھ کو جواب دو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ گئے تھے؟ ابن عمر نے کہا ہاں۔ اس شخص نے کہا کیا عثمان غزوہ بدر سے غائب تھے اور وہاں نہ حاضر ہوئے۔ ابن عمر نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں بھی غیر حاضر تھے۔ ابن عمر نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا اللہ اکبر ابن عمر نے کہا آ بیان کروں میں حقیقتِ حال۔ احد سے عثمان کا بھاگنا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے معاف کیا اور عثمان کا بدر سے غائب ہونا اس وجہ سے تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ ان کے نکاح میں تھی اور وہ بیمار تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے لیے فرمایا کہ تیرے لیے بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کے برابر ثواب ہے اور اس کا حصہ اور بیعت رضوان سے غائب ہونا اس سبب سے تھا کہ عثمان سے زیادہ اگر مکہ میں کوئی عزت والا ہوتا تو آپ ان کو مکہ میں بھیجتے۔ تو رسول اللہؐ نے عثمانؓ کو بھیجا۔ اور بیعت رضوان عثمانؓ کے مکہ جانے کے بعد حدیبیہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ عثمان کے ہاتھ کا نائب ہے۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ ابن عمر نے کہا لے جا ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٨٢٣ / ١٢ وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَيْهِ۔

ابوسہلہؓ مولی عثمانؓ سے روایت ہے کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کی اور عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا جب یوم دار کا واقعہ ہوا ہم نے کہا کیا ہم ان سے نہ لڑیں۔ عثمان نے کہا نہ لڑو۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی ایک امر کی۔ میں اس امر میں اپنے نفس پر صبر کرنے والا ہوں۔

٥٨٢٤ / ١٣ وَعَنْ اَبِیْ حَبِيْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ابی حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عثمانؓ کے گھر داخل ہوئے۔ اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور ابو حبیبہؓ نے ابوہریرہؓ کو سنا کہ وہ عثمانؓ سے کلام کرنے میں اجازت مانگتے ہیں۔ عثمانؓ نے اجازت دی۔ ابوہریرہؓ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میرے بعد دیکھو گے بلائیں اور بہت اختلاف یا حضرت نے اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنہ کا بعد میں فرمایا۔ آنحضرتؐ سے کہنے والے نے کہا لوگوں میں سے ہمارے لیے کون ہے اے اللہ کے رسول یا کہا کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ تم کو امیر کی متابعت لازم ہے اور اسکے ساتھیوں کی اور آپ عثمانؓ کیطرف اشارہ کرتے تھے امیر کے لفظ سے (روایت کیں دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مناقب اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٥٨٢٥ / ١ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَ

انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ

عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بھی تھے۔ احد پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ نے اس کو پاؤں سے مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر تو نہیں ہیں تجھ پر مگر نبی صدیق اور دو شہید۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۲۶ ۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے۔ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔ وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے اس کو بشارت دی اس چیز کے ساتھ جو پیغمبر اسلام نے فرمائی تو ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف کی یعنی شکر کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھلوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے۔ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا وہ عمرؓ تھے۔ میں نے ان کو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اس نے اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا اس کیلئے دروازہ کھول دے اور اسکو جنت کی خوشخبری سنا۔ بڑی بلا و مصیبت کیساتھ کہ پہنچے گی اس کو وہ عثمانؓ تھے میں نے اسکو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ عثمانؓ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۲۷ ۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے: ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اللہ ان سے راضی ہو۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۲۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَھُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں خواب میں دکھلایا گیا آج کی رات ایک مرد صالح گویا ابوبکرؓ لٹکائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور عمرؓ، ابوبکرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابرؓ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے۔ ہم نے کہا مردِ صالح جو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ خود آپ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ اتصال کا معنی یہ ہے کہ یہ والی ہیں اس کام کے کہ خدا نے بھیجا ہے اس کے ساتھ اپنے نبیؐ کو۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۲۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ میں ہے موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(متفق علیہ)

۵۸۳۰ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زر بن حبیش سے روایت ہے علیؓ نے کہا اس خدا کی قسم جس نے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا ذی روح کو شان یہ ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا میری طرف یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مجھ کو مگر منافق (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۳۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو یہ نشان ایسے شخص کو دوں گا کہ فتح کرے گا اللہ خیبر کے قلعہ کو اس کے ہاتھوں اور وہ خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے گا اور خدا اور اس کا رسول اسکو دوست رکھیں گے جب لوگوں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس حال میں کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ ان کو نشان دیا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! وہ آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو حضرت علیؓ لائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آب دہن ڈالا علیؓ تندرست ہوئے۔ گویا کہ ان کو کبھی درد ہوا ہی نہ ہو۔ ان کو نشان دیا۔ علیؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ میری مثل ہو جائیں۔ فرمایا حضرت نے گزر اپنی نرمی اور آہستگی سے یہاں تک کہ تو انکی زمین میں اترے پھر ان کو اسلام کی دعوت دے اور انکو اس چیز کی دعوت دے جو ان پر واجب ہے خدا کی طرف سے اسلام میں۔ خدا کی قسم اگر ایک کو بھی تیری وجہ سے ہدایت ہو گئی تو تیرے لیے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (متفق علیہ) اور براء کی حدیث ذکر کی گئی

قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ۔

حضرت نے فرمایا اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے باب بلوغ الصغیر میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۵۸۳۲/۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے اور علی ہر مومن کا دوست ہے

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۳۳/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں تو علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۵۸۳۴/۶ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ)

حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو احمد نے ابی جنادہ سے)۔

۵۸۳۵/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں بھائی چارہ کروایا۔ علیؓ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔ علیؓ نے کہا آپ نے بھائی چارہ کروایا اپنے ساتھیوں کے درمیان اور آپ نے میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۶/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

پاس ایک جانور بھنا ہوا تھا۔ فرمایا اے اللہ میرے پاس اس کو لا جو تیری مخلوق میں سے تجھ کو پیارا ہو کہ وہ میرے ساتھ ملکر اس جانور کو کھائے۔ آنحضرتؐ کے پاس علیؓ آئے اور ان کے ساتھ کھایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۷/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھ کو دیتے جب میں خاموش رہتا تو پھر بغیر سوال کے دیتے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۸/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔

انہیں (علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور اس کا دروازہ علیؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ترمذی نے کہا کہ بعض علماء نے یہ حدیث روایت کی ہے شریک تابعی سے نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کی سند میں صنابحی اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو کسی سے سوائے شریک کے ثقات میں سے۔

۵۸۳۹/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن علیؓ کو بلایا۔ ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا دراز ہوئی آنحضرتؐ کی سرگوشی چچا کے بیٹے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو خاص نہیں کیا سرگوشی کے لیے مگر اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۸۴۰/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کے لیے اے علیؓ کسی کو جائز نہیں کہ

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُّجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَّا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

اس کو جنابت پہنچے یہ کہ وہ اس مسجد میں سے گزرے میرے اور تیرے سوا علی بن منذر نے کہا کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کے کیا معنی ہیں۔ ضرار نے کہا کسی کو حلال نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں اس مسجد سے راہ کرے سوا میرے اور تیرے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٨٤١/١٣ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا کہ ان میں علیؓ تھے۔ ام عطیہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یا الٰہی نہ مارنا مجھ کو یہاں تک کہ دکھادے تو مجھ کو علیؓ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٥٨٤٢/١٤ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُّنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو منافق اپنا دوست نہیں رکھتا اور علیؓ کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٨٤٣/١٥ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علیؓ کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

٥٨٤٤/١٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ میں ایک مشابہت عیسیٰ سے ہے کہ یہود نے ان کو دشمن رکھا۔ یہاں تک کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ

الَّتِیْ لَیْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ یَهْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ یُّقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَ مُبْغِضٌ یَّحْمِلُهٗ شَنَانِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْهَتَنِیْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اتارا انکو اس مرتبہ پر جو ان کیلئے ثابت نہیں ہے۔ پھر علی نے کہا میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہونگے ایک محبت رکھنے والا حد سے زیادہ میری تعریف کریگا جو مجھ میں نہیں دوسرا میرا دشمن کہ میری دشمنی سے مغلوب ہو کر وہ مجھ پر بہتان لگائیگا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

۵۸۴۵/۱۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِیَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِیْئًا یَّا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے آنحضرتؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں قریب تر ہوں مومنوں کے ان کے نفسوں سے۔ صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں پھر حضرت نے فرمایا اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ خدایا دوست رکھ اس شخص کو جو علیؓ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علیؓ کو دشمن رکھے۔ علیؓ سے عمرؓ نے ملاقات کی۔ عمرؓ نے علیؓ کو کہا تمہارے لیے خوشی ہو اے ابو طالب کے بیٹے صبح کی تو نے اور شام کی تو نے ہر مسلمان مرد اور عورت کی دوستی کے ساتھ۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۴۶/۱۸ وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

بریدہؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہؓ کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہے۔ پھر پیغام بھیجا علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا علیؓ سے نکاح کر دیا۔

(روایت کیا اس کو نسائی نے)

۵۸۴۷/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے دروازوں کے بند کر دینے کا حکم فرمایا علیؓ کے دروازہ کے سوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۴۸/۲۰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ

علیؓ سے روایت ہے کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

علیہ وسلم کے نزدیک ایک مرتبہ اور مقام تھا جو دوسرے کسی کے لیے نہ تھا خلائق میں سے ۔ میں سحری کے وقت آپ کے پاس آتا میں السلام علیک یا نبی اللہ کہتا ۔ اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف جاتا اگر نہ کھنکارتے تو میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو جاتا ۔ (روایت کیا اسکو نسائی نے)

۵۸۴۹ / ۲۱ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو میری زندگی کو فراخ کر اور اگر یہ بیماری ہے تو مجھ کو صبر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کس طرح کہا علیؓ نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ دعا پڑھی تو حضرت نے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا یا اللہ عافیت دے اسکو یا فرمایا اللہ شفا بخش اسکو ۔ شک کیا راوی نے علی نے کہا حضرت کی اس دعا کے بعد میں کبھی بیمار نہ ہوا اس بیماری میں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۵۰ / ۱ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَّسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ نہیں ہے حقدار اس خلافت کا مگر چند آدمی وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت کیے گئے اور وہ ان سے راضی تھے ۔ پھر نام لیا علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبد الرحمانؓ کا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۵۱ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا کہ وہ شل ہو گیا تھا۔ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی وجہ سے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاوے گا غزوۂ احزاب کے دن قوم کی۔ زبیر نے کہا میں لاتا ہوں قوم کی خبر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قریظہ کے پاس جائے گا کہ میرے پاس ان کی خبر لاوے۔ میں چلا جب میں پھرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے لیے جمع کیے فرمایا قربان ہوں تیرے اوپر میرا باپ اور ماں میری۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَّا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر سعد بن مالک کیلئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا احد کے دن آپ فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے عربوں میں سے سب سے پہلے خدا کی راہ میں تیر پھینکا۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَّحْرُسُنِيْ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آنے سے پہلے ایک رات نہ سوئے۔ آپ نے فرمایا کاش (آج رات) کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا۔ اچانک ہم نے

إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہتھیاروں کی آواز سنی۔ حضرت نے فرمایا کون ہے سعد نے کہا میں سعد ہوں۔ حضرت نے فرمایا کون چیز لائی تجھ کو سعد نے کہا میرے دل میں خوف واقع ہوا آپ کے متعلق تو میں آپ کی نگہبانی کرنے کے لیے آیا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے دعا کی۔ پھر آپ نے آرام فرمایا۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۷/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَّأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک امانتدار ہوتا ہے اور میری امت کا امانتدار ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۸/۹ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَّوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کس کو اپنا خلیفہ بناتے اگر صریحاً کسی کو اپنا خلیفہ بناتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور کہا گیا پھر کس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر عمر کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح کو خلیفہ بناتے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۵۹/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ۔ حرا پہاڑ ہلا۔ آپ نے فرمایا ٹھہر جا۔ نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور بعض نے زیادہ کیا یہ لفظ سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۸۶۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ جنتی ہے۔ عمرؓ جنتی ہے۔ عثمانؓ جنتی ہے۔ علیؓ جنتی ہے۔ طلحہؓ جنتی ہے۔ زبیرؓ جنتی ہے۔ عبدالرحمانؓ بن عوف جنتی ہے۔ سعدؓ بن ابی وقاص جنتی ہے۔ سعید ابن زید جنتی ہے۔ ابوعبیدہؓ بن جراح جنتی ہے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے سعید بن زید سے۔

۵۸۶۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَقْرَاُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَّاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّرُوِیَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَّفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر نہایت مہربان ابوبکرؓ ہے اور اللہ کے معاملہ میں نہایت سخت گیر عمرؓ ہے اور ان میں حیا کا بہت سچا عثمانؓ ہے اور سب سے بڑھ کر فرائض کو جاننے والا زیدؓ بن ثابت ہے اور بہت زیادہ پڑھنے والا قرآن کو ابیؓ بن کعب ہے اور حرام و حلال کو بہت جاننے والا معاذؓ بن جبل ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے بمعمر عن قتادہ سے روایت مرسل مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر صحیح فیصلہ کرنیوالا علیؓ ہے۔

۵۸۶۲ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ

زبیر سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں آپ ایک بڑے پتھر کی طرف اٹھنے لگے لیکن اٹھ نہ سکے طلحہؓ آپ کے نیچے بیٹھ گیا۔ آپ کو

فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اٹھا کر پتھر کے برابر کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے طلحہ نے جنت واجب کر لی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۳/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا ذمہ پورا کر لیا ہے۔ وہ اس کو دیکھ لے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہے وہ سطح زمین پر چلتا ہوا شہید دیکھے وہ طلحہؓ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۴/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ کہتے سنا ہے فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۶۵/۱۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَّعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز یعنی احد کے دن فرمایا اے اللہ سعدؓ کی تیر اندازی قوی کر اور اس کی دعا قبول کر۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

۵۸۶۶/۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (سعدؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! سعدؓ جس وقت تجھ سے دعا کرے اسے قبول فرما۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۷/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهٗ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لیے اپنی ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے ایسا نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ صرف حضرت سعدؓ کو احد کے دن فرمایا تھا۔ تیر پھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور اسے فرمایا اے قوی نوجوان تیر پھینک۔ (ترمذی)

۵۸۶۸/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُءٌ خَالَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ۔

جابرؓ سے روایت ہے سعدؓ آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میرے ماموں ہیں۔ کوئی آدمی ان جیسا اپنا کوئی ماموں دکھلائے اور راوی نے کہا سعد بنو زہرہ سے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ سے تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو اپنا ماموں کہا۔

ایک روایت میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۶۹/۲۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَّقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ إِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے۔ میں نے سعدؓ بن ابی وقاص سے سنا فرماتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ایک ایسا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے۔ ہماری خوراک کیکر کے پھل اور پتوں کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔ ہم میں سے ایک اس طرح پاخانہ پھرتا جیسے بکری کی مینگنیاں ہوتی ہیں اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی۔ پھر یہ بنو سعد اسلام پر مجھے توبیخ کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف ان کی شکایت کی تھی کہ سعد اچھی طرح نماز نہیں پڑھتا۔

(متفق علیہ)

۵۸۷۰ / ۲۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ أَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّيْ لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعدؓ سے روایت ہے میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں میں تیسرا مسلمان ہوں اور جس دن میں نے اسلام قبول کیا ہے اسی روز دوسرے اسلام لائے ہیں۔ سات دن میں ٹھہرا رہا کہ میں اسلام کا تہائی تھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۸۷۱ / ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِأَرْبَعِيْنَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے میرے بعد تمہارا معاملہ مجھ کو غم میں ڈالے ہوئے ہے۔ تمہارے احوال پر صدیق لوگ ہی صبر کریں گے۔ عائشہؓ نے کہا آپ کی مراد صدقہ کرنیوالے تھے۔ پھر عائشہ نے سلمہ بن عبد الرحمان سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو جنت کے چشمہ سے پلائے۔ ابن عوف نے امہات المومنین پر باغ وقف کر دیا تھا جو چالیس ہزار کا فروخت ہوا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۷۲ / ۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَزْوَاجِهٖ إِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْا عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو فرمایا جو شخص میرے بعد لپ بھر بھر تم پر خرچ کرے گا وہ صادق اور نیک ہے۔ اے اللہ عبد الرحمان بن عوف کو جنت کے چشمہ سے پلا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۷۳ / ۲۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِيْنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیجیں آپ نے فرمایا کل میں تمہارے ساتھ ایک امانتدار شخص کو بھیجوں گا جو لائق امانت ہے۔ لوگ اس کے لیے منتظر ہوئے آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو ان کے ساتھ

قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھیجا۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۴ / ۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَّلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علیؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بعد ہم کس کو امیر بنائیں۔ فرمایا: اگر تم ابوبکرؓ کو امیر بناؤ گے اس کو امانتدار، دار دنیا میں زہد کرنیوالا اور آخرت میں رغبت کرنیوالا پاؤ گے۔ اگر عمرؓ کو امیر بناؤ گے اسے قوی دیانتدار پاؤ گے کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔ اگر تم علیؓ کو امیر بنا لو گے اور میرا خیال ہے تم ایسا نہیں کرو گے، اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے کہ تم کو سیدھے راستے پر لے جائیگا۔
(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۷۵ / ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَّحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کر دی۔ دار ہجرت کی طرف اپنی اونٹنی پر سوار کر لایا۔ غار میں میرا ساتھی بنا اپنے مال سے بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے حق کہتا ہے اگرچہ کسی کو کڑوا لگے۔ حق نے اسے اسی طرح چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم کرے۔ فرشتے اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اس کے ساتھ کر جدھر وہ پھرے
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٥٨٧٦ / ١ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٨٧٧ / ٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح باہر نکلے۔ آپ پر سیاہ منقش بالوں کی کملی تھی۔ حسنؓ بن علیؓ آئے آپ نے ان کو اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؓ آئے اس کے ساتھ اسے بھی داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر علیؓ آئے ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اے اہلبیت تم سے پلیدی دور کرے اور تم کو پاک کرے۔ پاک کرنا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٨٧٨ / ٣ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

براءؓ سے روایت ہے کہ جس وقت ابراہیم نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں اس کو ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٨٧٩ / ٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں۔ ان کی چال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے نہیں چھپتی تھی جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا میری بیٹی کے لیے کشادگی ہو۔ پھر ان کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے بات کی حضرت فاطمہؓ سخت روئیں۔ جب آپ نے اس کا غم و حزن دیکھا دوبارہ اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے؟ وہ کہنے لگیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر نہیں کروں گی۔ جب آپ فوت ہوگئے تو میں نے اسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی۔ فرمانے لگیں اب جبکہ آپ فوت ہوگئے کوئی بات نہیں ہے۔ پہلی مرتبہ آپ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ فرمایا حضرت جبرئیل ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال انھوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے میری اجل قریب آچکی ہے۔ تو اللہ سے ڈر اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رو ہوں۔ میں رو پڑی۔ جب آپ نے میری بے صبری دیکھی، دوسری مرتبہ میرے ساتھ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں کی سردار ہوگی یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

ایک روایت میں ہے آپ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رو پڑی۔ پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ملے گی۔ میں ہنس پڑی۔

(متفق علیہ)

۵۸۸۰ / ۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا۔ ایک روایت میں ہے جو چیز اسکو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھ کو قلق میں ڈالتی ہے جو اس کو ایذا دیتی ہے وہ مجھ کو ایذا دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۱ / ۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے پاس جس کا نام خم تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، ایک دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اس کی ثنا کہی، پھر وعظ کیا فرمایا امابعد اے لوگو! میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا ایلچی میرے پاس آجائے میں اس کو قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس کو مضبوطی سے تھامو۔ اللہ کی کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس میں رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری بھاری چیز میرے اہلبیت ہیں ان کے حقوق کی نگہداشت میں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے حقوق میں۔ ایک روایت میں ہے اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کے پیچھے لگا وہ ہدایت پر ہوگا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا گمراہ ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۸۲ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمر سے روایت ہے جس وقت وہ ابن جعفر کو سلام کہتا اسے کہتا تجھ پر سلامتی ہو اے ذوالجناحین کے بیٹے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۳ / ۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى

براء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ آپ کے کندھے پر بیٹھے ہوئے

عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰٓى اَتٰى خِبَآءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دن کے ایک حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ فرمایا یہاں لڑکا ہے یہاں لڑکا ہے حسنؓ مراد رکھتے تھے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ بھی دوڑتا ہوا آیا۔ دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو شخص اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

(متفق علیہ)

۵۸۸۵ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوبکرہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر تشریف فرما ہیں حسنؓ بن علیؓ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کبھی حسنؓ کی طرف۔ فرماتے تھے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں یہ صلح کرا دے گا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۶ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِّیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْيَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

عبدالرحمٰنؓ بن ابی نعم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا ایک آدمی نے محرم کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا میرا خیال ہے مکھی قتل کرنے کے متعلق وہ پوچھ رہا تھا۔ ابن عمر کہنے لگے اہل عراق مجھے مکھی قتل کرنے کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۷ ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس سے روایت ہے کہ حسنؓ بن علیؓ سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا حضرت حسینؓ کے متعلق بھی انہوں نے ایسا ہی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکی بہت مشابہت تھی۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۸ ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ کی طرف ملایا اور فرمایا اے اللہ اس کو حکمت سکھلا۔ ایک روایت میں ہے اسکو کتاب اللہ سکھلا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۹ ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (عباسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے۔ میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جس وقت آپ باہر نکلے فرمایا: یہ کس نے رکھا ہے، آپ کو بتلایا گیا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اسکو دین کی سمجھ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۹۰ ۱۵ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسامہؓ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسے اور حسنؓ کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پکڑ لیتے، اپنی ران پر بٹھاتے اور حسنؓ بن علیؓ کو دوسری ران پر، پھر ان کو ملاتے اور فرماتے اے اللہ ان دونوں پر مہربانی فرما۔ کیونکہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۹۱ ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اس پر امیر مقرر کیا۔ بعض لوگوں نے اس کے امیر بننے میں طعن کیا

بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ أُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو تم نے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کیا تھا اور اللہ کی قسم وہ امارت کے لیے ہی پیدا ہوا تھا اور سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب تھا اور اسامہؓ اپنے باپ کے بعد مجھے سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس کے اخیر میں ہے اس کے متعلق تم کو وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے جملہ صالحین میں سے ہے۔

۵۸۹۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ۔

انہی (عبداللہ بن عمرو) سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو زید بن محمد کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن پاک میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔ (متفق علیہ) براءؓ کی حدیث بیان کی جا چکی ہے جس کے الفاظ ہیں آپ نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا أَنْتَ مِنِّيْ باب بلوغ الصغیر و حضانتہ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۹۳/۱۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے آخری حج میں عرفہ کے دن اپنی قصواء اونٹنی پر پر بیٹھ کر خطبہ فرما رہے تھے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب ہے اور میری عترت، یعنی اہل بیت۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۴/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ

زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو گے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت میرے اہلبیت یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ دیکھو ان دونوں پر تم میرے کیسے خلیفہ ثابت ہوتے ہو۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۵ / ۲۰ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (زید رض) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض، فاطمہ رض، حسن رض اور حسین رض کے متعلق فرمایا جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا جو ان سے صلح کرے گا میں ان سے صلح کروں گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۶ / ۲۱ وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَآئِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

جمیع بن عمیر رض سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رض پر داخل ہوا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر کسے محبوب سمجھتے تھے فرمایا فاطمہ رض کو۔ کہا گیا مردوں میں سے، فرمایا اسکے خاوند کو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۷ / ۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَآ اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ

عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رض غصہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تجھے کس نے غصہ دلایا ہے فرمایا اے اللہ کے رسول ہمیں اور قریش کو کیا ہے۔ جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو کشادہ روئی سے ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملتے ہیں تو ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اللہ اور رسول کو راضی

قَلْبَ رَجُلٍ اِلْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

کرنے کے لیے تمہارے ساتھ محبت کرے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی سوائے اس کے نہیں آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔
(ترمذی)

۵۸۹۸ / ۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۹ / ۲۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃُ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِہَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَآءَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰہُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جب سوموار کی صبح ہو میرے پاس آنا اور اپنے لڑکے کو لیتے آنا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس سے تمہیں اور تمہاری اولاد کو اللہ تعالیٰ نفع دے گا جب صبح ہوئی وہ بھی گئے اور ہم بھی اس کے ساتھ گئے۔ آپ نے اپنی چادر ہمیں اوڑھائی پھر فرمایا اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو بخش دے بخشنا ظاہر اور باطن جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ عباس کی اولاد کی حفاظت فرما۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ رزین نے زیادہ کیا ہے کہ فرمایا اس کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۰ / ۲۵ وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریل کو دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا فرمائی۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۱ / ۲۶ وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۲/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِى الْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جعفر مساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے پاس آکر بیٹھتے اوران سے باتیں کرتے وہ لوگ ان سے باتیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ”ابوالمساکین“ رکھی تھی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۳/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِى الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو دیکھا ہے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھر رہا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۴/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۵/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَایَ مِنَ الدُّنْيَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِى الْفَصْلِ الْاَوَّلِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور یہ حدیث فصل اول میں گزر چکی ہے۔

۵۹۰۶/۳۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَیْءٍ لَّا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے میں ایک رات کسی کام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ ایک چیز کو لپیٹنے والے تھے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے کھولا حسنؓ اور حسینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں

اَبْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۷ / ۳۲ وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

سلمیٰ سے روایت ہے میں ام سلمیٰ پر داخل ہوا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا تو کیوں روتی ہے کہنے لگی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کو کیا ہے۔ فرمایا میں ابھی حسینؓ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۸ / ۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کو اپنے گھر والوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے۔ فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ حضرت فاطمہؓ کو فرماتے میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ انکو سونگھتے اور اپنی طرف ملاتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۹ / ۳۴ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ فَنَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ

بریدہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے حسنؓ اور حسینؓ آئے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں چلکر آرہے تھے اور گر پڑتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ان کو اٹھایا اور اپنے سامنے لاکر رکھا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے سوائے اسکے نہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چل رہے ہیں اور گر رہے ہیں۔ میں صبر نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ ڈالی اور ان کو اٹھا کر لایا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی

حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِىْ وَرَفَعْتُهُمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

نے، ابوداؤد اور نسائی نے۔

۵۹۱۰/۳۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّىْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

یعلیٰؓ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسینؓ سبط ہے اسباط میں سے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۱/۳۶ وَعَنْ عَلِىٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں اور حسینؓ سینہ سے نیچے میں آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۲/۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّىْ دَعِيْنِىْ اٰتِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّىْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِىْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَّمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَىَّ وَيُبَشِّرَنِىْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ

حذیفہؓ سے روایت ہے میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے چھوڑو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے اپنے اور تیرے لیے مغفرت کی دعا کراؤں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ نے نماز پڑھی اور پھر عشا کی نماز پڑھی۔ پھر آپ واپس گھر جانے کے لیے مڑے آپ نے میری آواز سنی فرمایا کون ہے۔ میں نے کہا میں حذیفہ ہوں۔ فرمایا تجھے کیا کام ہے۔ اللہ تجھ کو اور تیری والدہ کو معاف کرے۔ یہ فرشتہ ہے۔ آج رات سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ کو سلام کہے اور مجھ کو خوشخبری دے کہ فاطمہؓ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۳/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسینؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا اے لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سوار بھی بہت اچھا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۴/۳۹ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہؓ کی ساڑھے تین ہزار اور عبداللہؓ بن عمر کی تین ہزار مقرر کی۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے کہا تو نے مجھ پر اسامہؓ کو کس لیے فضیلت دی ہے۔ اللہ کی قسم اس نے کسی مشہد میں مجھ پر سبقت نہیں کی ہے۔ فرمایا اس لیے کہ زید تیرے والد سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبوب تھا اور اسامہ تجھ سے زیادہ آپ کی طرف محبوب تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۵/۴۰ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَّاْيِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جبلہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ آپ نے فرمایا یہاں موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے میں اسکو منع نہیں کرونگا۔ زید نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر میں کسی کو اختیار نہیں کرتا جبلہؓ نے کہا میں نے اپنے بھائی کی رائے اپنی رائے سے افضل معلوم کی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۶ / ۴۱ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیف ہو گئے میں مدینہ آیا اور دوسرے لوگ بھی آئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا جبکہ وہ چپ کر دیے گئے تھے۔ آپ نے کوئی بات نہ کی۔ آپ مجھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پھر اٹھا لیتے۔ میں نے معلوم کیا آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۷ / ۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسامہؓ کا آب بینی دور کریں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں دور کرتی ہوں۔ فرمایا اے عائشہؓ اسے دوست رکھ اس لیے کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۸ / ۴۳ وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا لِأُسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ

اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے ان دونوں نے آ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ان دونوں نے اسامہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اجازت طلب کرو۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ علیؓ اور عباسؓ اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا تجھے علم ہے وہ کیوں آئے ہیں؟* لیکن میں جانتا ہوں ان کو اجازت دو۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے سوال کریں آپ کے اہل میں سے آپ کو کون محبوب ہے۔ فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ انھوں نے کہا ہم آپ کی اولاد سے نہیں بلکہ متعلقین سے پوچھتے ہیں۔ فرمایا وہ شخص جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا اسامہ

* میں نے کہا نہیں فرمایا

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ)

بن زید ہیں۔ انہوں نے کہا پھر کون ہے۔ کہا علی بن ابی طالب۔ عباس کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ! اپنے چچا کو آپ نے آخر میں کر دیا۔ فرمایا علیؓ ہجرت میں آپ سے سبقت لے گیا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اور روایت ان عم الرجل صنو ابیہ پیچھے کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۱۹/۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر نکلے چلتے تھے۔ ان کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے۔ حسنؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر فدا ہو ان کی مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ علیؓ کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت علیؓ ہنستے رہے۔ (بخاری)

۵۹۲۰/۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ

انسؓ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا اس کو ایک طشت میں رکھا گیا۔ وہ اس کو چھڑی سے چھیڑنے لگا اور ان کے حسن پر کچھ طعن کی بات کی۔ انسؓ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ سب اہل بیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے سر پر وسمہ لگا ہوا تھا (بخاری) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا۔ وہ چھڑی لے کر ان کے ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا میں نے اس کی مثل کوئی حسین نہیں دیکھا۔ میں نے کہا آگاہ رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو بہت

بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

مشابہت حاصل تھی اور کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۲۱ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰہِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے آج رات ایک براخواب دیکھا ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا وہ بہت سخت ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا ہے آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں آئے گا۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئی۔ میں نے حسینؓ کو اٹھاکر آپ کی گود میں دے دیا۔ میں کسی اور طرف دیکھنے لگی، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا حضرت جبریل میرے پاس آئے ہیں، انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی میں نے کہا اس کو فرمایا ہاں اور اس نے مجھے اس کی سرخ مٹی لاکر دکھلائی ہے۔

۵۹۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ اور خاک آلودہ ہیں۔

اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ۔

آپ کے ہاتھ میں شیشی ہے اس میں خون ہے۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج ہمیشہ سے اس کو چنتا رہا ہوں۔ ابن عباس نے کہا میں نے اس وقت کو یاد رکھا میں نے پایا کہ حسین اسی وقت قتل ہوئے ہیں روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے اور احمد نے صرف آخری کو۔

۵۹۲۳ (۴۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ وَّاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش کرتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۲۴ (۴۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہا جبکہ انہوں نے کعبہ کے دروازے کو پکڑا ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے اہلبیت کی مثال تم میں اسی طرح ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی تھی اس میں جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۹۲۵ (۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ

علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل مریم بنت عمران تھیں اور اس امت کی افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے ابو کریب نے

فِی رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّ اَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

کہا وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲۶
۲
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرَئِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ وَّ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ خدیجہؓ ایک برتن لیکر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں، اس کے رب اور میری طرف سے اسکو سلام کہیں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھوکھلے موتی سے ہے۔ اس میں نہ شور ہے نہ رنج۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۷
۳
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا رَاَیْتُهَا وَلٰکِنْ کَانَ یُکْثِرُ ذِکْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُهَا فِیْ صَدَآئِقِ خَدِیْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ کَاَنَّهٗ لَمْ تَکُنْ فِی الدُّنْیَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِیْجَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّهَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کسی پر میں نے اس قدر غیرت نہیں کی جس قدر خدیجہؓ پر کی۔ حالانکہ میں نے اسکو دیکھا بھی نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت زیادہ یاد کرتے بعض اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اسکے بہت سے ٹکڑے کرتے اور خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے۔ بعض اوقات میں کہہ دیتی گویا دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں۔ آپ فرماتے وہ ایسی ہی تھی اور میری اس سے اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۸
۴
وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوسلمہؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبریل ہیں جو تجھ کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ان پر بھی سلام ہو۔ پھر کہا وہ دیکھتے ہیں اس چیز کو جو میں نہیں دیکھتی۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۹
۵
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یَجِیْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فَقُلْتُ اِنْ یَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

نے فرمایا تین راتوں تک تو مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی۔ فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تیری تصویر لاتا رہا۔ فرمایا یہ تیری بیوی ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھایا وہ تو ہی تھی میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر مقدر ہے تو ہو کر رہے گا۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ یَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِیَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُكَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیُهْدِهٖ اِلَیْهِ حَیْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ یَا

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا لوگ اپنے اپنے ہدایا کے ساتھ میری باری کے دن قصد کرتے تھے۔ اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہتے تھے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہوں میں تقسیم تھیں۔ ایک گروہ عائشہؓ، صفیہؓ، حفصہؓ اور سودہؓ تھیں۔ دوسرے میں ام سلمہؓ اور آپ کی دوسری بیویاں تھیں۔ ام سلمہؓ کے گروہ نے اسے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر ان سے کہیں کہ وہ سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے ہدایا وہیں بھیج دیا کریں۔ ام سلمہؓ نے اس سلسلہ میں آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے اسے منع فرمایا کہ عائشہؓ کے متعلق مجھ کو ایذا نہ دو۔ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اترتی سوائے عائشہؓ کے۔ ام سلمہؓ نے کہا میں اللہ کی طرف اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں۔ پھر انہوں نے فاطمہؓ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی! میں جس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت نہیں رکھتی۔ اس نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر عائشہ سے محبت رکھ (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں فضل عائشۃ علی النساء ابوموسیٰ کی روایت سے باب بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِيْ بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ أَبِيْ مُوْسٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۹۳۱/۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہان کی عورتوں میں سے تجھ کو فضل وشرف کے اعتبار سے یہ عورتیں کفایت کرتی ہیں۔ مریم بنت عمران خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۳۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ اس کی تصویر سبز ریشم کے ٹکڑے میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں تیری بیوی ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۳۳/۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَّإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَّإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ

انسؓ سے روایت ہے کہ صفیہؓ کو یہ بات پہنچی کہ حفصہؓ نے کہا ہے وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے وہ رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا تو کیوں رو رہی ہے۔ اس نے کہا حفصہ نے مجھے کہا ہے تو یہودی کی بیٹی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے۔ بیشک تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے۔ وہ کس بات پر فخر کرتی ہے پھر فرمایا اے حفصہؓ اللہ سے ڈر۔

عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے)

۵۹۳۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی۔ وہ رو پڑی پھر ایک بات کہی وہ ہنس پڑی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں نے اس سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے میں یہ سن کر رو پڑی۔ پھر مجھ کو خبر دی کہ میں مریم بنت عمران کے سوا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی میں ہنس پڑی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۳۵ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر جو مسئلہ بھی مشتبہ ہوتا وہ حضرت عائشہؓ سے پوچھتے ان کو اس کا علم ہوتا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۳۶ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

جامع مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۹۳۷ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَّا اَهْوِي بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جنت میں جس جگہ پر پہنچنا چاہتا ہوں میں مجھ کو اڑا کرلے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کیا۔ حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۸ (۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حذیفہؓ سے روایت ہے گھر سے نکلنے سے لیکر گھر میں داخل ہونے تک وقار، میانہ روی اور سیدھے طریقے کے اعتبار سے ابن ام عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں خلوت میں ہم نہیں جانتے کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۳۹ (۳) وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک عرصہ تک ہم ٹھہرے۔ ہم عبداللہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت سے خیال کرتے تھے کیونکہ وہ اور اس کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت داخل ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۰ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے، سالم مولی ابی حذیفہؓ سے، ابی بن کعبؓ سے، معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۱ / ۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَآءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علقمہؓ سے روایت ہے کہ میں ملک شام آیا میں نے دو رکعت پڑھیں پھر میں نے دعا کی اے اللہ مجھے نیک ہمنشیں میسر فرما۔ میں کچھ لوگوں کے پاس آیا۔ ان میں بیٹھ گیا۔ ایک بوڑھا شخص آیا اور میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ ابودرداء ہے۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہمنشیں میسر فرمائے تو تجھ کو میرے لیے میسر فرمایا ہے۔ اس نے مجھے کہا تو کون ہے۔ میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ کہا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہے جو صاحب نعلین وسادۃ اور چھاگل ہے اور تم میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے۔ یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں وہ صاحب السر نہیں ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا یعنی حذیفہؓ۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۴۲ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی۔ میں نے ابوطلحہؓ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی۔ وہ بلالؓ کے قدموں کی آواز تھی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۴۳ / ۷ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے چھ آدمیوں کے ساتھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ مشرکوں نے نبیؐ سے کہا ان لوگوں کو اپنی مجلس سے دور کردے کہ ہم پر دلیری نہ کریں۔ اس وقت میں تھا اور ابن مسعود۔ ایک ہذیل کا آدمی اور بلالؓ اور دو شخص جن کا میں نام نہیں لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کا اثر ہوا جو اللہ نے چاہا یہ کہ واقع ہو آپؐ اپنے جی میں کچھ سوچا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں۔ اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۴۴ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوموسیٰ تو آل داؤدؑ جیسی خوش آوازی دیا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۵ / ۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَّنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن جمع کر لیا تھا۔ ابی بن کعبؓ نے، معاذ بن جبلؓ نے، زید بن ثابتؓ نے اور ابوزیدؓ نے۔ انسؓ سے پوچھا گیا ابوزید کون ہے، اس نے کہا میرا ایک چچا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۶ / ۱۰ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا

خباب بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ کی رضامندی ہم تلاش کرتے تھے۔ ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو گزر گئے اور اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا۔ ان میں ایک مصعب بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے ان کو دینے کے لیے کفن نہیں ملتا تھا

يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک چادر تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے ان کے پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے پھل پختہ ہو چکا ہے۔ وہ اس کو چنتا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٩٤٧ / ١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابر سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے سعد بن معاذ کی موت پر عرش نے حرکت کی۔ ایک روایت میں ہے رحمٰن کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت کی وجہ سے ہلا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٩٤٨ / ١٢ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیتہً دیا گیا۔ آپ کے صحابہ اس کو ہاتھ لگاتے اور تعجب کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی ملائمت پر تعجب کر رہے ہو، سعدؓ بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔

(متفق علیہ)

٥٩٤٩ / ١٣ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال۔ انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور آج میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔

(متفق علیہ)

٥٩٥٠ / ١٤ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے

مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلتے پھرتے کسی شخص کے لیے کہا ہو کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۱/۱۵ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْھِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَا یَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِھَا وَخُضْرَتِھَا وَسَطَھَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیْ ارْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ اسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّھَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی

قیس بن عُبَاد سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ اس پر خشوع کے آثار تھے۔ لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا۔ پھر باہر نکلا۔ میں اس کے پیچھے چلا اور کہا کہ جس وقت تو مسجد میں داخل ہوا تھا لوگوں نے کہا تھا یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم کسی شخص کے لیے لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اس کو علم نہ ہو۔ میں تجھ کو بتلاتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے باغ میں ہوں اس کی فراخی اور ترو تازگی بیان کی۔ اس کے درمیان لوہے کا ایک عمود ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ اس کے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ۔ میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے۔ میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ اس کے اوپر کے حصہ تک پہنچ گیا۔ میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا۔ مجھے کہا گیا اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں بیدار ہوا اور اس وقت تک وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی۔ فرمایا یہ باغ اسلام ہے اور یہ عمود اسلام کا

فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمود ہے اور حلقہ سے مراد عروہ وثقیٰ ہے تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہیگا اور یہ آدمی عبداللہ بن سلام تھا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۲ / ۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَانُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس انصار کا خطیب تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو۔ آخر آیت تک ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے رک گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سعدؓ بن معاذ سے پوچھا اور فرمایا ثابت کو کیا ہوا۔ کیا وہ بیمار ہے۔ سعدؓ اس کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اس کے لیے ذکر کی۔ ثابت نے کہا یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سب سے بلند ہے میں تو دوزخی ہوں سعدؓ نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ جنتی ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۵۳ / ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاۤءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی جس وقت یہ آیت اتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا اور ہم میں سلمانؓ فارسی بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو اس کو ان میں سے بہت شخص پالیں۔

ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۹۵۴/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے یعنی ابوہریرہؓ اور اس کی ماں کو اپنے ایماندار بندوں کی طرف محبوب بنادے اور ان دونوں کی طرف مومنوں کو محبوب بنادے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۵۵/۱۹ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائذؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیانؓ، سلمانؓ صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کو پکڑنے کی جگہ سے نہیں لیا۔ ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے ایک سردار اور شیخ کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہو۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ کہیں تو نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا۔ اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا اپنے رب کو ناراض کرے گا۔ ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو! تم مجھ پر ناراض تو نہیں ہو۔ انہوں نے کہا نہیں اے بھائی اللہ تجھے معاف کرے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۵۶/۲۰ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۷/۲۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ

براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے انصار سے محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض نہیں ان سے رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا جو ان کو برا سمجھے گا اللہ

أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کو برا سمجھے گا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کے اموال بطور غنیمت کے دیے اور آپ نے قریش کے آدمیوں کو سو سو اونٹ دیے انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو بخش دے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی یہ بات پہنچ گئی۔ آپ نے انصار کی طرف پیغام بھیجا۔ ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا تمہاری یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے۔ ان میں سے دانا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں جو صاحب الرائے لوگ ہیں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ ہاں البتہ نو عمر اور نوجوان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دے قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو چھوڑ دیا ہے جبکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا کفر کے ساتھ ابھی نیا نیا زمانہ ہوتا ہے۔ میں ان کی تالیف قلبی کرتا ہوں۔ تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ لوگ مال لیکر اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کا رسول لیکر جاؤ۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اس پر راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۹
۲۳
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی میں تو انصار میں سے ایک ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا پہاڑی درہ میں چلیں میں انصار کی وادی یا پہاڑی درہ میں چلو۔ انصار بمنزلہ استر کے ہیں اور دوسرے لوگ بمنزلہ اوپر کے کپڑے کے ہیں۔ میرے بعد اے انصار تم ترجیح کو دیکھو گے۔ صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر آکر ملو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۹۶۰
۲۴
وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِیْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْیَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِیْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْیَتِهٖ كَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَیْكُمْ اَلْمَحْیَا مَحْیَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُصَدِّقَانِكُمْ وَیَعْذِرَانِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لیے امان ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے اسکے لیے امان ہے۔ انصار نے کہا اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری، فرمایا تم نے کہا ہے کہ اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے ہرگز نہیں۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میرا تمہارے ساتھ زندگی اور موت کا ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے بھی اللہ اور اسکے رسولؐ کے ساتھ بخل کرتے ہوئے ایسا کہا ہے۔ فرمایا اسی لیے اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا سمجھتے ہیں اور معذور گردانتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۶۱
۲۵
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَّنِسَاءً

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شادی سے انصار کے بچے اور عورتیں آئی ہوئی دیکھیں

مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھکر محبوب ہو خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھکر محبوب ہو۔ اس سے انصار کو مراد لے رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۲ / ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے وہ رو رہے تھے۔ ابوبکر نے کہا تم کیوں روتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس یاد آئی۔ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارا باندھا ہوا تھا۔ آپ منبر پر چڑھے۔ اس کے بعد پھر آپ منبر پر نہیں چڑھ سکے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ ثنا کہی، پھر فرمایا انصار کے متعلق میں تم کو وصیت کرتا ہوں وہ میرے رازدان اور بمنزلہ گٹھڑی کے ہیں۔ ان کے ذمہ جو حق تھا انہوں نے ادا کر دیا ہے اور ان کا حق باقی رہ گیا ہے۔ انکے نیکوکاروں سے ان کا عذر قبول کرو اور ان کے بدکاروں سے درگزر کرو۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۳ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَّضُرُّ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی باہر تشریف لائے۔ منبر پر بیٹھے، اللہ کی تعریف کی اور ثنا کہی۔ پھر فرمایا اما بعد لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ لوگوں میں اسی طرح ہو جائیں گے جس طرح آٹے میں نمک ہوتا ہے جو شخص تم میں سے ایسی چیز کا والی بنے جو کچھ لوگوں کو نفع پہنچائے اور کچھ دوسروں

فِيهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيئِهِمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو نقصان پہنچا سکے تو ان کے نیکوکار سے وہ عذر قبول کرے اور ان کے بدکار سے درگزر کرے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۴/۲۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار کو بخش دے۔ انصار کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۵/۲۹ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار ہیں۔ پھر بنو عبد الاشھل، پھر بنو حارث بن خزرج ہیں۔ پھر بنو ساعدہ ہیں۔ پھر ہر انصار کے گھرانے میں خیر اور بھلائی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۶/۳۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَّأَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد کو، ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام ہے۔ فرمایا جاؤ حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ وہاں ایک اونٹ کے کجاوے میں سوار عورت ہے اس کے پاس ایک خط ہے، اس سے وہ خط لے لو۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ ہم خاخ پہنچ گئے۔ وہاں وہ عورت ہمیں ملی۔ ہم نے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمیں دیدے۔ وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا تجھے ضرور خط نکالنا ہوگا یا تجھے اپنے کپڑے اتار کر تلاشی دینا ہوگی۔ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکال کر ہمیں دیا۔ ہم وہ خط لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس میں لکھا ہوا تھا، یہ خط

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَّلَمْ أَكُنْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَّحْمُوْنَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف ہے۔ اس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی خبر دیدی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ پر جلدی نہ کریں۔ میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ چمٹا یا گیا تھا۔ میرا تعلق ان کے ساتھ ذاتی نہیں تھا۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی انکے ساتھ قرابت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں اپنے اموال اور گھر والوں کی حفاظت کر لیتے ہیں۔ میں نے چاہا اگر نسبی قرابت مفقود ہے میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کرینگے۔ میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر پر راضی ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس نے سچی بات کہہ دی ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ مجھ کو اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اتار دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ بدر میں شامل ہو چکا ہے اور تجھے اس بات کی حقیقت معلوم نہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اہل بدر پر جھانکا ہے اور کہہ دیا جو چاہو تم کرو جنت تمہارے لئے واجب ہوگئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تم کو بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۷ [۳۱] وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا تم میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے ہیں تم انکو کس مرتبہ میں شمار کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل یا اسی طرح کا کلمہ کہا۔ جبریل نے کہا ہم بھی ان فرشتوں کو اسی طرح سمجھتے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ (بخاری)

۵۹۶۸ [۳۲] وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں موجود تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اور تم میں کوئی نہیں مگر اس میں وارد ہوگا۔ آپ نے فرمایا تو نے سنا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ہم پرہیزگار لوگوں کو نجات دیں گے۔ ایک روایت میں ہے "اگر اللہ نے چاہا اصحاب شجرہ جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی" ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۹ [۳۳] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تمام زمین پر بسنے والے لوگوں سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

۵۹۷۰ [۳۴] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثنیہ مرار پر جو چڑھے گا اس کے اسقدر گناہ معاف کردیے جائیں گے جس قدر بنی اسرائیل کے کیے گئے۔ اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے (یعنی گھوڑ سوار) چڑھے، پھر پے در پے لوگ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سرخ اونٹ والے کے سوا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ مَّغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرْ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ صَاحِبُکُمْ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

سب کو بخش دیا گیا ہے۔ ہم اس کے پاس آئے اور کہا آؤ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش مانگیں وہ کہنے لگا میں اپنا گمشدہ اونٹ پالوں اس سے بہتر ہے کہ تمہارا صاحب میرے لیے بخشش مانگے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ فِیْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں آپ نے ابی بن کعب کو کہا تھا اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ فضائل القرآن کے بعد کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۹۷۱/۳۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَّ تَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّ فِیْ رِوَایَۃِ حُذَیْفَۃَ مَا حَدَّثَکُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْہُ بَدَلَ وَ تَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرے بعد ان دو شخصوں کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی سیرت اختیار کرو۔ عبداللہ بن مسعود کے قول کو مضبوطی سے پکڑو۔ حذیفہ کی ایک روایت میں تَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابن ام مکتوم کی جگہ ہے کہ ابن مسعود جو حدیث بیان کرے اسکو راست گو جانو۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۲/۳۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاَمَّرْتُ عَلَیْھِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا میں ان پر ابن ام عبد کو سردار مقرر کرتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۵۹۷۳/۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّي سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِي اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا میں مدینہ آیا اور اللہ سے دعا کی میرے لیے نیک ہمنشیں میسر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہؓ میسر فرمایا۔ میں اسکے پاس آکر بیٹھا میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ نیک ہمنشیں میسر ہو تو آپ کو میرے میسر کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگے تو کہاں سے آیا ہے۔ میں نے کہا کوفہ سے میں خیر کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ وہ کہنے لگے کیا تم میں سعد بن مالک نہیں ہے جو مستجاب الدعوات ہے اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی اور نعلین پر مقرر تھا اور حذیفہؓ جنکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ہے اور عمار جس کو اللہ نے شیطان سے بچا لیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ملی ہے اور سلمان جو دو کتابوں کے صاحب ہیں یعنی قرآن اور انجیل کے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۴/۳۸ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ اچھا آدمی ہے، عمرؓ اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے، اُسید بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس بن شماس اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے۔ معاذ بن عمرو بن جموح اچھا شخص ہے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۷۵/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے جو علی عمارؓ

تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اور سلمانؓ ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ فرمایا اسکو اجازت دو کہ پاک ہے پاک کیا گیا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۷۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو دو کاموں میں ایک کے قبول کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ مگر وہ دونوں میں سے بہترین کو پسند کر لیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انسؓ سے روایت ہے جب سعدؓ بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ منافق کہنے لگے اس کا جنازہ بہت ہلکا ہے کیونکہ بنو قریظہ کے بارے میں انہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی۔ آپ نے فرمایا اس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَآ اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَآ اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی سچے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۹۸۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآ اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَآ اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَآ اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِیْ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی راستگو پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ وہ زہد میں عیسٰی بن مریمؑ کے مشابہ ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

الزُّهْدِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۸۱ / ۴۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا انہوں نے کہا چار شخصوں سے علم طلب کرو عویمر ابی الدرداء سے، سلمانؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن سلام سے جو پہلے یہودی تھے۔ پھر ایمان لائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے وہ جنت میں دسویں شخص ہیں۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۲ / ۴۶ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَّا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حذیفہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کوئی خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا اگر میں کوئی خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن تم کو حذیفہؓ جو حدیث بیان کرے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ جو پڑھائے اسکو پڑھو۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۳ / ۴۷ وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهٗ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ)

انہی (حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ میں محمد بن مسلمہ کے سوا ہر شخص کے لیے فتنہ سے ڈرتا ہوں کہ اسکو نقصان نہ پہنچائے عبداللہ بن مسلمہ کے لیے میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فتنہ تم کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے۔ عبدالعظیم نے اس کا اقرار کیا ہے۔

۵۹۸۴ / ۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ

عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں دیا دیکھا فرمایا اے عائشہ میرے خیال میں اسماء کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، اس کا نام نہ رکھنا۔ میں اس کا نام رکھوں گا۔ آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور آپ کے

فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہاتھ میں کھجور تھی اسکے ساتھ گھٹی دی۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۵/۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ کے لیے کہا اے اللہ اس کو راہ دکھانے والا اور راہ یافتہ بنادے اور اسکے ساتھ لوگوں کو ہدایت دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۸۶/۵۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے لوگ اسلام لائے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لائے ہیں۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۷/۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا۔ اَلْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا اے جابر کیا ہے میں تجھ کو افسردہ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور انہوں نے عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ فرمایا میں تجھ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کس طرح ملا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے کلام کیا ہے اور تیرے باپ کو اللہ نے زندہ کیا اور روبرو اس سے گفتگو فرمائی۔ فرمایا میرے بندے تو آرزو کر میں تجھ کو عطا کرونگا۔ اس نے کہا اے میرے رب مجھکو زندہ کر تاکہ دوبارہ تیرے راستہ میں شہید ہوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا میرا حکم گزر چکا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے۔ اس وقت یہ آیت اتری اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں مردے نہ خیال کرو آخر آیت تک۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۹۸۸/۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (جابرؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ مرتبہ میرے لیے بخشش کی دعا کی۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۸۹/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی پراگندہ بال غبار آلودہ قدموں والے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایسے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں، اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔ ان میں براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۹۰/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مشیران خاص جن کی طرف میں پناہ پکڑتا ہوں میرے اہلبیت ہیں۔ میرے دلی دوست انصار ہیں ان کے نیکوکار سے قبول کرو اور ان کے گنہگار سے درگزر کرو۔
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۱/۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۲/۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَّا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے وہ ابوطلحہ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اپنی قوم کو میرا اسلام کہنا میرے علم میں وہ بڑے پارسا اور صبر کرنیوالے ہیں۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۳/۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے حاطب کی شکایت

يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ الْحُدَيْبِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی اور کہا اے اللہ کے رسولؐ حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوگا۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ اس میں داخل نہیں ہوگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہو چکا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۹۴/۵۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اگر تم منہ پھیر لو تو تمہارے سوا کسی اور قوم کو بدل دے پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس سے مراد کون ہیں، اگر ہم منہ پھیر لیں وہ ہماری جگہ لیں گے اور ہم جیسے نہ ہونگے۔ آپ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا یہ اور اس کی قوم۔ اگر ایمان ثریا تک پہنچ جائے تو فارس کے لوگ اس کو پکڑ لیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۵/۵۹ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں ان پر یا ان میں سے بعض پر تم سے زیادہ یا تمہارے بعض سے زیادہ وثوق رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۹۶/۶۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَ

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے سات برگزیدہ نگہبان ہوتے ہیں میرے چودہ ہیں۔ ہم نے کہا وہ کون ہیں فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے (مراد حسنؓ و حسینؓ ہیں) جعفرؓ، حمزہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ،

جَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَّعَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مصعبؓ بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۷ / ۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَّشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَّهُوَ يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغَلِّظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِّضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

خالدؓ بن ولید سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ معاملہ تھا۔ میں نے اس سے کچھ سخت کلامی کی۔ عمار نے میری شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ میں نے بھی آکر اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اور بڑی سخت باتیں کیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں۔ کچھ نہیں بولتے اور عمار رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ اس کو دیکھتے نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا جو عمار سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھے گا اور جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو برا سمجھے گا۔ خالد نے کہا میں باہر نکلا تو مجھے عمار کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی میں عمار کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

۵۹۹۸ / ۶۲ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خالدؓ اللہ کی تلوار ہے۔ اور اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔

(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۵۹۹۹ / ۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی

أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّأَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ان کو دوست رکھتا ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ ان کے نام لیں۔ فرمایا ان میں سے علیؓ ہے۔ تین بار یہ کلمہ کہا اور ابوذرؓ، مقداد اور سلمانؓ ہیں مجھ کو ان سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۰۰ / ۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ أَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ کہا کرتے تھے ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلالؓ کو انہوں نے آزاد کیا ہے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۶۰۰۱ / ۶۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِيْ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیسؓ بن ابی حازم سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اگر تو نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے لیے روک لے اور اگر تو نے مجھ کو اللہ کی رضامندی کے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اللہ کے لیے عمل کرنے کو چھوڑ دے۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۶۰۰۲ / ۶۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضِيْفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ أَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں فقیر ہوں۔ آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ایک سائل آیا ہے۔ وہ کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوا پانی کے کچھ بھی نہیں۔ پھر دوسری بیوی کی طرف بھی پیغام بھیجا۔ اس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا۔ سب نے اسی طرح کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کون مہمان بنائے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس کا نام ابوطلحہ تھا اس نے کہا میں اے اللہ کے رسولؐ! وہ اسے اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بیوی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا نہیں، صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس نے کہا ان کو بہلا کر سلا دے۔ جب ہمارا مہمان آئے اسکو اسطرح

بِشَیْءٍ وَّنَوِّمِیْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا
فَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَهْوٰی بِیَدِهٖ
لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْهِ
فَاَطْفِئِیْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ
الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ
غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِکَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ
وَّفُلَانَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِّثْلُهٗ وَلَمْ یُسَمِّ
اَبَا طَلْحَةَ وَفِیْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی
وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

محسوس ہو کہ ہم کھا رہے ہیں جب وہ کھانے کے لیے اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانہ سے بجھا دینا اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ سب بیٹھ گئے۔ مہمان نے کھا لیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا ہے فلاں مرد اور فلاں عورت سے یا فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور عورت سے خوش ہے۔ ایک روایت میں اس کی مثل ہے اور اس میں ابو طلحہ کا نام مذکور نہیں۔ اس کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۳/۶۷ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ
النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ
فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ
هٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ
فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰی مَرَّ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا
فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ
سُیُوْفِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ اترے۔ لوگ گزرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ابوہریرہؓ یہ کون ہے۔ میں کہتا فلاں ہے۔ آپ فرماتے یہ خدا کا اچھا بندہ ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا فلاں شخص ہے آپ فرماتے یہ اللہ کا بُرا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولید ہے۔ آپ نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۰۴/۶۸ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ
الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَّ
اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ انصار نے کہا اے اللہ کے نبی ہر نبی کے اتباع ہوتے ہیں۔ ہم نے آپ کی اتباع اختیار کی ہے۔ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے تابعدار ہماری اولاد

أَتَيَا عَنَّا مِمَّا قَدْ عَابَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے بنائے۔ آپ نے یہ دعا کی۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۶۰۰۵/۶۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قتادہ سے روایت ہے کہ ہم کسی قبیلہ عرب کو نہیں جانتے جس کے شہید قیامت کے دن انصار سے بڑھ کر زیادہ معزز ہوں کہا اور انس نے کہا احد کے دن ان کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے اور جنگ یمامہ (حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ہوئی) میں ستر انصار شہید ہوئے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۰۶/۷۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا بدر میں شریک ہونیوالوں کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور عمر نے کہا میں بعد میں آنیوالے لوگوں پر ان کو فضیلت دوں گا۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الْبُخَارِيِّ

ان صحابہ کے نام جو بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ جامع بخاری میں ہے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ (۵) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ

حضرت نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن عثمانؓ، ابوبکر صدیق قریشی، عمرؓ بن خطاب عدوی، عثمان بن عفانؓ قرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینبؓ کی تیمارداری کے لیے انکو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ان کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ علی بن ابی طالب ہاشمی، ایاس بن بکیر، بلال بن رباح مولیٰ ابوبکرؓ صدیق۔ حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی، حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش، ابو حذیفہ بن عتبہ

مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ (٨) حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (٩) حَاطِبُ بْنُ
أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ (١٠) أَبُوْ
حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ
(١١) حَارِثَةُ بْنُ رُبَيِّعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ
حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ
(١٢) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (١٣)
خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ (١٤) رِفَاعَةُ
ابْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (١٥) رِفَاعَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُوْ لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔
(١٦) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (١٧) زَيْدُ
ابْنُ سَهْلٍ أَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ (١٩)
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ (٢٠) سَعْدُ بْنُ
خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (٢١) سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (٢٢) سَهْلُ بْنُ
حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ (٢٣) ظُهَيْرُ بْنُ
رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (٢٤) وَأَخُوْهُ (٢٥)
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ (٢٦) عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ (٢٧) عُبَيْدَةُ
ابْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (٢٨) عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ (٢٩) عَمْرُو بْنُ
عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (٣٠)
عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ (٣١) عَامِرُ
ابْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيُّ (٣٢) عَاصِمُ بْنُ
ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ (٣٣) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ
الْأَنْصَارِيُّ (٣٤) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ

بن ربیعہ قرشی، حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کا نام حارثہ بن سراقہ ہے یہ جنگ میں شریک نہ تھے بلکہ نظارہ میں تھے خبیب بن عدی انصاری۔ خنیس بن حذافہ سہمی۔ رفاعہ بن رافع انصاری۔ رفاعہ بن عبدالمنذر۔ ابو لبابہ انصاری۔ زبیر بن عوام قرشی زید بن سہل ابو طلحہ انصاری۔ ابو زید انصاری۔ سعد بن مالک زہری۔ سعد بن خولہ قرشی۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی۔ سہل بن حنیف انصاری۔ ظہیر بن رافع انصاری۔ ان کے بھائی۔ عبداللہ بن مسعود ہذلی۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ عبیدہ بن حارث قرشی۔ عبادہ بن صامت انصاری۔ عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی۔ عقبہ بن عمرو انصاری۔ عامر بن ربیعہ عنزی۔ عاصم بن ثابت انصاری۔ عویم بن ساعدہ انصاری۔ عتبان بن مالک انصاری قدامہ بن مظعون۔ قتادہ بن نعمان انصاری۔ معاذ بن عمرو بن الجموح۔ معوذ بن عفراء اور ان کے بھائی۔ مالک بن ربیعہ۔ ابو اسید انصاری۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف مرارہ بن ربیع انصاری۔ معن بن عدی انصاری مقداد بن عمرو کندی۔ حلیف بن زہرہ۔ ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

الْاَنْصَارِیُّ (۳۵) قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ (۳۶) قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ (۳۸) مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَآءَ (۳۹) وَاَخُوْہُ (۴۰) مَالِكُ ابْنُ رَبِیْعَۃَ (۴۱) اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ (۴۳) مُرَارَۃُ ابْنُ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ (۴۶) ھِلَالُ ابْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسٍ الْقَرَنِیِّ

یمن اور شام کا ذکر اور اُویس قرنی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۰۰۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَی اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ سے دعا کی اور وہ بیماری ختم ہو گئی ہے۔ صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ جو شخص تم میں سے کوئی اس کو ملے وہ اپنے لیئے بخشش کی اس سے دعا کرائے۔ ایک روایت میں ہے

اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَّلَهٗ وَالِدَةٌ وَّكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تابعین میں بہتر ایک آدمی ہے جسکا نام اویس ہے اسکی والدہ ہے اسکو برص کی بیماری تھی اسکو کہو وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

۶۰۰۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے۔ ان کے دل نرم ہیں ایمان یمن کے لوگوں میں ہے اور حکمت یمن کے لوگوں میں ہے۔ فخر و تکبر کرنا اونٹ والوں کا کام ہے اور سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ تکبر اور فخر گھوڑے والوں اور چلانے والوں میں ہے جو اونٹ کے پشم کے خیموں میں رہتے ہیں۔ بکری والوں کے دلوں میں نرمی ہے۔

(متفق علیہ)

۶۰۱۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابومسعودؓ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرف سے فتنے آئیں گے۔ سخت زبانی اور سخت دلی، چلانے والوں میں ہے جو خیموں میں رہتے ہیں جو اونٹوں اور گایوں کی دموں کے پیچھے لگنے والے ہیں جو کہ ربیعہ اور مضر قبیلہ سے ہیں۔

(متفق علیہ)

۶۰۱۱/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت دلی اور سخت زبانی مشرق کے رہنے والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۶۰۱۲/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہماری شام میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ہماری شام اور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دعا فرمایئے۔ میرا خیال ہے آپ نے تیسری بار فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۶۰۱۳/۷ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے، وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو متوجہ کر اور ہمارے صاع اور مد میں برکت ڈال۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۶۰۱۴/۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے مبارکبادی ہے ہم نے کہا کیوں اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا اللہ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۶۰۱۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَّحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرموت کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٦٠١٦/١٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی۔ لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کے ہجرت کرنے کی جگہ، ہجرت کر جائے گا۔ ایک روایت میں ہے لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ کو لازم پکڑے گا۔ زمین میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ انکی زمینیں انکو پھینک دیں گی۔ اللہ کی ذات انکو مکروہ رکھے گی۔ آگ انکو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کریگی انکے ساتھ رات گزاریگی۔ جہاں وہ رات گزاریں گے اور جہاں وہ قیلولہ کرینگے، انکے ساتھ قیلولہ کرے گی۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

٦٠١٧/١١ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

ابن حوالہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر دین اس طرح ہو جائے گا کہ تم جمع کیے گئے لشکر ہو گے۔ ایک لشکر شام میں ہو گا اور ایک لشکر یمن میں ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے لیے پسند فرمائیں اگر میں اس وقت کو پالوں کس لشکر میں شامل ہوں آپؐ نے فرمایا شام کو لازم پکڑو۔ وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے اپنے پسندیدہ بندے اسکی طرف جمع کریگا۔ اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑو وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اللہ تعالیٰ میری وجہ سے شام اور اس کے رہنے والوں کے لئے متکفل بن چکا ہے۔

(روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٦٠١٨/١٢ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ

شریح بن عبید سے روایت ہے کہا اہل شام کا حضرت علیؓ

اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ وَّقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

کے پاس ذکر کیا گیا اور کہا گیا اے امیر المومنین ان پر لعنت کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے ابدال شام میں ہونگے وہ ۴۰ آدمی ہیں۔ جب بھی ان میں سے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے اسکی جگہ اور آدمی اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے۔ انکی برکت سے بارش برستی ہے۔ انکی دعاؤں سے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور اہل شام سے انکی وجہ سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

۶۰۱۹/۱۳ وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُّقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا اَرْضٌ يُّقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام فتح کیا جائے گا جب تم کو اس کے مکانوں اور شہروں میں رہنے کا اختیار دیا جائے تم ایک شہر کو لازم پکڑنا جس کا نام دمشق ہے وہ مسلمانوں کیلیے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور ملک شام کا جامع ہے وہاں ایک زمین کا نام غوطہ ہے۔

(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۶۰۲۰/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ میں ہوگی اور بادشاہت شام میں۔

۶۰۲۱/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر سے نور کا ایک ستون اٹھتے ہوئے دیکھا ہے جو شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

۶۰۲۲/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ غوطہ میں روز جنگ ہے۔ وہ ایک شہر کی جانب ہے جس کا نام

جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهُ دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَآئِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

دمشق ہے وہ سب شہروں سے بہتر ہے۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۶۰۲۳ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَآئِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے۔ فرمایا ایک عجمی بادشاہ آئے گا وہ سب شہروں پر غالب آجائے گا سوا دمشق کے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۰۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمْ

ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوسری امتوں کی نسبت جو گزر چکی ہیں تمہاری مدت عمر اس زمانہ کے مقدار ہے جو عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح پر ہے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا آدھے دن تک کون میرا کام کرتا ہے میں اس کو ایک ایک قیراط دوں گا یہود نے ایک ایک قیراط پر نصف دن کام کیا۔ پھر اس نے کہا نصف دن سے عصر کی نماز تک کون ایک ایک قیراط پر کام کرتا ہے۔ عیسائیوں نے نصف دن سے لیکر عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا عصر کی نماز سے لیکر مغرب تک کون ہے جو کام کرتا ہے اس کو دو قیراط ملیں گے۔ تم نماز عصر سے لیکر مغرب تک عمل کر رہے ہو۔ آگاہ رہو تمہارے لیے دوگنا ثواب ہے۔ یہود و نصاریٰ اس بات پر ناراض ہوگئے۔ کہنے لگے ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہم کو اجرت کم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا ہے۔ وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْاَجْرَمَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِىْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

یہ میرا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۲۵
۲
وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِىْ لِىْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِىْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْرَاٰنِىْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میرے محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ آرزو کرینگے کہ اپنے اہل وعیال کے بدلہ میں مجھے دیکھیں۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۶۰۲۶
۳
وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گی۔ ان کی جو مدد چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کریگا ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آئے گا وہ اس حالت پر ہونگے۔
(متفق علیہ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِىْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

انس کی حدیث کے الفاظ ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۶۰۲۷
۴
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ نہیں معلوم کیا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۲۸/۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۶۰۲۹/۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُّؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

تیسری فصل

جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ نہیں جانا جاتا اس کا اول بہتر ہے یا آخر یا اسکی مثال باغ کی مانند ہے۔ اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی۔ شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔ وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں مہدی اسکے وسط میں اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہے لیکن اسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی۔ ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (رزین)

عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی مخلوق تمہاری طرف ایمان کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ انہوں نے کہا فرشتے۔ آپ نے فرمایا اور ان کے لیے کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔ انہوں نے کہا پیغمبر آپ نے فرمایا ان کو کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا پس ہم آپ نے فرمایا تمہارے لیے کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق میں سے میرے نزدیک پسندیدہ ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہونگے مصحف پر ایمان لائیں گے اس میں کتاب ہوگی۔ اس میں جو کچھ ہے اسکے ساتھ ایمان لائیں گے۔

٦٠٣٠ / ٧ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَّهُمْ مِّثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا اس امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی اس کو پہلے لوگوں کا اجر و ثواب ہوگا۔ نیکی کا وہ حکم دینگے برائی سے روکیں گے۔ خلاف شرع کام کرنیوالوں (اہل فتنہ) سے لڑائی کرینگے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

٦٠٣١ / ٨ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَّاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِّمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو امامہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ کو دیکھا ہے اس کے لیے مبارک اور خوشی ہو اور جس شخص نے مجھ کو نہیں دیکھا لیکن ایمان لایا ہے سات بار مبارک اور خوشی ہو۔ (احمد)

٦٠٣٢ / ٩ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ) وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

ابن محیریز سے روایت ہے میں نے ابو جمعہ سے کہا جو ایک صحابی ہے ہم کو ایک حدیث بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں تم کو ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم سے بڑھ کر بھی کوئی بہتر ہوسکتا ہے ہم اسلام لائے، آپ کے ساتھ ملکر جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، میرے ساتھ ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں۔ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور روایت کیا رزین نے ابو عبیدہؓ سے اس کے قول يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا آخر تک ذکر کیا ہے۔

٦٠٣٣ / ١٠ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

جب شام کے رہنے والے تباہ ہو جائیں تم میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ مدد کیے گئے ہونگے۔ ان کی مدد جو شخص چھوڑے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ ابن مدینی نے کہا اس سے مراد محدثین ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت سے خطا اور نسیان اور جس کام میں ان پر زبردستی کی جائے معاف کر دیا ہے۔
(روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے)

۶۰۳۵/۱۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)۔

بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب میں سے بہتر اور گرامی قدر ہو۔
روایت کیا اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

تمت

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے تاج کمپنی لمیٹڈ کو صحیح بخاری شریف کی طباعت و اشاعت کے بعد احادیث کی دوسری مقبول و مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی طباعت و اشاعت کی توفیق بخشی۔ اللہ رب العزت تاج کمپنی کی اِن مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرما کر مزید اپنے کلام اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پوری دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

انتظامیہ تاج کمپنی لمیٹڈ پاکستان
کراچی لاہور راولپنڈی

